محمڈن ایجوکیشنل کانگریس

کا

چوتھا سالانہ جلسہ

بمقام علیگڈھ

منعقدہ ۲۷ و ۲۸ و ۲۹ و ۳۰ دسمبر ۱۸۸۹ء

مطبع مفید عام آگرہ میں طبع ہوا

سنہ ۱۸۹۰ء

محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس

کا

چوتھا سالانہ جلسہ

بمقام علیگڈھ

منعقدہ ۲۷ و ۲۸ و ۲۹ و ۳۰ دسمبر سنہ ۱۸۸۹ع

مطبع مفید عام آگرہ میں طبع ہوا

سنہ ۱۸۹۰ع

روداد اجلاس

محمڈن ایجوکیشنل کانگریس

بابت سال چہارم

بمقام علیگڈہ

محمڈن ایجوکیشنل کانگریس کا چوتھا سالانہ اجلاس بمقام علیگڈہ ۲۷ دسمبر سے شروع ہو
دسمبر کو بخیر وخوبی انجام پایا

اس سال چندہ ممبری کی شرح پانچ روپیہ سے دس روپیہ تک بڑہادی گئی تھی مگر ہر شخص
کہ چاہے پانچ روپیہ چندہ دیکر شریک ہو چاہے دس روپیہ دیکر با این ہمہ حقوق م
برابر تھے

اس جلسہ کے تمام اخراجات درستی وآرایش مقام جلسہ اور اخراجات مہمانداری تم
جملہ بزرگان جو اس جلسہ مین تشریف لائے تھے آنربل جسٹس سید محمود نے اپنے ذمہ اور

سے ادا کرنی منظور کئے تھے۔ اس شرط پر کہ جسقدر روپیہ چندہ ممبری سے وصول ہوا ہے اوسمین سے اوسقدر روپیہ جو چھاپہ رویداد اجلاس و دیگر معمولی کاروائی کانگریس کے لئے درکار ہو منہا کیا جاوے اور باقی روپیہ بطور سرمایہ اسکالرشپ مسلمان طالب علمون کے بنام سیکرٹری ٹرسٹیان محفوظ ہو کر محمڈن اینگلو اورینٹل کالج علیگڈہ کو سپرد ہوا اور اوسکی آمدنی سے مسلمان طالب علمون کو اسکالرشپ یا وظیفہ دیا جاوے اور وہ اسکالرشپ یا وظیفہ ایجوکیشنل کانگریس وظیفہ یا اسکالرشپ کے نام سے موسوم رہے۔

اراکین نے نہایت ہی عمدہ فیاضی سے کانگریس میں نہایت لذت سے ممبر شریک ہوئے اونہون نے صرف اپنی تعداد چندہ مرحمت کی بلکہ بعض بزرگان نے اپنی تعداد سے بھی زیادہ چندہ مرحمت کیا۔ میری خواہش مین اسکی وجہ یہی تھی کہ ہر ایک بزرگ نے اس خیال سے کہ روپیہ مسلمان طالب علمون کے اسکالرشپ وظیفون کے سرمایہ مین جمع ہوگا فیاضی سے چندہ دیا ہے۔

فہرست سامعین کے ملاحظہ سے ظاہر ہوگا کہ اکثر یورپین دوستون نے خاص ہماری ملکی تعلیمی کام میں بھی شوق سے جنکی شرکت سے ہمکو عزت ہے اور جو ہمدردی اونہون نے ہماری قوم کی ترقی مین کی ہے ہم دل سے اونکا شکریہ ادا کرتے ہین۔

آنریبل جسٹس سید محمود جو تمام احباب کے میزبان تھے قبل شروع ہونے تعطیل کرسمس کے علیگڈہ مین نہین آسکتے تھے اسلئے اونہون نے اپنے بعض احباب سے درخواست کی تھی کہ جلسہ کے مقام کی آرایش اور مہمانون کے فرودگاہ ہونیکا اور اونکی میزبانی کا بخوبی انتظام فرماوین چنانچہ ابہتہ العام علیگڈہ مین جلسہ کا ہونا قرار پایا اسٹریچی ہال اجلاس کانگریس کے لئے نہایت خوبی و خوشنمائی اور شیشہ آلات اور گملہ ہائے رنگارنگ و برگ درختان سبز سے آراستہ کیا گیا چونکہ اب تک اسٹریچی ہال کی چھت طیار نہین ہوئی ہے اسلئے اوسپر ایک مصنوعی چھت بنائی گئی

اور سفید چھت گیری اوسکے نیچے لگائی گئی۔ باوجودیکہ اسٹریچی ہال ساٹھہ فیٹ چوڑا اور ... فیٹ کے لنبا ہے مگر وہی مصنوعی چھت جسمین بلورین جھاڑ بھی لگے ہوئے تھے ایسی عمدہ کہ ہرگز یہ نہین معلوم ہوتا تہا کہ اصلی چھت نہین ہے۔

مدرستہ العلوم کے کچون مین چالیس خیمے چھوٹے وبڑے اور دو شامیانے ایستادہ فرش وپلنگ وغیرہ سے مرتب تھے علاوہ اسکے نسبت تعطیل کے جسقدر بورڈر اپنے گھرون پر تھے اور جسقدر کمرے بسبب تعطیل کے خالی تھے سب مہمانون کے فروکش ہونے ... کے لئے مرتب کئے گئے تھے۔

بعض پنجاب کے دوستون نے صلاح دی کہ مہمانون کے اوتارنے کا اور اونکی تمام ... کام بھی متعدد احباب کے سپرد کردیا جاوے تاکہ کام تقسیم ہوجاوے اور مہمانون کو ... ملے۔ ہمکو نہایت عزت وفخر ہے کہ ہمارے مخدوم ومعزز دوستون نے اسطرح یہ کام ذمہ قبول فرمائے۔

جناب خان بہادر محمد برکت علی خانصاحب	مہمانان لاہور کے لئے میزبان
جناب خواجہ محمد یوسف شاہ صاحب	مہمانان امرتسر کے لئے میزبان
جناب خان بہادر منشی محمد قادر بخش خانصاحب	مہمانان فیروزپور کے لئے میزبان
جناب غلام نیاز خانصاحب وجناب سردار بہادر غلام حسین خانصاحب	مہمانان جالندہر کے لئے میزبان
جناب سید میر ظہور حسین صاحب وکیل ہائی کورٹ حاجی محمد اسمٰعیل خانصاحب رئیس دتاولی مرزا عابد علی بیگ صاحب رئیس مراد آباد	مہمانان اضلاع شمال مغرب وادوہ

ان سب بزرگون کا اونکی عنایت ومہربانی کے لئے جو اونہون نے اس کام مین فرمائی ...

شکریہ ادا کیا جاتا ہے اور بعض بزرگ ایسے ہین جنکا بالتخصیص شکریہ ادا کرنا واجب ہے -

محمد مزمل اللہ خان صاحب رئیس بھیکم پور ضلع علیگڑہ نے مہمانون کے کھانا کھلانیکا اہتمام اپنے ذمہ لیا تھا حق یہ ہے کہ جس محنت اور جس خوبی اور عمدگی سے اونہون نے اس کام کو انجام دیا اوسکا شکریہ کسیطرح ادا نہین ہو سکتا - پانچ چھہ روز تک برابر شبانہ روز اونہون نے اسقدر محنت کی جس سے ہر ایک کو تعجب ہوتا تہا - ہکو امید ہے کہ خانصاحب ممدوح ہمارے ناچیز شکریہ کو جو دل سے ادا کیا گیا ہی قبول فرما دینگے -

حامد شاہ صاحب نے جو اپنا سفرنامہ علیگڈہ بتقریب محمڈن ایجوکیشنل کانگریس لکھا ہی اسمین لکھا ہے کہ "جس شفقت اور محبت سے یہ مہمان نوازی عمل مین آئی البتہ وہ ایسی ہے کہ ہم بلا مبالغہ یہ کہہ سکتے ہین کہ جس قسم کا خواب عزیز مہمانون نے یہان دیکہا ہے زندگی بھر یہ سمان اونکے آنکہون کے آگے بندہا رہیگا اور مولوی محمد مزمل اللہ خانصاحب رئیس بھیکم پور جیسے باعظمت اور معزز وجود کو ادنی ادنی ملازمون کے ساتھہ مہمان نوازی مین مشغول ہوتے ہوئے دیکھکر اونکی قومی خدمت کا گہرا نشان اپنے سب لے ریادلون مین ہمیشہ ہمیشہ کیواسطے قایم رکہینگے اور یاد کرینگے کہ کس درجہ اور مرتبہ کے ذیقدر صاحب نے مہمانون کی خاطر و تواضع کو کہان تک برابر چھہ یوم تک شب و روز ایک قابل فخر اور مایۂ ناز امر سمجھکر ادا کیا ہے"

مولوی سید زین العابدین خان بہادر نے دن رات مین نو دفعہ ہر ایک ریل کے وقت پر اسٹیشن پر جانیکا اور مہمانون کے لانیکا کام اپنے ذمہ لیا تہا اور منشی شام بہاری صاحب بھی اونکے مددگار تھے پس اونکو جو تین دفعہ اپ ٹرینون کے آنے کے وقت اور تین دفعہ ڈاون ٹرینون کے آنیکے وقت اور تین دفعہ اودہ اینڈ روہیلکھنڈ کی ٹرینون کے آنیکے وقت رات کو اور دنکو اسٹیشنون پر جانا پڑا اور بیحد تکلیف ہوئی اوسکے لئے بھی دل سے اونکا شکریہ ادا ہوتا ہی -

منشی شام بہاری لال صاحب کا علاوہ اسکے اسبات کا بھی شکر واجب ہے کہ اونہون نے کے انتظام او مہمانون کے لئے سواریان مہیا کرنیکے اہتمام مین نہایت محنت کی اور کی یادداشت لکھے جانے مین برابر مدد کی۔

مولوی محمد سلیمان صاحب منیجر اور منشی سعید احمد صاحب منشی بورڈنگ ہوس کا بہی ضرور ہے کہ جبتک کانگریس کا اجلاس مدرستہ العلوم مین رہا اونہون نے ہرطرح کے انتظام و اہتمام مین بہت کچھہ اعانت فرمائی۔

ایک افسوسناک واقعہ یہ ہوا کہ دو صاحبون کے ڈیرون مین چوری ہوگئی جسکا ہمکو افسوس ہے جسطرف مسجد تعمیر ہوتی ہے اوسطرف کے احاطہ کی دیوا ٹوٹی ہوئی ہے چور آئے اور اسباب چرا لیگئے کچھہ اسباب میدان مین پڑا ملا اور کچھہ نہین ملا۔ مگر خوشی کی بات ہمارے طالب علمون نے اجازت چاہی کہ رات کا پہرا چوکی اونکے اہتمام مین چھوڑا جاے طالب علمون نے مثل بہادر سپاہیون کے تین پکٹ بنائے اور نہایت خوبی سے جہان جہان مہمان ٹھہرے تھے گشت کیا اور بخوبی حفاظت کی۔

ہمکو اپنے طالب علمون کی اس فیلنگ سے نہایت خوشی ہوئی ہے اونکی اس محبت کا دل سے شکر کرتے ہین۔

سب سے پہلا کام محمڈن ایجوکیشنل کانگریس کا یہ تہا کہ فہرست ممبران واسطے سال چہارم یکم دسمبر ۱۸۸۹ع سے ہوئی ہے اور جسکا اختتام آخر نومبر ۱۸۹۰ع کو ہوگا مرتب کیجاوے چنانچہ مرتب ہوئی جسمین چارسو بیالیس ممبر مندرج ہین اور مبلغ تین ہزار ایکسو چوراسی روپیہ معہ چند رقومات ڈونیشن جسکی تفصیل فہرست مین ہی وصول ہوا۔

فہرست ممبران بہ ترتیب حروف تہجی معہ تعداد چندہ و ڈونیشن وصولی حسب مندرجہ ذیل ہے

فہرست ممبران ایجوکیشنل کانگریس

بابت

سال چہارم

جو ۲۷ دسمبر ۱۸۸۹ء سے شروع ہوا اور ۳۰ دسمبر ۱۸۹۰ء کو ختم ہوا

نمبر	نام ممبران	تعداد چندہ	کیفیت
	حرف الف		
۱	منشی محمد امتیاز علی صاحب وزیر اعظم ریاست بھوپال	عـہ	
۲	آناچی الٰہ بخش صاحب اسسٹنٹ پولیٹیکل ایجنٹ راولپنڈی	عـہ	
۳	خان بہادر شیخ احمد حسن صاحب تعلقدار پریانوان ضلع پرتاپگڈہ (اودہ)	عـہ	
۴	سید الطاف حسین صاحب امین عدالت دیوانی تلہر ضلع شاہجہانپور	صہ/	
۵	احمد محمود صاحب خلف سید محمود الحسن صاحب محافظ دفتر ججی سہارنپور	صہ/	
۶	منشی احمد شفیع صاحب سپرنٹنڈنٹ عدالت ڈپٹی کمشنر راولپنڈی (پنجاب)	عـہ	
۷	الف دین صاحب پلیڈر از راول پنڈی " " " "	صہ/	
۸	خواجہ اصغر علیخانصاحب رئیس بستی دانشمندان حال کلرک محکمہ تعمیرات جموں " " " " "	عـہ	
۹	مذ سید اکبر حسین صاحب سب جج کانپور " " " "	صہ/	

نمبر	نام ممبران	تعداد چندہ	بقایا
۱۰	شیخ احمد بخش صاحب مختار عدالت میرٹھ	صہ/	۰
۱۱	نواب محمد اللہ داد خان صاحب سدوزئی رئیس اعظم ڈیرہ اسمٰعیل خان گجرات	۵ع	۰
۱۲	مولوی امام الدین صاحب مدرس ریاضی اسکول گجرات و ممبر انجمن اسلامیہ گجرات	صہ/	۰
۱۳	محمد ارتضیٰ علی رئیس کاکوری از مقام ہمیکم پور پرایویٹ سکرٹری محمد مزمل اللہ خان	صہ/	۰
۱۴	حکیم احمد الدین صاحب رئیس دہلی	صہ/	۰
۱۵	مسٹر ایم ایلیو پیلو ایجنٹ ریلی برادر سوداگران امرتسر	۵ع	۰
۱۶	مسٹر ای اے ایڈسن سوداگر امرتسر	صہ/	۰
۱۷	شیخ الہٰی بخش صاحب آنریری مجسٹریٹ و میونسپل کمشنر و ممبر انجمن اسلامیہ امرتسر	صہ/	۰
۱۸	میر اسد اللہ صاحب آنریری مجسٹریٹ و ممبر انجمن اسلامیہ امرتسر	صہ/	۰
۱۹	میاں اسد اللہ صاحب وکیل و میونسپل کمشنر و سکرٹری انجمن اسلامیہ امرتسر	صہ/	۰
۲۰	ملا ابوبکر صاحب سوداگر کابلی امرتسر	صہ/	۰
۲۱	حافظ احمد اللہ صاحب ایجنٹ دوکان خواجہ غلام حسن سعد الدین صاحبان امرتسر	صہ/	۰
۲۲	ماسٹر احمد اللہ صاحب مدرس مدرسہ اسلامیہ امرتسر	صہ/	۰
۲۳	ڈاکٹر شیخ امیر بخش صاحب ہاسپٹل اسسٹنٹ متعینہ بہر چٹ ڈسپنسری ڈہاب وستی رام و ممبر انجمن اسلامیہ امرتسر	صہ/	۰

نام ممبران	تعداد چندہ	کیفیت
میاں امیر بخش صاحب ٹھیکہ دار کٹرہ اہلووالیان امرتسر	سعہ/	۔
محمد احسان اللہ صاحب از محلہ میاں پورہ شہر غازیپور	صہ/	۔
محمد اشرف حسین صاحب وکیل مصفی نہر ضلع شاہجہانپور	صہ/	۔
بابو الٰہی بخش صاحب کلارک ریلوے اٹاوہ سہارنپور	عہ	۔
شیخ احمد بخش صاحب پلیڈر از ریاست نابھہ	صہ/	۔
خانبہادر نواب شیخ الطاف حسین صاحب رئیس کانپور آنریری مجسٹریٹ صدر انجمن مجلس اخوان الصفا کانپور	عہ	۔
مولوی احسان الدین صاحب وکیل و نائب صدر انجمن مجلس اخوان الصفا کانپور ..	عہ	
حافظ حاجی الٰہ بخش صاحب جنرل مرچنٹ ممبر میونسپل بورڈ کانپور و ممبر انتظامی مجلس اخوان الصفا	عہ	۔
مولوی امین الدین صاحب منصف پیلی بھیت	صہ/	۔
سید امیر حسن صاحب رئیس جلالی	صہ/	۔
سردار محمد فضل خان بہادر نائب گورنر کشمیر از سری نگر معرفت مولوی سلیمان	صہ/	۔
محمد ثناء اللہ خان صاحب زمیندار انعام آباد ضلع گوجرانوالہ	صہ/	۔
منشی محمد انور خان صاحب میونسپل کمشنر و پریسیڈنٹ کمیٹی درگاہ خواجہ صاحب اجمیر شریف	عہ	۔
ماسٹر اکرم داد صاحب سکول ماسٹر مشن اسکول گوجرانوالہ	صہ/	۔
مولوی سید محمد علی صاحب پروفیسر میور کالج الہ آباد	صہ/	۔

نمبر شمار	نام ممبران	تعداد چندہ
۳۹	مرزا امیر اسد خانصاحب مسلخوان محکمہ ڈویزنل جج ضلع کانگڑہ	صہ
۴۰	حاجی محمد اسمعیل خان صاحب رئیس دتاولی	عہ
۴۱	مولوی حکیم ابوالحسن سید محمد اسحاق صاحب ضلع بارہ بنکی موضع نیرگانون ڈاکخانہ سترکھ	صہ/
۴۲	منشی محمد اطہر علی صاحب وکیل لکھنؤ	صہ
۴۳	منشی احمد علی صاحب شوق مالک اخبار آزاد و ایڈیٹر لکھنو	صہ/
۴۴	خواجہ احمد حسن صاحب اسسٹنٹ ماسٹر بورڈ اسکول امرتسر	صہ/
۴۵	میر امیر شاہ صاحب داروغہ میونسپل امرتسر	صہ/
۴۶	خان بہادر مولوی انعام علی صاحب اسسٹنٹ کمشنر لاہور	صہ/
۴۷	میاں امین الدین صاحب رئیس باغبان پورہ لاہور	صہ/
۴۸	حکیم امین الدین صاحب خلف الرشید حکیم حسام الدین صاحب رئیس لاہور	صہ/
۴۹	اعظم علی خانصاحب رئیس پٹنہ	صہ
۵۰	سید اعجاز حسین صاحب وکیل و رئیس شکاپور	صہ/
۵۱	مسٹر ٹی ڈبلیو آرنلڈ پروفیسر ایم اے او کالج علیگڈھ	عہ
۵۲	انجمن اسلامیہ گورداسپور	صہ/
۵۳	منشی الہ یار خانصاحب مشرف عدالت گورداسپور	صہ
۵۴	اعجاز نبی صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر بہادر شاہ پور	صہ/

نمبر شمار	نام ممبران	تعداد چندہ	کیفیت
	حرف (ب)		
۵۵	ڈاکٹر سید بہادر شاہ صاحب تعینہ ریلوے اسپتال ملتان	صہ	
۵۶	حاجی شیخ بڈا صاحب سوداگر پیپلز کمپنی ممبر انجمن اسلامیہ ...	صہر	
۵۷	خان بہادر محمد برکت علی خاں صاحب پنشنر اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر ... شاہجہانپور عمارات لاہور	عہ	
۵۸	محمد بشیر علی خاں صاحب خلف الصدق خان بہادر محمد برکت علی خاں احمدآباد خان بخش سیالکوٹ علاقہ سرحد بلوچستان	عہ	
۵۹	محمد بشیر الدین صاحب ایڈیٹر نجم الاخبار اٹاوہ	صہر	
۶۰	آغا ... بادشاہ صاحب رئیس سرہند	صہر	
۶۱	خان بہادر خان نقلنویس قصور	صہر	
۶۲	سردار بہرام خان صاحب خلف تمندار مزاری روجہان ضلع ڈیرہ غازی خان	عہ	
۶۳	تھیوڈور بک اسکو پرنسپل محمڈن اینگلو اورینٹل کالج علیگڑھ	عہ	
۶۴	بہادر علی خاں صاحب مدرس اسکول گورداسپور	سے	
	حرف (پ)		
۶۵	مولوی پیران دتا صاحب متوطن سیالکوٹ معرفت مولوی عبد المجید صاحب	صہر	
۶۶	سردار پیر بخش صاحب رئیس زادہ ڈیرہ غازیخان طالب علم چیفس کالج لاہور	صہر	
۶۷	منشی پیر محمد صاحب واصلباقی نویس صدر ضلع فیروزپور	صہر	

نمبر شمار	نام ممبران	تعداد چندہ	کیفیت
	حرف (ج)		
۶۸	راجہ جیکشنداس صاحب بہادر سی آئی ایس آئی ڈپٹی کلکٹر بریلی	صہ/	۔
۶۹	شاہ جنید عالم صاحب رئیس بہان پورہ خانپور	۵عہ	۔
۷۰	سید جعفر صاحب منصف میرٹھ	۵عہ	۔
۷۱	خان جلال الدین خانصاحب رئیس خانجیلان ضلع ہشیارپور	۔/	۔
۷۲	میر جیون علی صاحب سپرنٹنڈنٹ دفتر صاحب ڈپٹی کمشنر امرتسر	صہ/	۔
۷۳	شیخ ہندو صاحب میونسپل کمشنر گوجرانوالہ	صہ/	۔
۷۴	فقیر سید جمال الدین صاحب آنریری اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر و رئیس لاہور	۵عہ	۔
۷۵	میاں جلال الدین صاحب خلف الرشید میاں کریم بخش صاحب میونسپل کمشنر لاہور	صہ/	۔
۷۶	منشی سید جعفر حسین صاحب سلعدار نہر گنگ اٹاوہ ڈویژن ممبر اخوان الصفا کانپور	۵عہ	
۷۷	سردار جواہر سنگھ صاحب خلف الرشید سنگھ تحصیل قصور	صہ/	
۷۸	راجہ جہانداد خانصاحب چیف آف گکھڑ رئیس خانپور ضلع ہزارہ اسسٹنٹ کمشنر بہادر شاہ پور پنجاب	۵عہ	
	حرف (چ)		
۷۹	ڈاکٹر جنید خان صاحب ہاسپٹل اسسٹنٹ متعینہ بہرایچ ڈسپنسری		

	نام ممبران	تعداد چندہ	کیفیت
	ڈاکٹر بہادر منت سنگھ امرتسر	صہ	۔
۸۰	داروغہ چھجو میونسپل کمیٹی گوجرانوالہ	صہ	۔
۸۱	سید چراغ شاہ صاحب پنشنر میونسپل کمشنر قصور	صہ	۔
۸۲	چراغ الدین صاحب ہیڈ ماسٹر اسکول تحصیل قصور	صہ	۔
	ح		
۸۳	خان بہادر مولوی حمید علی صاحب سب جج پنشنر و آنریری مجسٹریٹ سہارنپور	۵ع	۔
۸۴	سید حامد شاہ صاحب محرر معافی سیالکوٹ	صہ	۔
۸۵	منشی حسین بخش صاحب ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ بندوبست گجرات	صہ	۔
۸۶	شیخ حسن بخش صاحب قریشی رئیس ملتان	صہ	۔
۸۷	سید محمد حامد خانصاحب رئیس دہلی	۵ع	۔
۸۸	مولوی محمد حکمت اللہ خانصاحب تحصیلدار چونگی امرتسر	صہ	۔
۸۹	میاں حبیب اللہ صاحب سوداگر فرزند میاں نظام الدین صاحب کٹڑہ کنہیاں امرتسر	صہ	۔
۹۰	حاجی بہائی سیٹھ سوداگر کانپور رئیس بمبئی و ممبر مجلس اخوان الصفا	۵ع	۔
۹۱	حامد علی خان اسکوئر بارسٹرایٹ لا توپ والی کوٹھی لکھنؤ	۵ع	۔
۹۲	مرزا حیات علی صاحب سررشتہ دار محکمہ جنگلات گوجرانوالہ	صہ	۔
۹۳	فقیر سید حسن الدین صاحب کپتان فوج امیر کابل و رئیس لاہور	صہ	۔

نمبر شمار	نام ممبران	تعداد چندہ	کیفیت
۹۴	حکیم حسام الدین صاحب رئیس لاہور	صہ/	.
۹۵	منشی حامد علی صاحب ڈپٹی اکونٹینٹ دفتر ایگزیمنر نارتھ ویسٹرن ریلوے لاہور	۵ع	.
۹۶	حافظ حامد حسین صاحب رئیس میرٹھ	۵مہ	.
۹۷	مولوی حسن علی صاحب واعظ پٹنہ	صہ/	.
۹۸	شیخ حافظ بخش صاحب رئیس قصور	صہ/	.
۹۹	محمد حبیب الرحمن خانصاحب رئیس بھیکم پور ضلع علیگڈھ	۵ع	.
۱۰۰	خان بہادر سردار محمد حیات خانصاحب سی ایس آئی ڈویژنل جج	۵ع	.
	حرف (خ)		
۱۰۱	شیخ خیر الدین صاحب ہیڈ کلرک ٹریفک ڈپارٹمنٹ نارتھ ویسٹرن ریلوے لاہور	۵ع	.
۱۰۲	سید حضلت علی شاہ صاحب ڈپٹی انسپکٹر پولیس گجرات	عہ/	.
۱۰۳	سیٹھ خدا بخش صاحب رئیس و وائس پریزیڈنٹ انجمن اسلامیہ ملتان	صہ/	.
۱۰۴	ڈاکٹر خیر الدین صاحب ہاسپٹل اسسٹنٹ وممبر انجمن اسلامیہ امرتسر	صہ/	.
۱۰۵	میاں خیر الدین صاحب لال پشمینہ کٹڑہ کنہیان امرتسر	صہ/	.
۱۰۶	خیر الدین صاحب نمبردار پنڈیان عثمان تحصیل قصور	صہ/	.
۱۰۷	مولوی خیر الدین صاحب مدرس مدرسہ فیروزپور	صہ/	.
۱۰۸	مولوی خدا بخش صاحب ایڈیٹر انجمن اخبار مخبر صادق و رسالہ انجمن قصور	صہ/	.
۱۰۹	بابو خدا داد صاحب کلرک خزانہ گورداسپور	صہ/	.

نمبر شمار	نام ممبران	تعداد چندہ	کیفیت
	حرف (د)		
۱۱۰	آی ایم داؤد صاحب کنیزآف حاجی ولی محمد حسین صاحب گاؤن ابرام	صہ	
۱۱۱	مسٹر جی ڈبلیو ڈیولیسن صاحب ایجنٹ دوکان آنریبل اکنڈ اسٹیفنسن صاحب میر معنی ایچلیبو کونسل امرتسر	۵ع	۰
۱۱۲	حاجی دین محمد صاحب کونسلت خزانہ ضلع امرتسر و ممبر انجمن اسلامیہ امرتسر	صہ	۰
۱۱۳	میاں دین محمد صاحب رئیس باغبانپورہ ضلع لاہور	صہ	۰
۱۱۴	خان بہادر منشی دین محمد خان صاحب رئیس لاہور و اسسٹنٹ کمشنر میانوالی	صہ	۰
۱۱۵	میر دہومان ساکن برج دادو کے تحصیل قصور	صہ	۰
	حرف (ذ)		
۱۱۶	شمس العلماء خان بہادر مولوی محمد ذکاء اللہ صاحب رئیس دہلی کوچہ چیلان	صہ	۰
۱۱۷	سید ذاکر حسین صاحب رئیس جلکانہ ضلع سہارنپور	صہ	
۱۱۸	نواب محمد ذوالفقار علی خان صاحب بہادر رئیس مالیرکوٹلہ متعلم ایچیسن کالج لاہور معہ پچاس روپیہ ڈونیشن	۵	
	حرف (ر)		
۱۱۹	شیخ رحمت اللہ صاحب سوداگر میونسپل کمشنر و ممبر انجمن اسلامیہ گجرات	عہ	۰
۱۲۰	مسٹر جے ایم راتھول صاحب ہیڈ ماسٹر مدرسہ اسلامیہ امرتسر	۵ع	۰
۱۲۱	شیخ رحیم بخش صاحب سوداگر فرزند شیخ خیرالدین صاحب مرحوم آنریری مجسٹریٹ امرتسر	۵ع	۰

نمبر شمار	نام ممبران	تعداد چندہ	کیفیت
۱۲۲	میاں رحیم بخش صاحب ملازم ہزہائینس مہاراجہ صاحب بہادر والی بڑودہ امرتسر ممبر انجمن اسلامیہ امرتسر	عہ	.
۱۲۳	منشی رحیم بخش صاحب سب اوورسیر میونسپل کمیٹی امرتسر	صہ	.
۱۲۴	محمد رحمت اللہ صاحب رعد آنریری سیکرٹری مجلس اخوان الصفا کانپور	عہ	.
۱۲۵	مرزا رحمت اللہ بیگ صاحب رئیس بنارس	عہ	.
۱۲۶	خان بہادر قاضی سید رضا حسین صاحب رئیس پٹنہ	عہ	.
۱۲۷	خان بہادر ڈاکٹر رحیم خانصاحب رئیس و آنریری اسسٹنٹ سرجن لاہور	صہ	.
۱۲۸	مولوی رحیم بخش صاحب مصاحب چیف کالج لاہور	صہ	.
۱۲۹	رومی شاہ خانصاحب رئیس غازیپور	عہ	.
۱۳۰	شیخ رحمت اللہ صاحب رئیس مرادآباد	عہ	.
	حرف (ز)		
۱۳۱	مولوی سید زین العابدین صاحب خان بہادر	عہ	.
۱۳۲	سید زین العابدین صاحب منصف کورنتا وہیہ ضلع غازیپور	عہ	.
۱۳۳	میاں زمان علی خانصاحب ٹھیکہ دار کوہ مری ضلع راولپنڈی	صہ	.
	حرف (س)		
۱۳۴	آنریبل ڈاکٹر سید احمد خان بہادر ایل ایل ڈی کے سی ایس آئی علیگڈھ	عہ	.
۱۳۵	سید سراج الحسن صاحب دفتر انسپکٹر جنرل رجسٹریشن لاہور	صہ	.
۱۳۶	منشی سجاد حسین صاحب ڈسٹرکٹ انسپکٹر مدارس فیروزپور (پنجاب)	عہ	.

نمبر شمار	نام ممبران	تعداد چندہ	کیفیت
١٣٧	مولوی سید محمد صاحب رئیس ابراہیم پور ضلع غازیپور	عہ	.
١٣٨	سعید الدین حسین صاحب لٹو بزرگ متصل بدایوں	صر	.
١٣٩	سید محمد سرور خانصاحب کابلی وزیر سردار ولی محمد خانصاحب مرحوم لاہور	عہ	.
١٤٠	شیخ سندے خانصاحب انسپکٹر سٹی پولیس امرتسر	صر	.
١٤١	بابو سراج الدین صاحب کلرک صدر شفاخانہ امرتسر ممبر انجمن اسلامیہ	صر	.
١٤٢	میاں سندے خانصاحب مسلخوان عدالت امرتسر	صر	.
١٤٣	شیخ سندے صاحب ہیڈ ٹیچر مڈل میونسپل بورڈ اسکول امرتسر	صر	.
١٤٤	ماسٹر سخاوت حسین صاحب سیکنڈ ماسٹر گورنمنٹ اسکول مہوبہ	عہ	.
١٤٥	منشی سید کلن صاحب ایم اے مدرس مدرستہ العلوم علیگڈہ	عہ	.
١٤٦	سردار علی صاحب نقلنویس انگریزی دفتر صاحب ڈپٹی کمشنر فیروزپور	صر	.
١٤٧	سعید الدین صاحب گذر جمن کالپی	صر	.
١٤٨	سید محمد صاحب رضوی محلہ منصور نگر لکھنو	صر	.
١٤٩	منشی محمد سکندر خانصاحب سکرٹری انجمن اسلامیہ ڈگی بازار اجمیر	صر	.
١٥٠	چودہری سردار خانصاحب علی نمبردار موضع خیروی تحصیل ترنتارن ضلع امرتسر	صر	.
١٥١	خان سلطان احمد خانصاحب رئیس زادہ بھیٹر ہزارہ طالب علم چیفس کالج لاہور	صر	.
١٥٢	سردار خانصاحب مختار جالندھر	صر	.
١٥٣	منشی سراج الدین صاحب ایڈیٹر سرمور گزٹ ناہن لاہور	صر	.
١٥٤	مولوی سید سعید حسن صاحب وکیل سہارنپور	صر	.

نمبر شمار	نام ممبران	تعداد چندہ	کیفیت
۱۵۵	راجہ محمد سرور خانصاحب کھکر رئیس خانپور ضلع ہزارہ " " "	صہ	.
۱۵۶	منشی سراج الدین احمد صاحب پوسٹماسٹر بھوانی ضلع حصار " " "	صہ	.
	حرف ش		
۱۵۷	مولوی محمد شبلی صاحب پروفیسر کالج علیگڈھ " " "	صہ	.
۱۵۸	خان بہادر سردار شیر احمد خانصاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر سی آئی ای رئیس امرتسر انجمن اسلامیہ امرتسر " " " " "	۵ع	.
۱۵۹	شمس الدین خانصاحب ڈپٹی انسپکٹر سٹی پولیس امرتسر	صہ	.
۱۶۰	شیخ شمس الدین صاحب ایجنٹ دوکان میاں محمد بخش خدا بخش صاحبان سوداگران چرم لوہی منڈی امرتسر " " " " "	صہ	.
۱۶۱	سید شبیر حسن صاحب رئیس جلالی " " "	صہ	.
۱۶۲	محمد شجاع الدین حیدر صاحب وکیل عدالت دیوانی بنارس " "	۵ع	.
۱۶۳	حاجی محمد شاہ نواز خانصاحب رئیس ضلع منٹگمری " " "	۵ع	.
۱۶۴	چودہری شیر محمد صاحب رئیس میانمیر لاہور " " "	۵ع	.
۱۶۵	محمد شہامت خانصاحب رئیس لاہور معتمد جنگ بہاولپور و میونسپل کمشنر لاہور	صہ	.
۱۶۶	منشی محمد شمس الدین صاحب مترجم چیف کورٹ لاہور پنجاب	صہ	.
۱۶۷	محمد شریف خانصاحب رئیس سرہند بارسٹرایٹ لا لاہور "	صہ	.
۱۶۸	محمد شمس الدین صاحب سکرٹری انجمن حمایت الاسلام لاہور " " "	صہ	.

نمبر شمار	نام ممبران	تعداد چندہ	کیفیت
۱۶۹	ملک شیر خان صاحب رئیس قصور	صہ	۔
۱۷۰	راجہ شیر احمد خانصاحب گکھڑ فرزند راجہ فیروز خانصاحب جاگیر دار خانپور ضلع ہزارہ	صہ	۔
	حرف (ص)		
۱۷۱	میر صفدر حسین صاحب چیف کلرک خزانہ ملتان	صہ	۔
۱۷۲	خواجہ صمد شاہ صاحب مختار عدالت وممبر انجمن اسلامیہ امرتسر	صہ	۔
۱۷۳	منشی محمد صدیق صاحب اپیل نویس امرتسر	صہ	۔
۱۷۴	ڈاکٹر صدر الحق صاحب پٹنہ	صہ	۔
۱۷۵	سید صفدر نواب صاحب خلف سید مہدی نواب صاحب مرحوم پٹنہ	صہ	۔
۱۷۶	ملک صاحب خانصاحب جاگیردار پتو تحصیل چونیاں ضلع لاہور	صہ	۔
	حرف (ظ)		
۱۷۷	مولوی ظہور محمد صاحب رئیس سہارنپور	۵ع	۔
۱۷۸	مولوی محمد ظہور الدین صاحب پلیڈر ڈیرہ اسمعیل خان	۵ع	۔
۱۷۹	خواجہ ظہور شاہ صاحب وکیل وممبر انجمن اسلامیہ سکرٹری مینجنگ کمیٹی مدرسہ اسلامیہ امرتسر	صہ	۔
۱۸۰	سید میر ظہور حسین صاحب وکیل ہائی کورٹ رئیس مراد آباد	۵ع	۔
	حرف (ع)		
۱۸۱	مولوی عبد الغنی صاحب رئیس سہارنپور محلہ قاضیان	۵ع	۔
۱۸۲	شیخ عنایت اللہ صاحب بارسٹرایٹ لاسول لائنز راولپنڈی پنجاب	۵ع	۔

نمبر شمار	نام ممبران	تعداد چندہ	کیفیت
۱۸۳	مولوی محمد عبدالرب صاحب وکیل مراد آباد " " " " "	صر	۰
۱۸۴	منشی عبدالمجید صاحب خلف منشی محمد عبدالغفار صاحب سررشتہ دار سیالکوٹ	صر	۰
۱۸۵	سید عبداللہ صاحب ایڈیٹر اکمل الاخبار دہلی " " " "	صر	۰
۱۸۶	عزیز محمد خان صاحب ہاسپٹل اسسٹنٹ مردان " " " "	۵ع	۰
۱۸۷	مولوی عبداللہ خان صاحب لودہیانوی وکیل سہارنپور " " "	۵ع	۰
۱۸۸	مولوی عبدالمجید صاحب وکیل عدالت سیالکوٹ پنجاب " "	صر	۰
۱۸۹	مرزا عابد علی بیگ صاحب مراد آباد . " " " " "	صر	۰
۱۹۰	بابو عبدالغنی صاحب رئیس غازیپور . " " " " "	۵ع	۰
۱۹۱	مولوی محمد عبدالصمد صاحب رئیس وکیل عدالت و آنریری مجسٹریٹ و وایس چیرمین میونسپل بورڈ غازیپور . " " " "	۵ع	۰
۱۹۲	شیخ عمر بخش صاحب وکیل ہوشیارپور " " " " "	صر	۰
۱۹۳	حافظ سید عبدالغنی صاحب سیالکوٹ " " " " "	صر	۰
۱۹۴	مولوی عبدالکریم صاحب مدرس میونسپل بورڈ اسکول سیالکوٹ "	صر	۰
۱۹۵	شیخ عطاء اللہ صاحب مختار و سکرٹری مینیجنگ کمیٹی انجمن اسلامیہ گجرات	صر	۰
۱۹۶	مولوی عبدالعزیز صاحب مدرس بورڈ اسکول و ممبر انجمن اسلامیہ گجرات	صر	۰
۱۹۷	نواب عاشق محمد خانصاحب بادوزئی رئیس ملتان " " " "	صر	۰
۱۹۸	عبداللہ خانصاحب انسپکٹر پولیس امرتسر فرزند خان بہادر ابراہیم خان صاحب سی آئی ای پنشنر اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس " " "	۵ع	۰

نمبر شمار	نام ممبران	تعداد چندہ	کیفیت
۱۹۵	خواجہ عبد المجید صاحب سوداگر پشمینہ کٹرہ کرم سنگھ امرتسر	۵ع	۰
۲۰۰	منشی عبد الرب صاحب ہیڈ نقلنویس ضلع امرتسر	صہ	۰
۲۰۱	میاں عبد الصمد صاحب سوداگر پشمینہ کٹرہ خزانہ امرتسر	صہ	۰
۲۰۲	میاں عزیز الدین صاحب سوداگر پشمینہ وممبر انجمن اسلامیہ کٹرہ سنت سنگھ امرتسر	صہ	۰
۲۰۳	میاں عبد الرحیم صاحب سوداگر قلعہ بھنگیاں امرتسر	صہ	۰
۲۰۴	میاں عمر بخش صاحب سوداگر پشمینہ کٹرہ خزانہ امرتسر	صہ	۰
۲۰۵	میاں عبد السبحان صاحب سوداگر پشمینہ کٹرہ خزانہ امرتسر	صہ	۰
۲۰۶	میاں عبد الاحد صاحب سوداگر پشمینہ قلعہ بھنگیاں امرتسر	صہ	۰
۲۰۷	میاں عمر بخش صاحب کارخانہ دار رفوگری کٹرہ اہلووالیان امرتسر	صہ	۰
۲۰۸	منشی عطا محمد صاحب کاڑ دکیپر دفتر صاحب ڈپٹی کمشنر امرتسر	صہ	۰
۲۰۹	میاں عبد السبحان صاحب کٹرہ اہلووالیان امرتسر	صہ	۰
۲۱۰	مولوی سید عباس حسین صاحب پروفیسر مدرسۃ العلوم علیگڈھ	صہ	۰
۲۱۱	محمد عبد اللہ صاحب اکاونٹنٹ دفتر ایگزیمنر نارتھ ویسٹرن ریلوے لاہور	۵ع	۰
۲۱۲	میر عاشق علی صاحب رئیس جلالی ضلع علیگڈہ	صہ	۰
۲۱۳	بابو عطا محمد صاحب وکیل منصفی تلہر ضلع شاہجہانپور	صہ	۰
۲۱۴	حافظ عبد الرحمن صاحب گرداور قانونگوئی تحصیل اجنالہ ضلع امرتسر	صہ	۰
۲۱۵	عبد الوحید خانصاحب رئیس کیلاس پور تحصیل ضلع سہارنپور	صہ	۰
۲۱۶	محمد عصمت اللہ صاحب فرزند مولوی عبد اللہ خانصاحب لودہیانوی		

نمبر شمار	نام ممبران	تعداد چندہ	کیفیت
	وکیل سہارنپور	صہ	۔
۲۱۷	ماسٹر عزیز الحسن صاحب از سہارنپور معرفت مولوی عبد الغنی صاحب	صہ	۔
۲۱۸	مولوی عبد الرحمن صاحب مختار از جالندھر	صہ	۔
۲۱۹	عطا محمد خان صاحب کلرک ۳۰ رجمنٹ پنجاب انفنٹری مقام گجرات	صہ	۔
۲۲۰	منشی عطاء اللہ خانصاحب سب انسپکٹر پولیس ممبر انتظامی مجلس اخوان الصفا کانپور	۵ع	۔
۲۲۱	مولوی عبد اللہ صاحب فخری معرفت حافظ غلام محمد صاحب جفت فروش انارکلی لاہور	۵ع	۔
۲۲۲	عبد الرشید خانصاحب خلف مولوی فخر الدین صاحب مرحوم سابق طالبعلم مدرسۃ العلوم	صہ	۔
۲۲۳	حافظ محمد عبد الصمد صاحب تعلقدار بہرساٹا ضلع بلیا	صہ	۔
۲۲۴	سید عزیز الحسن صاحب رئیس جلالی	صہ	۔
۱۲۵	شیخ عبد الکریم صاحب سوداگر اجمیر	صہ	۔
۱۲۶	شیخ عبد اللہ صاحب ساکن موضع ریمان ضلع بنارس	صہ	۔
۱۲۷	مولوی عبد الرؤف صاحب سکرٹری ایم اے اسکول سکرٹری ورئیس پٹنہ	صہ	۔
۱۲۸	مولوی شیخ عبد الرؤف صاحب رئیس سوایہ ضلع مراد آباد	۵ع	۔
۱۲۹	شیخ علی احمد صاحب وکیل چیف کورٹ پنجاب گورداسپور	۵ع	۔

نمبر شمار	نام ممبران	تعداد چندہ	کیفیت
۲۳۰	میاں عبدالصمد صاحب سوداگر کٹرہ اہلووالیا امرتسر	صر	۔
۲۳۱	مولوی عبدالعزیز صاحب سکرٹری انجمن حمایت الاسلام امرتسر	صر	۔
۲۳۲	نواب عبدالمجید خانصاحب سی ایس آئی وآنریری اسسٹنٹ کمشنر و رئیس لاہور	عہ	۔
۲۳۳	نواب محمد عنایت علی خانصاحب رئیس مالیرکوٹلہ	عہ	۔
۲۳۴	مرزا عبدالرحیم صاحب اکونٹنٹ خزانہ انجینیری لاہور	عہ	۔
۲۳۵	میاں عبدالرحیم صاحب داروغہ راج گھاٹ لاہور	صر	۔
۲۳۶	شیخ محمد عبدالغفور صاحب تحصیلدار مرادآباد	عہ	۔
۲۳۷	محمد عزیز اللہ صاحب رئیس آصف آباد عرف ندیہی علاقہ بہرتپور وکیل اورئی ضلع جالون	عہ	۔
۲۳۸	منشی محمد عبداللہ صاحب نقشہ نویس لاہور	صر	۔
۲۳۹	حافظ عبدالکریم صاحب خان بہادر رئیس میرٹھ	لہ	بطور ڈونیشن
۲۴۰	شیخ عمر بخش صاحب بارسٹرایٹ لا ملتان	عہ	۔
۲۴۱	ڈاکٹر محمد عبدالرحیم صاحب اسسٹنٹ سول سرجن لکھنو کنگس ہاسپٹل لکھنو	صر	۔
۲۴۲	محمد عبدالغنی صاحب کوٹھی سید نبی اللہ اسکوئیر بارسٹرایٹ لا لکھنو مقیم لاہور	صر	۔
۲۴۳	عبدالعزیز صاحب ولد الٰہی بخش صاحب پلیڈر لاہور معرفت انجمن حمایت اسلام لاہور	صر	۔
۲۴۴	مرسلہ میر عبداللہ صاحب دہلوی اسم نامعلوم	صر	۔

نمبر شمار	نام ممبران	تعداد چندہ	کیفیت
۲۴۵	منشی عبدالرزاق صاحب محرر مولوی عبداللہ خان وکیل سہارنپور	صہ	.
۲۴۶	محمد عظیم خان صاحب رئیس و ممبر میونسپل کمشنر قصور	ع۵	.
۲۴۷	میر عمر الدین صاحب مالگذار دولہ وار تحصیل قصور	ع۵	.
۲۴۸	عبدالغفور خانصاحب اسسٹنٹ کمشنر بہادر شاہ پور	صہ	.
	حرف (غ)		
۲۴۹	منشی غلام نبی خانصاحب جوڈیشل اسسٹنٹ کمشنر پنشن یافتہ۔ کوٹھی شیخ عمر بخش صاحب بیرسٹرایٹ لا ملتان	صہ	
۲۵۰	شیخ غلام حسین صاحب سوداگر جنرل سکرٹری انجمن اسلامیہ گجرات	صہ	.
۲۵۱	شیخ غلام حیدر صاحب سوداگر ممبر انجمن گجرات	صہ	.
۲۵۲	غلام احمد خانصاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر ہوشیارپور	صہ	.
۲۵۳	منشی غلام نبی خانصاحب منصف ملتان	صہ	.
۲۵۴	خان بہادر شیخ غلام حسن صاحب آنریری مجسٹریٹ و وائس پریسیڈنٹ میونسپل کمیٹی امرتسر و پریسیڈنٹ انجمن اسلامیہ امرتسر	ع۵	.
۲۵۵	بابو غلام محی الدین صاحب ٹھیکہ دار معرفت شیخ رحیم بخش صاحب سوداگر امرتسر	ع۵	
۲۵۶	ڈاکٹر غلام مصطفیٰ صاحب اسسٹنٹ سرجن متعینہ لپرز اسائلم تحصیل ترنتارن ضلع امرتسر	ع۵	.
۱۵۷	ماسٹر غلام قادر صاحب سوپروائزر ڈسٹرکٹ بورڈ امرتسر	ع۵	.

نمبر شمار	نام ممبران	تعداد چندہ	کیفیت
۲۵۸	میاں غلام قادر صاحب سوداگر و میونسپل کمشنر و ممبر انجمن اسلامیہ امرتسر	صہ/	.
۲۵۹	میر غلام محمود صاحب رئیس امرتسر و ممبر انجمن اسلامیہ امرتسر "	صہ/	.
۲۶۰	مولوی غلام حسن ہیڈ کلرک ڈویژنل کورٹ امرتسر و ممبر انجمن اسلامیہ امرتسر	صہ/	.
۲۶۱	حافظ غلام کبریا صاحب ڈپٹی انسپکٹر سٹی پولیس امرتسر	صہ/	.
۲۶۲	مولوی غلام نبی صاحب تاجر کتب امرتسر و ممبر انجمن اسلامیہ امرتسر	صہ/	.
۲۶۳	حکیم غلام حسین صاحب فرزند حکیم عزیز الدین صاحب امرتسر	صہ/	.
۲۶۴	بابو غلام رسول صاحب مترجم ڈویژنل کورٹ امرتسر	صہ/	.
۲۶۵	شیخ غلام محی الدین صاحب اورسیر میونسپل کمیٹی امرت سر	صہ/	.
۲۶۶	منشی غلام محمد صاحب اختر مالک و اڈیٹر اخبار پنجاب امرتسر	صہ/	.
۲۶۷	میاں غلام شفیع صاحب سوداگر پشمینہ قلعہ بھنگیاں امرتسر	صہ/	.
۲۶۸	میاں غلام حسن صاحب سوداگر چرم مجیٹھہ ہندی امرتسر	صہ/	.
۲۶۹	میاں غلام احمد صاحب ممبر انجمن حمایت اسلام کٹرہ اہلووالیاں امرت سر	صہ/	.
۲۷۰	چودھری غفار جی صاحب سوداگر پشمینہ کٹرہ کنہیاں امرتسر	صہ/	.
۲۷۱	میاں غلام قادر صاحب طالب علم مدرسہ اسلامیہ امرتسر فرزند میاں غلام محمد صاحب سوداگر پشمینہ امرتسر	صہ/	.
۲۷۲	حاجی غلام رسول صاحب ٹھیکہ دار ملتان	صہ/	.
۲۷۳	مولوی غلام رسول صاحب اول مدرس اسکول ضلع جھنگ	صہ/	.
۲۷۴	غلام حسن خانصاحب وکیل منصفی شاملی مقام کرانہ ضلع مظفرنگر	صہ/	.

نمبر شمار	نام ممبران	تعداد چندہ	کیفیت
۲۷۵	سردار بہادر صوبہ دار میجر غلام حسین صاحب جالندھر پنجاب	۵ع	•
۲۷۶	منشی غلام جیلانی صاحب منصف بنگہ ضلع جالندھر پنجاب	۵ع	•
۲۷۷	غلام نیاز خانصاحب پلیڈر جالندھر	۵ع	•
۲۷۸	منشی غلام قادر صاحب تحصیلدار نکسودر ضلع جالندھر	صہ/	•
۲۷۹	منشی غلام قادر صاحب محرر جوڈیشل بٹالہ ضلع گورداسپور	صہ/	•
۲۸۰	شیخ غلام صادق صاحب میونسپل کمشنر امرتسر	صہ/	•
۲۸۱	میاں غلام صادق صاحب فرزند حاجی غلام حسن صاحب مرحوم امرتسر	صہ/	•
۲۸۲	میاں غلام محی الدین صاحب رئیس باغبانپورہ لاہور وکیمپ کلرک لفٹنٹ گورنر پنجاب	صہ/	•
۲۸۳	حکیم غلام نبی صاحب رئیس و زبدۃ الحکما لاہور	صہ/	•
۲۸۴	شیخ غلام قادر صاحب موچی دروازہ چوہٹہ مفتی باقر لاہور	صہ/	•
۲۸۵	غلام محمد خانصاحب آنریری مجسٹریٹ قصور	۵ع	•
۲۸۶	غلام محمد ذیلدار برج کلاں تحصیل قصور	صہ/	•
۲۸۷	غلام محی الدین صاحب عرضی نویس عدالت قصور	صہ/	•
۲۸۸	غلام محی الدین خانصاحب رئیس ممبر میونسپل کمشنر قصور	صہ/	•
۲۸۹	نواب شیخ غلام محبوب سبحانی صاحب آنریری مجسٹریٹ و رئیس لاہور	۵ع	•
۲۹۰	خان بہادر شیخ غلام محی الدین صاحب بہادر ممبر کونسل کشمیر و جموں	۵ع	

نمبر شمار	نام ممبران	تعداد چندہ	کیفیت
	حرف (ف)		
۲۹۱	فتح یاب خانصاحب سوداگر اسپان رئیس سہارنپور	صہ؍	۰
۲۹۲	مولوی فریدالدین صاحب ہیڈکلرک بندوبست سہارنپور	۵ع	۰
۲۹۳	ڈاکٹر محمد فضل الدین صاحب اسسٹنٹ سرجن ووسیر، پریذیڈنٹ انجمن اسلامیہ گجرات	۵ع	۰
۲۹۴	چودہری فضل علی صاحب ذیلدار اجنالہ ممبر انجمن اسلامیہ گجرات	۵ع	۰
۲۹۵	مولوی فیض رسول صاحب اسسٹنٹ ماسٹر مدرسہ اسلامیہ امرتسر	صہ؍	۰
۲۹۶	قاضی فصیح الدین صاحب ڈپٹی کلکٹر نہر گنگ کانپور و ممبر مجلس اخوان الصفا	۵ع	۰
۲۹۷	حافظ محمد فخرالدین صاحب سوداگر کانپور ممبر انتظامی مجلس اخوان الصفا	صہ؍	۰
۲۹۸	شیخ فضل محمد صاحب اہلمد سرکار نواب محمد علی خانصاحب بہادر رئیس مالیرکوٹلہ متعلم ایچیسن کالج لاہور	صہ؍	۰
۲۹۹	جے ایف جے فارسل سکوئر جائنٹ مجسٹریٹ علیگڈہ	صہ؍	۰
۳۰۰	حافظ فضل حق صاحب پٹنہ رئیس گیا	صہ؍	۰
۳۰۱	سید فتح علی شاہ صاحب ڈپٹی کلکٹر نہر امرتسر	صہ؍	۰
۳۰۲	میاں محمد فیروزالدین صاحب فرزند میاں نظام الدین صاحب وزیر ریاست بنچاہ	۵ع	۰
۳۰۳	مولوی محمد فضل الدین صاحب پلیڈر چیف کورٹ لاہور	صہ؍	۰
۳۰۴	حاجی فقیر سید فیروزالدین صاحب رئیس لاہور و کرنیل فوج امیر کابل	صہ؍	۰

نمبر شمار	نام ممبران	تعداد چندہ	کیفیت
۳۰۵	راجہ فضل مہدی خان صاحب رئیس زادہ دارا پور ضلع جہلم طالب علم چیفس کالج لاہور	صہ/	۰
۳۰۶	فتح حسین صاحب مختار گوجرانوالہ	صہ/	۰
۳۰۷	مولوی فضل الٰہی صاحب سوداگر دہلوی رئیس و میونسپل کمشنر کوہ مری	صہ/	۰
۳۰۸	مفتی فتوت حسین صاحب محلہ مفتیان سہارنپور	صہ/	۰
۳۰۹	خان بہادر مولوی سید فریدالدین احمد صاحب رئیس کڑہ ضلع الہ آباد	صہ/	۰
۳۱۰	مرزا افضل بیگ صاحب مختار عدالت قصور	صہ/	۰
۳۱۱	میر فتح الدین صاحب مالگذار برج کلان تحصیل قصور	صہ/	۰
۳۱۲	حکیم فضل الدین صاحب بھیرہ ضلع شاہ پور پنجاب	لہ عـہ ۹	۰

حرف (ق)

نمبر شمار	نام ممبران	تعداد چندہ	کیفیت
۳۱۳	شیخ قادر بخش صاحب ٹریژر کلرک ضلع جھنگ	صہ/	۰
۳۱۴	خان بہادر منشی قادر بخش خانصاحب آنریری اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر قصور ضلع لاہور	عـہ	۰

حرف (ک)

نمبر شمار	نام ممبران	تعداد چندہ	کیفیت
۳۱۵	شیخ کرم الٰہی صاحب مختار سیالکوٹ	عـہ	۰
۳۱۶	خان بہادر مرزا کلب علی خان پنشنر سب جج اوناؤ (اودھ)	صہ/	۰
۳۱۷	مسٹر سی ایم سی کارن صاحب پرنسپل میونسپل بورڈ کالج امرتسر	عـہ	۰
۳۱۸	کرم الٰہی صاحب اسٹیشن ماسٹر گوجرانوالہ		المعہ

کیفیت	تعداد چندہ	نام ممبران	نمبر شمار
.	۵عہ	جناب کارسٹیفن صاحب ڈسٹرکٹ جج امرتسر	۳۱۹
.	۵عہ	مرزا کرامت اللہ خانصاحب تحصیلدار اجنالہ ضلع امرتسر	۳۲۰
.	صہ/	میاں کریم بخش صاحب رئیس لاہور و میونسپل کمشنر	۳۲۱
.	صہ/	شیخ کریم بخش صاحب سوداگر کانپور ممبر اخوان الصفا	۳۲۲
.	صہ	شیخ کامل الدین صاحب رئیس قصور	۳۲۳
.	صہ/	کمال الدین خانصاحب نمبردار طوال تحصیل فیروزپور	۳۲۴
.	صہ/	کالا سنگھ صاحب اورسیر فیروزپور	۳۲۵
		حرف (گ)	
.	صہ/	مولوی گل محمد صاحب مدرس ریاضی میونسپل بورڈ اسکول امرتسر	۳۲۶
.	صہ/	منشی گلاب خانصاحب عرضی نویس موری گنج امرتسر	۳۲۷
.	صہ/	شیخ گلاب الدین صاحب رئیس و مختار لاہور	۳۲۸
.	صہ/	گوجر خان صاحب نمبردار موضع جھنڈو چک ضلع جالندھر	۳۲۹
		حرف (ل)	
بطور ڈونیشن	۵عہ	چندہ بلا اظہار نام دیا ممبر نہین ہوئے اور نام کا اظہار اونکو منظور نہین	۳۳۰
		حرف (م)	
.	۵عہ	بابو ممتاز الدین صاحب اورسیر نہر کی ضلع ایٹہ	۳۳۱

نمبر شمار	نام ممبران	تعداد چندہ	کیفیت
۳۳۲	منشی محمد احمد صاحب سشتہ دار صدر عدالت رام پور	۵عـ	.
۳۳۳	سید میر حسن صاحب خزانچی نارتھ ویسٹرن ریلوے لاہور	۵عـ	.
۳۳۴	حاجی محمد مصطفٰے خانصاحب رئیس بوڑہ گانون ضلع علیگڈہ	۵عـ	.
۳۳۵	ایک مولوی صاحب رئیس سہارنپور نے نام ظاہر نہین کیا	۵عـ	.
۳۳۶	معزز حسین خانصاحب وکیل سہارنپور	۵عـ	.
۳۳۷	منشی محمد یحیی صاحب رئیس بدایون ضلع جونپور	صہ/	.
۳۳۸	سید میر حسن صاحب مدرس اول اسکاچ مشن اسکول سیالکوٹ	صہ/	.
۳۳۹	مظفر خان صاحب سپرنٹنڈنٹ زراعت میرٹھہ	۵عـ	.
۳۴۰	ایک صاحب ساکن علاقہ میرٹھہ جنہون نے نام نہین بتلایا معرفت شیخ احمد بخش صاحب	صہ/	.
۳۴۱	مفتی محمد صدیق صاحب وکیل و رئیس میرٹھہ	صہ/	
۳۴۲	محمد مزمل اللہ خانصاحب رئیس بھیکم پور ضلع علیگڈہ	۵عـ	.
۳۴۳	منشی میران بخش صاحب منصف جلالپور ضلع گجرات	صہ/	.
۳۴۴	سردار محمد حسین خانصاحب مثلخوان عدالت گجرات	صہ/	.
۳۴۵	شیخ محمد الدین صاحب خلف الرشید بابو محمد وزیر بخش صاحب رئیس گجرات	صہ/	.
۳۴۶	شیخ مہر علی صاحب رئیس ہشیاپور	صہ/	.
۳۴۷	منشی محمد علی صاحب منصف صدر امرتسر	صہ/	.
۳۴۸	مولوی محمد اعظم صاحب مختار عدالت و صدر انجمن ۔ انجمن حمایت اسلام امرتسر	صہ/	.

کیفیت	تعداد چندہ	نام ممبران	نمبر شمار
•	۵؍	بابو محکم الدین صاحب مختار عدالت و ممبر انجمن اسلامیہ امرت سر ..	۳۴۹
•	۵؍	بابو میران بخش صاحب مختار عدالت و ممبر انجمن اسلامیہ امرت سر ..	۳۵۰
•	۵؍	شیخ محمد قاسم صاحب ڈپٹی انسپکٹر پولیس متعینہ صدر اسٹیشن امرتسر	۳۵۱
•	۵؍	مولوی محمد حسن صاحب مدرس ریاضی میونسپل بورڈ اسکول امرتسر	۳۵۲
•	۵؍	مولوی مفتی میران بخش صاحب پروفیسر عربی میونسپل بورڈ کالج امرتسر	۳۵۳
•	۵؍	شیخ مولا بخش صاحب اسسٹنٹ ماسٹر مدرسہ اسلامیہ امرتسر ..	۳۵۴
•	۵؍	داروغہ محمد اکبر صاحب ڈاکٹر و ممبر انجمن اسلامیہ امرت سر	۳۵۵
•	۵؍	میان محمد جو صاحب تانتری سوداگر قلعہ بھنگیان امرت سر	۳۵۶
•	۵؍	میان محمد میر صاحب سوداگر پشمینہ کٹڑہ غرابہ امرت سر	۳۵۷
•	۵؍	داروغہ محمد الدین صاحب محکمہ صفائی میونسپل کمیٹی امرت سر	۳۵۸
•	۵؍	حکیم محمد شریف صاحب ممبر انجمن اسلامیہ بازار صابونگران امرت سر	۳۵۹
-	۹ع	مولوی محمد حسن اول مدرس وکٹوریا جوبلی ہائی اسکول جھنگ پنجاب	۳۶۰
•	۹ع	سید محمد علی اسکویر جنٹ مجسٹریٹ مین پوری	۳۶۱
•	۵؍	نواب آغا محمد حسن صاحب ڈلیگیٹ انجمن دار السلام لکھنو ..	۳۶۲
•	۵؍	نواب آغا محمد شفیع خانصاحب ڈلیگیٹ انجمن دار السلام لکھنو ..	۳۶۳
•	۵؍	محمود الغنی صاحب فرزند مولوی عبد الغنی صاحب رئیس سہارنپور ..	۳۶۴
•	۵؍	مولوی مراد علی صاحب مدرس گورنمنٹ ہائی اسکول ضلع جالندھر	۳۶۵
•	۵؍	شیخ محمد بخش صاحب تھانہ دار کرتارپور ضلع جالندھر	۳۶۶

نمبر شمار	نام ممبران	تعداد چندہ	کیفیت
۳۶۷	چودہری مولابخش صاحب رئیس محلہ بیدا بازار کانپور	صہ/	۰
۳۶۸	منشی مولابخش صاحب ہیڈکلرک سفری ڈاکخانہ انبالہ معرفت منشی محمد رحمت اللہ رعد کانپور	۵عہ	۰
۳۶۹	نواب محمد علی خان صاحب بہادر رئیس مالیر کوٹلہ متعلم ایچیسن کالج لاہور معہ پچاس روپیہ ڈونیشن	۵ــ	۰
۳۷۰	نام نامعلوم معرفت نواب محمد علی خان صاحب بہادر رئیس مالیر کوٹلہ متعلم ایچیسن کالج لاہور	۵عہ	۰
۳۷۱	محمد اشرف صاحب ڈسٹرکٹ انسپکٹر مدارس کرنال پنجاب ..	صہ/	۰
۳۷۲	ڈاکٹر ایم ڈی موراریٹی سول سرجن علیگڈہ	صہ/	۰
۳۷۳	مرشد پیران صاحب از چک منگلور	صہ/	۰
۳۷۴	آغا محمد حسین صاحب معلم انگریزان بنٹیرہ ضلع بجنور	صہ/	۰
۳۷۵	مولوی محبوب عالم صاحب اڈیٹر پیسہ اخبار گوجرانوالہ	صہ/	۰
۳۷۶	شیخ مظہر حسین صاحب وکیل گوجرانوالہ	صہ/	۰
۳۷۷	میاں میران بخش صاحب وایس پریسیڈنٹ انجمن حمایت اسلام امرتسر ملازم ریاست بڑودہ	صہ/	۰
۳۷۸	مولوی محمد عمر صاحب وکیل بنارس	صہ/	۰
۳۷۹	میاں محمد بخش صاحب مختار عدالت بٹالہ ضلع گورداسپور	صہ/	۰
۳۸۰	نواب محمد ممتاز حسین خانصاحب رئیس مادودہی حال طالب علم چیفس		

نمبر شمار	نام ممبران	تعداد چندہ	کیفیت
	کالیج لاہور	عـه	•
۳۸۲	شیخ محمد حسین صاحب رئیس لاہور	عـه	•
۳۸۳	سید شاہ صاحب رئیس و پلیڈر لاہور	صہ/	•
۳۸۴	حاجی امیر احمد صاحب سیٹھ سوداگر پشاور چال لاہور	صہ/	•
۳۸۵	سید محمد حسین صاحب تحصیلدار اٹاوہ	عـه	•
۳۸۶	مرزا محمود بیگ صاحب انسپکٹر ریلوے پولیس گوجرانوالہ	صہ/	•
۳۸۷	منشی محبوب عالم صاحب کلرک دفتر کمشنریٹ میرٹھ	صہ/	•
۳۸۸	سید محمد میر صاحب وکیل عدالت دیوانی میرٹھ	عـه	•
۳۸۹	منیر الدین احمد صاحب کیرآف منشی رضا حسین صاحب اسکوئر ایم آئی میر منشی گورنمنٹ مغربی و شمالی و اودہ	صہ/	•
۳۹۰	سیٹھ مامون جی حکیم جی ٹھیکہ دار صدر بازار راولپنڈی	صہ/	•
۳۹۱	سید محمد شاکر صاحب تحصیلدار ہمیر پور	صہ/	•
۳۹۲	مولوی محمد مسلم صاحب وکیل سہارنپور	صہ/	•
۳۹۳	منشی محمد اسمعیل صاحب محلہ قضاۃ سہارنپور	عـه	•
۳۹۴	منشی مظفر حسین صاحب ڈپٹی کلکٹر بستی	صہ/	•
۳۹۵	سید مظہر علی صاحب تحصیلدار قصور	عـه	•
۳۹۶	مرزا مبارک بیگ صاحب رئیس پٹی تحصیل قصور	صہ/	•
۳۹۷	مولوی منیر الدین احمد صاحب منصف محمد آباد ضلع اعظم گڈھ	صہ/	•

حرف (ن)

نمبر شمار	نام ممبران	تعداد چندہ	کیفیت
۳۹۸	قاضی ناظر حسین صاحب رئیس سنگلور ضلع سہارنپور	۵ع	۰
۳۹۹	مولوی محمد نعیم خانصاحب رئیس کیلاسپور ضلع سہارنپور	۵ع	۰
۴۰۰	مولوی ناظر حسن صاحب وکیل عدالت دیوانی سہارنپور	۵ع	۰
۴۰۱	نصیر الدین صاحب از لودہیانہ	صہ/	۰
۴۰۲	حکیم نور الدین صاحب معرفت آل احمد صاحب اسلامیہ بورڈنگ ہوس لاہور	صہ/	۰
۴۰۳	مولوی نور احمد صاحب مدرس مشن اسکول گجرات ممبر انجمن اسلامیہ گجرات	صہ/	۰
۴۰۴	قاضی نصیر الحق صاحب یوسف پور محمد آباد ضلع غازیپور	۵ع	۰
۴۰۵	جناب مسٹر ای نکل صاحب بہادر سیکرٹری میونسپل کمیٹی امرتسر	۵ع	۰
۴۰۶	سید نواب شاہ صاحب ہاسپٹل اسسٹنٹ متعینہ صدر شفاخانہ امرتسر	صہ/	۰
۴۰۷	بابو نظام الدین صاحب ہیڈ کلرک دفتر ایجنیسی میکنیج کمپنی امرتسر	صہ/	۰
۴۰۸	میاں نظام الدین صاحب سوداگر پشمینہ کٹرہ ہلوالیاں امرتسر	صہ/	۰
۴۰۹	منشی نصیر الدین احمد صاحب نائب تحصیلدار صدر تحصیل متھرا	صہ/	۰
۴۱۰	نظیر احمد صاحب محلہ قاضیان کلرک محکمہ کلکٹری سہارنپور	صہ/	۰
۴۱۱	منشی نذیر علی صاحب نقشہ نویس نہر کانپور و اسسٹنٹ سکرٹری مجلس اخوان الصفا کانپور	۵ع	۰
۴۱۲	سید نور الحسن صاحب سردار بہادر رسالدار رجمنٹ ششم رئیس جلالی	صہ/	۰
۴۱۳	سید نبی اللہ صاحب اسکوائر بارسٹرایٹ لا لکھنؤ	صہ/	۰
۴۱۴	نواب خان صاحب تحصیلدار گوجرانوالہ	صہ/	۰
۴۱۵	خان بہادر چودہری نصرت علی صاحب اسسٹنٹ سکرٹری انجمن ہند اودھ لکھنؤ	صہ/	۰

نمبر شمار	نام ممبران	تعداد چندہ	کیفیت
۴۱۶	میاں نظام الدین صاحب خلف الرشید میاں کریم بخش صاحب میونسپل کمشنر لاہور	صہ/	.
۴۱۷	شیخ نجم الدین صاحب تحصیلدار شملہ	صہ/	.
۴۱۸	سید نادر علی شاہ صاحب مالک اخبار مہر ہند لاہور	صہ/	.
۴۱۹	منشی نادر علی صاحب وکیل خیر نگر دروازہ میرٹھ	صہ/	.
۴۲۰	سید نذر الباقر صاحب خلف سید مظہر علی صاحب تحصیلدار قصور	صہ/	.
۴۲۱	شیخ نبی بخش صاحب وکیل گورداسپور	۵ع	.
۴۲۲	مولوی نذیر احمد صاحب دہلوی متصل لاہوری دروازہ گلی بتاسہ	صہ/	.
۴۲۳	خان بہادر نواب حاجی ناصر علیخان صاحب قزلباش پنشنر و اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر و رئیس لاہور	۵ع	.

حرف (و)

نمبر شمار	نام ممبران	تعداد چندہ	کیفیت
۴۲۴	سید ولایت حسین صاحب بی اے سیکنڈ ماسٹر مدرستہ العلوم علیگڈہ	۵ع	.
۴۲۵	شاہ وحید عالم صاحب رئیس میاں پورہ غازیپور	۵ع	.
۴۲۶	سید محمد ولایت علی صاحب وکیل عدالت میرٹھ رئیس ایچولی	۵ع	.
۴۲۷	مولوی وزارت حسین صاحب رئیس و وکیل میرٹھ	صہ/	.
۴۲۸	میر واحد علی صاحب کلرک سول ہسپتال و سکرٹری انجمن اسلامیہ ملتان	صہ/	.
۴۲۹	شاہزادہ والا گوہر صاحب بہادر اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر دہلی	۵ع	.
۴۳۰	چندہ بلا اظہار نام دیا ممبر نہین ہوئے اور نام کا اظہار انکو منظور نہین	۵ع	.
۴۳۱	میاں ولی محمد صاحب کٹرہ اہلو والیان امرتسر	صہ/	.

کیفیت	تعداد چندہ	نام ممبران	نمبر شمار
۰	صہ/	شیخ وزیر الدین صاحب ضلعدار نہر ہشیار پور پنجاب	۴۳۲
۰	عہ	ملک محمد ولی خانصاحب رئیس بانس بریلی روہیلکھنڈ	۴۳۳
۰	صہ/	وزیر احمد صاحب بی اے مراد آباد	۴۳۴
۰	صہ/	میان محمد وزیر خانصاحب ملک التجار اسپان لاہور	۴۳۵
		حرف (ہ)	
	عہ	ہندو خاتون از امرتسر بطور عطیہ	۴۳۶
		حرف (ی)	
۰	صہ/	محمد یوسف خان صاحب رئیس دتاولی ضلع علیگڈھ	۴۳۷
۰	عہ	مولوی خواجہ محمد یوسف صاحب رئیس علیگڈھ	۴۳۸
۰	صہ/	خواجہ یوسف شاہ صاحب آنریری مجسٹریٹ ومیونسپل کمشنر وممبر انجمن اسلامیہ امرتسر	۴۳۹
۰	صہ/	آغا محمد یوسف صاحب سوداگر کابلی کٹڑہ جہمل سنگھ امرتسر	۴۴۰
		نواب محمد یوسف علی خان بہادر رئیس مالیر کوٹلہ متعلم ایچیسن کالج لاہور	۴۴۱
۰	سے	معہ پچاس روپیہ ڈونیشن	
۰	عہ	خان محمد یار خانصاحب رئیس ملتان	۴۴۲
ہما للوعہ ۲/		**میزان کل بابت چندہ سال چہارم**	

پہلا اجلاس

منعقدہ ۲۷- دسمبر ۱۸۸۹ء روز جمعہ وقت صبح

صدر انجمن

خان بہادر محمد برکت علی خانصاحب

یہ بات قرار پاچکی تھی کہ اس اجلاس کے بھی صدر انجمن جناب سردار محمد حیات خان بہادر سی ایس آئی ہونگے مگر بعض موانعات کی وجہ سے وہ آج صبح کی ریل مین نہین پہونچ سکے اسلیے تمام ممبران موجودہ کے اتفاق سے تا تشریف لانے جناب ممدوح کے خان بہادر محمد برکت علیخان صاحب صدر انجمن قرار پائے۔

خان بہادر ممدوح نے صدر انجمن کی کرسی پر اجلاس فرمایا اور حاضرین نے چیئرز دی سیکرٹری نے کہا کہ قبل اسکے کہ جلسہ کے افتتاح کی اجازت دی جاوے بموجب دفعہ ۰ قواعد کارروائی محمڈن ایجوکیشنل کانگریس کی کارروائی اجلاس چہارم کی بابت قواعد بنائے اور منظور کیے جاوین سیکرٹری نے اون قواعد کو پیش کیا جو اجلاس سوم مقام لاہور کے اجلاس مین بنائے گئے اور منظور ہوئے تھے بالاتفاق یہ امر قرار پایا کہ وہی قواعد اجلاس چہارم سے بھی متعلق قرار دئے جاوین۔ مگر سکرٹری کو جو مہتمم جلسہ بھی ہے اس بات کا اختیار دیا جاوے کہ اگر اس اجلاس مین دفعہ ۱ و ۲ و ۳ و ۴ کے مطابق جو درباب تقسیم ٹکٹ ہے کارروائی ضروری نہ سمجھے تو او سکا

عمل درآمد نکرے۔

قواعد مذکورہ یہ ہین

دفعہ ۱۔ تمام ممبرون کو جو لاہور مین موجود ہون ایک خاص قسم کے ٹکٹ داخلہ دیئے جاوینگے۔

دفعہ ۲۔ علاوہ ممبرون کے جن بزرگون کو انجمن اسلامیہ لاہور نے مدعو کیا ہے یا جنکو ممبر اپنے ساتھ لانا چاہتے ہین اونکو ایک جدا قسم کے ٹکٹ دیئے جاوینگے۔

دفعہ ۳۔ یہ ٹکٹ اون بزرگون کے پاس رہینگے اور جبتک جلاس کانگریس ختم ہو ہر دفعہ کے داخلہ کے لیئے یہی ٹکٹ کافی ہونگے۔

دفعہ ۴۔ تمام بزرگون سے نہایت ادب سے درخواست کیجاتی ہے کہ وہ ازراہ مہربانی بروقت تشریف آوری اُس شخص کو جو اس کام کے لیئے متعین ہو ٹکٹ ملاحظہ کرادینگے۔

واضح ہو کہ اس جلاس مین مذکورہ بالا ہر چہار دفعہ کے مطابق کارروائی نہین ہوئی

طریق نشست

دفعہ ۵۔ ممبرون کی اور اونکی جو ممبر نہون مگر لکچر دینے یا رسالے یا اضلاع کی کیفیت پیش کرنیوالے ہون کرسیان مقدم ہونگی اور روزیٹرون کی اونکے بعد مقدم کرسیان رزروڈ سمجھی جاوینگی اور کسی صاحب کو سواے اُنکے جنکے لیئے ہین اونپر بیٹھنا مناسب نہوگا گو کہ کوئی کرسی بہ سبب کسیکی غیر حاضری کے خالی ہو۔

دفعہ ۶۔ اُن مقدم کرسیون پر بطور نشان کے ایک کاغذ پر لفظ رزروڈ لکھکر لگا دیا جاویگا۔

طریق لکچر

دفعہ ۷۔ وہ شخص یا اشخاص جو اجلاس مین لکچر دینے کو تجویز ہوئے ہون وقت معین لکچر دینگے

اور لکچر نہایت خاموشی سے سنا جاویگا اور کسی شخص کو لکچر کے درمیان مین یا لکچر کے بعد اسپہ بحث کرنا جایز نہوگا۔

دربیشی رسالجات وکیفیات اضلاع

دفعہ ۸ - جن لوگون نے مضامین متعلق تعلیم مسلمانان پر کوئی رسالہ لکھا ہو اونکو اختیار ہوگا کہ چاہین مختصر گفتگو کے ساتھ رسالہ کو پیش کرین چاہین اوسکو یا اوسکے کسی مقام یا مقامات کو اجلاس مین پڑہکر سنا دین۔

دفعہ ۹ - جن لوگون نے کسی ضلع کے حالات تعلیم کی رپورٹ تیار کی ہو اونکو اختیار ہوگا کہ اگر وہ چاہین تو اوسکے پیش کرتے وقت مختصر گفتگو اوسکی نسبت کرین۔

دفعہ ۱۰ - رسالونکی نسبت جو پڑہے جاوین اور نیز اوس گفتگو کی نسبت جو رسالون یا اضلاع کی کیفیتون کے پیش ہونے کی نسبت ہون کوئی مباحثہ نہین کیا جاوے گا۔

رزولیوشن اور اوسپر مباحثہ کرنے کا طریقہ

دفعہ ۱۱ - بجز اُن رزلیوشنون کے جنکا پیش ہونا منظور ہوچکا ہے کوئی نیا رزولیوشن پیش نہین ہوسکے گا مگر رزلیوشن پیش کرنیوالے کو ہر وقت جب وہ چاہے اختیار ہوگا کہ اپنا رزولیوشن واپس لے پھر اوسپر بحث نہوگی اگر بحث ہوتی ہوگی تو موقوف ہوجاویگی۔

دفعہ ۱۲ - رزولیوشن حسب ترتیب نمبر پیش ہونگے۔ جو رزولیوشن پیش ہونیوالا ہے سکرٹری اُسکو پڑہکر سنا دےگا۔

(الف) اُسکے بعد چند لمحہ خاموشی رہیگی تاکہ اگر کسی ممبر کو یا ممبرون کو اوس رزلیوشن کی نسبت کوئی ترمیم پیش کرنی ہو تو ترمیم پیش کرین۔

(ب) ہر ایک ترمیم بقید نام اُس ممبر کے جسنے ترمیم پیش کی ہے تحریر کیجاویگی۔

(ج) تمام ترمیمون کے تحریر ہونے کے بعد جائز ہوگا کہ کوئی ممبر اپنی ترمیم کو واپس لے۔

(د) بقیہ ترمیمین نمبروار پیش ہونگی۔ اول ترمیم پیش کرنیوالا اُس ترمیم کا مقصد بیان کریگا اُسکے بعد دریافت کیا جاویگا کہ وہ ممبر جسنے اصل رزولیوشن پیش کیا ہے اُس ترمیم کو منظور کرتا ہے یا نہین۔

(ہ) اگر وہ منظور کرلے تو وہ رزولیوشن اُسکے مطابق ترمیم کیا جائیگا درصورت اختلاف ووٹ لیئے جاوینگے اور کثرت راے کے مطابق ترمیم رزولیوشن کی عمل مین آویگی۔

دفعہ ۱۳۔ اگر رزولیوشن پیش شدہ مین ترمیم نہوئی یا باتفاق منظور ہوا ہے تو اول وہ ممبر جو اوسکا پیش کرنیوالا قرار پایا ہے اُسکی نسبت گفتگو کرے گا۔

دفعہ ۱۴۔ اُسکے بعد وہ ممبر گفتگو کرے گا جو اوسکا موید ہے اور اُسکے بعد وہ ممبر جو اوسپر گفتگو کرنا چاہتے ہین۔

دفعہ ۱۵۔ اگر وہ رزولیوشن کثرت راے سے ترمیم ہوا ہے تو سمجھا جاویگا کہ وہ رزولیوشن اُس ممبر یا ممبران کا ہے جنکی تحریک پر اوسکی ترمیم ہوئی ہے۔

دفعہ ۱۶۔ ایسے رزولیوشن کی نسبت اول وہ ممبر یا ممبران گفتگو کرینگے جنکی تحریک پر اوسکی ترمیم کیگئی ہے اور کوئی ممبر جو اوس ترمیم سے متفق تھا اوسکی تائید کرے گا۔

دفعہ ۱۷۔ اُسکے بعد وہ ممبر گفتگو کرے گا جسنے قبل ترمیم وہ رزولیوشن پیش کیا تھا اُسکے بعد وہ جو اوسکی تائید کے لیئے تجویز ہوا تھا اور اوسکے بعد اور ممبر جو اوسپر گفتگو کرنا چاہین۔

دفعہ ۱۸۔ اگر کوئی ممبر جسنے پہلے ارادہ گفتگو کا ظاہر نہین کیا کسی رزولیوشن کی نسبت گفتگو کرنی

چاہے تو صدر انجمن اجازت دیسکتے ہین مگر بغیر اجازت صدر انجمن کے گفتگو کرنیکا
مجاز نہوگا۔

قواعد جنکی تعمیل اسپیچ کرنیوالون کولازم ہوگی

دفعہ ۱۹ ہر ایک ممبر کو کہڑے ہو کر گفتگو کرنی لازم ہوگی اور بعد اختتام گفتگو اپنی جگہ بیٹھہ جاوے گا۔

دفعہ ۲۰- اگر ایک سے زیادہ ممبر ایک ساتھہ گفتگو کو کہڑے ہو جاوین تو صدر انجمن فیصلہ کریگا کہ کون شخص گفتگو کرے اسکا فیصلہ بلا عذر تعمیل ہوگا۔

دفعہ ۲۱- اگر کوئی ممبر کسی کی نسبت سخت کلامی یا نا ملایم الفاظ کہے یا ایسی گفتگو کرے جو ما نحن فیہ سے متعلق نہین ہے تو ہر ایک ممبر کو حق ہوگا کہ کہڑا ہو اور پریسیڈنٹ سے آرڈر کی درخواست کرے۔

دفعہ ۲۲ ایسی درخواست جب پیش ہو تو گفتگو کرنے والے کو لازم ہے کہ فی الفور اپنی جگہہ پر بیٹھہ جاوے تا وقتیکہ صدر انجمن اُسکا فیصلہ کر دے۔

دفعہ ۲۳- اگر صدر انجمن کی رائے ہو کہ آرڈر کی درخواست صرف بحث کے روکنے اور اسپیچ مین خلل ڈالنے کی غرض سے کیگئی ہے تو پریسیڈنٹ اس بات کو ظاہر کریگا کہ درخواست کرنے والے نے آرڈر کے برخلاف کام کیا ہے۔

دفعہ ۲۴- صدر انجمن خود بھی بلا کسی کی درخواست کے مذکورہ بالا حالت مین آرڈر کا حکم دیسکتا ہے اگر کوئی ممبر جس سے ایسے آرڈر کے لئے کہا گیا ہے اوسکی پرواہ نکرے تو صدر انجمن اوسکو بیٹھہ جانیکا حکم دیگا۔

دفعہ ۲۵- اگر کوئی ممبر اوسکی تعمیل نکرے تو صدر انجمن کو اختیار ہوگا کہ جلسہ سے اُس ممبر کے

اُس جلسہ کے لیۓ معطل کیۓ جانیکا ووٹ لے - اگر دو ثلث موجودہ ممبر اُسکے معطل ہونیکا ووٹ دین تو صدر انجمن اوسکو ظاہر کردیگا اور وہ ممبر اُس جلسہ مین معطل سمجھا جاویگا اور اوسکو لازم ہوگا کہ جلسہ سے چلا جاوے -

ووٹ لینے کا طریقہ

دفعہ ۲۶ - معمولی کارروائی کے ووٹ صرف ہاتھ اوٹھانے سے لیۓ جاوینگے مگر رزولیوشن کی نسبت اگر اختلاف راے ہو یا کسی ممبر کے معطل کرنیکا ووٹ ہو تو بذریعہ تحریر کے ووٹ لیا جاوے گا -

دفعہ ۲۷ - تحریری ووٹ لینے کا طریقہ یہی ہے کہ ایک کاغذ پر نمبر رزولیوشن کا لکھا جاویگا اوسکے نیچے دو کالم ہونگے ایک کی پیشانی پر "منظور" اور دوسرے کی پیشانی پر "نامنظور" تحریر ہوگا - وہ کاغذ ہر ایک ممبر کے سامنے پیش ہوگا اور اوس رزولیوشن کے منظور کرنیوالے منظوری کے کالم مین اور نامنظور کرنیوالے نامنظوری کے کالم مین اپنا نام لکھدینگے -

دفعہ ۲۸ - یہ کاغذ صدر انجمن کے سامنے پیش ہوگا اور وہ بلحاظ کثرت راے کے اُسکے نتیجہ کو ظاہر کردے گا -

اسپیچونکا جو نسبت رزولیوشنون کے ہوئی ہون رپورٹ مین تحریر ہونا

دفعہ ۲۹ - تمام اسپیچین جو بموجب دفعات ۱۳ و ۱۴ و ۱۶ و ۱۷ کے ہوئی ہون بجنسہ رپورٹ مین مندرج اور اُسکے ساتھہ چھاپہ ہونگی بشرطیکہ اسپیچ کرنیوالے نے اپنی اسپیچ بہ اخیر تاریخ اجلاس تک تحریر کرکے سکرٹری کے حوالہ کردی ہو -

دفعہ ۳۰ - جسقدر گفتگو ہوئی ہو اُس سے زیادہ مضمون کے اضافہ کرنیکا اُس تحریر مین جو بموجب

دفعہ ۲۹ سکرٹری کو دیکھا دے جایز نہوگا اور سکرٹری کو اختیار ہوگا کہ اگر ایسا کوئی مضمون اضافہ کیا گیا ہو یا کوئی لفظ سخت لکھدیا ہو تو اوسکو نہ چھاپے۔

دفعہ ۳۱ - تمام وہ مضامین یا الفاظ جو بذریعہ آرڈر کے بند کئے گئے ہون اور تمام کارروائیان جو آرڈر سے متعلق ہوئی ہون اور رزلیوشن واپس شدہ پر جو کارروائی ہوئی ہو رپورٹ کے ساتھ چھاپینگے۔

قواعد کارروائی اجلاس کے قرار پانیکے بعد صدر انجمن اپنی کرسی پر سے اوٹھے اور افتتاح جلسہ چہارم محمڈن ایجوکیشنل کانگریس کا اعلان کرتے وقت مندرجہ ذیل مختصر مگر دلچسپ اسپیچ کی۔

اسپیچ خان بہادر محمد برکت علی خانصاحب

یہ ایک اتفاقیہ امر ہے جو مین نے اسوقت یہ کرسی لی ہے میرے دوست خان بہادر سردار محمد حیات خان اسوقت کی گاڑی مین نہین آئے مگر ابھی تار آیا ہے کہ وہ گیارہ بجے کی گاڑی مین آجاوینگے۔

مین سب صاحبون کا جنہون نے اسوقت مجھے یہ عزت بخشی ہے دل سے شکر ادا کرتا ہون گو مجھکو اسوقت رنج ہی کہ میرے معزز سردار محمد حیات خان اسوقت غیر حاضر ہین مگر مجھکو اس بات کی خوشی ہے کہ مین اس قومی کام کو اپنے معزز دوست کی نیابت کے طور پر انجام دے رہا ہون۔

اب مین محمڈن ایجوکیشنل کانگریس کے چوتھے اجلاس کو خدا کا نام لیکر باضابطہ کھولتا ہون اور اعلان کرتا ہون کہ محمڈن ایجوکیشنل کانگریس کا چوتھا سالانہ اجلاس کھولا گیا اور سکرٹری سے درخواست کرتا ہون کہ وہ کارروائی اجلاس کی شروع کرین۔

لکچر سر سید احمد خان

جیسا کہ پروگرام ترمیم شدہ مین قرار پایا تھا اوسکے مطابق سید احمد خان نے ایک تحریری لکچر

مدرسۃ العلوم علیگڈھ کی تاریخانہ حالات وجدید واقعات پر اجلاس کے سامنے پڑہا - اس لکچر کا مقصود اس بات کا بیان کرنا تہا کہ اس مدرسۃ العلوم کے قایم کرنیکا کیونکر خیال پیدا ہوا اور کس طرح پر قایم ہوا اور اب تک اوسکی کیا حالت ہے اور کامل تعلیم مسلمانون کے لئے کس کی ضرورت ہے اور قانون ٹرسٹیان جو مدرسۃ العلوم کے لئے بنایا گیا ہے اور اوسکے لئے ٹرسٹی مقرر کیجاتی ہین ایسا کرنیکی کیا ضرورت پیش ہے اوسی ضمن مین بعض ضروری دفعات قانون مذکور کے مقاصد کی نسبت جن پر لوگونکی زیادہ توجہ تہی اوسکی تشریح وتوضیح کی گئی تہی -

یہ لکچر اسی رپورٹ کا ایک ضمیمہ ہے اور علیحدہ چہاپا گیا ہے اور تمام ممبرون کے پاس مرسل ہوگا -

کارروائی درستی رپوٹ اضلاع

آج ہی کی تاریخ درستی رپوٹ ہاے اضلاع کی مقرر کی تہی چنانچہ ایک رپوٹ ضلع سیالکوٹ مرتبہ سید عبدالغنی صاحب اور ایک رپوٹ مدرسہ اسلامیہ ملتان مرتبہ واحد علی صاحب پیش ہوئے جو اس رپوٹ کے ساتہہ چہاپی جاوینگی - اسقدر کارروائی کے بعد اجلاس برخاست ہوا -

اداے نماز جمعہ

مسجد مدرسۃ العلوم ناتمام ہے صرف کرسی تک تعمیر ہوئی ہے اوسپر عارضی دیوارین اوٹہا کر چہپر ڈالدیا ہے اوسی مین نماز ہوتی ہے موذن نے جمعہ کی نماز کی اذان دی سنی طالب علم اور تمام سنی احباب جو بتقریب جلسہ محمدن ایجوکیشنل کانگریس تشریف لائے تہے مسجد مین حاضر ہوئے جناب مولوی شاہ امانت اللہ صاحب غازی پوری ابن مولانا مولوی شاہ محمد فصیح صاحب نے نماز جمعہ پڑہائی اور ایسی عمدگی سے خطبہ پڑہا جو لوگون نے کم سنا ہوگا -

اوسکے بعد اوسی مسجد مین شیعہ احباب اور شیعہ طالب علمون نے نماز جمعہ باجماعت ادا کی مولوی سید عباس حسین صاحب شیعہ مدرس مدرسۃ العلوم نے جو ایک مشہور ومعروف عالم اور مجتہد مولوی

قاری حافظ سید جعفر علی صاحب کے فرزند ہین پیش نماز تھے -

اسکے بعد جناب مولوی شاہ امانت اللہ صاحب نے مسجد مین وعظ فرمایا - پھر شام تک طالب علم کرکٹ کھیلتے رہے بعد نماز مغرب مولوی حسن علی صاحب نے انگریزی زبان مین اسلام کی خوبی پر اسٹریچی ہال مین ایک لکچر دیا -

پینی ریڈنگ

یہ ایک خاص طریقہ طالب علمون و انگلش لٹریچر کی تعلیم کا ہے جو ہندوستان مین بہت کم مروج ہے - یہ جلسہ اس مقصد سے قرار دیا گیا تھا کہ تمام احباب جو جلسہ محمدن ایجوکیشنل کانگریس مین تشریف لاے ہین وہ ملاحظہ کرین کہ مدرستہ العلوم علیگڈہ مین طالب علمون کو اس کس طریقہ پر انگلش لٹریچر کی ترقی کے لیے تعلیم دیجاتی ہے -

اس تعلیم کا طریقہ یہ ہے کہ طالب علم مختلف کتابون مین سے عمدہ مقامات نظم و نثر کے انتخاب کرتے ہین اور کتاب ہاتھہ مین لیکر اوس مقام کو پڑھتے ہین اور قبل اسکے کہ وہ جلسہ مین پڑہین اونکو طریقہ پڑھنے کا اور تلفظ کی درستی اور کاما اور کولن اور سمی کولن اور فلسٹاف پر وقفہ کرنیکا قاعدہ اور یہ بات کہ کن الفاظ پر زور دینا چاہیئے اور کن پر نہین سب بتایا جاتا ہے - بعض دفعہ کوئی طالب علم اپنی لکھی ہوئی نظم یا نثر یا ترجمہ بھی پڑھتا ہے - اس طریقۂ تعلیم سے نہایت ترقی طالب علمون کو لٹریچر مین ہوتی ہے -

ولایت مین یہ دستور تھا کہ اس جلسہ مین جو لوگ آتے تھے اون سے ایک پینی جو ایک تانبے کا سکہ قریب ڈیڑھ آنہ کے ہے بطور فیس داخلہ لی جاتی تھی اور اسی سبب سے پینی ریڈنگ اسکا نام ہوگیا ہے - ہمارے کالج مین بھی جو لوگ اسکے ممبر نہین ہوتے اونسے ڈیڑھ آنہ فیس کا لیا جاتا ہے مگر اس جلسہ مین اسلیے کہ تمام احباب بطور مہمان کے تشریف لائے تھے کسی سے فیس نہین لی گئی -

یہ جلسہ آٹھہ بجے رات کو اسٹریچی ہال مین جو جہاڑون اور دیوارگیریون اور ہانڈیون کی روشنی سے نہایت آراستہ تہا منعقد ہوا - عبدالحکیم - علاءالحسن - حامد علی سہارنپوری - شاہ محمد خان پنجابی طالب علمان نے اور مسٹر پی سی ایم والیس انگلش پروفیسر مدرستہ العلوم نے انگریزی کتابون مین عمدہ مقامات نظم و نثر اور سرفراز حسین طالب علم نے اپنی تصنیف کی ہوئی نظم پڑہی -

محمد عنایت اللہ طالب علم خلف شمس العلماء خان بہادر مولوی محمد ذکاء اللہ صاحب نے - گرے کی ایلیجی یعنی انگریزی مرثیہ کا اُردو ترجمہ پڑہا - اس ترجمہ کی خوبی اور جس عمدگی سے اوسکو پڑہا بیان سے باہر ہے اکثر لوگون کا خیال ہے کہ انگریزی زبان کا ایسا عمدہ اُردو ترجمہ جسمین تمام وہ لطف جو انگریزی مین ہین ترجمہ مین بہی موجود ہین بہت کم ہوا ہے -

اسکے بعد چند طالب علمون کو عمدہ کرکٹ کہیلنے کی بابت چند نقرئی تمغے مس بک ہمشیرہ مسٹر بک پرنسپل کالج کے ہاتہہ سے تقسیم ہوئے اور دس منٹ کا وقفہ چاء پینے اور آرام لینے کے لئے دیا گیا -

دس منٹ بعد پہر کارروئی شروع ہوئی - سید محمد علی - قطب الدین - حامد علی سہارنپوری - عبدالرحمن طالب علمان نے اور مسٹر تھیوڈور بک پرنسپل کالج نے انگریزی کتابون سے منتخب مقامات اور محمد امان اللہ نے عربی زبان کا ایک قصیدہ اور محمد حسن نے اپنی تصنیف کی ہوئی ایک نظم پڑہی اور اوسکے بعد جلسہ برخاست ہوا -

میر حامد شاہ صاحب نے اپنے سفرنامہ علیگڈہ مین جو اپنی راے نسبت اس جلسہ کے لکھی ہے اوسکو بعینہ نقل کیا جاتا ہے وہ لکھتے ہین کہ اس جلسہ مین خاص طالب علمون نے مختلف مضامین پڑہنے سے اپنی لیاقت اور خاص خاص کمالات تعلیمانہ کا اظہار کیا - جس خوبی اور عمدگی سے یہ سمان دکہایا گیا وہ ایک ایسے خواب کا واقعہ ہے کہ جسکے ایک دفعہ دیکہنے کے بعد پہر دیکہنے کی آرزو رہا کرے - اور جسکی نسبت کہا جاے کہ ایک دفعہ دیکہا ہے دوسری بار دیکہنے کی ہوس ہے - جو جو پارٹ جس جس طالب علم نے لیا

اوسکو کیا زبان انگریزی کے لحاظ سے اور کیا تلفظ اور خاص خاص ہو اقع پر انداز عبارت کے سناتی کیوجہ سے حاضرین کی آنکھوں مین ایسا کر دکہایا کہ سب محو تماشا ہو گئے اور طالب علمون کی خاص استقلال اور جرأت پر بے اختیار آفرین کہنے لگے - ایک طالب علم عنایت اللہ خان نے اُردو ترجمہ گرے کے ایلیجی کا جو اوس نے خود انگریزی زبان کے ایک نظم کا کیا تہا - پڑہا تو بیشک ایسا ثابت ہوتا تہا کہ گویا خود کوئی مصنف ہے جو اپنے خیالات کا اثر اُردو زبان مین سامعین کے دلون پر بہایت دردمندی سے قدرتی واقعات فنا اور موت کی تصویرون کو نقش کر رہا ہے - کالج کے لڑکون کی لیاقت دیکہکر تعجب آتا تہا - جس جس نے جو جو پارٹ اوسمین لیا ہے بلحاظ ادا کے اوسکو قابل حیرت کر دکہایا ہے - خود پروفیسر کالج مسٹر تہیوڈر بک نے بہی ایک پارٹ لیا - بعنوان - دی پیڈ پیپر آف ہیملین (براوننگ) جس خوبی اور انداز سے یہ پارٹ ادا کیا گیا اوسکی تعریف ہم دیسیون سے تو محال ہے وہ تو اہل زبان تہے جو کچھہ کر دکہا نے تہوڑا تہا مگر تعریف کے قابل یہہ بات ہے کہ اون شاگردون کے دماغون مین بہی جو ہمارے دیسی طالب العلم تہے اس لائق اور فاضل پروفیسر نے کیا منتر ہونکا ہے کہ وہ بہی بعینہ کیا تلفظ مین اور کیا ادا مین اُسیکی طرز پر چلے ہین - اور یہین معلوم ہوتا تہا کہ ایک انگریز یہ انداز نباہ رہا ہے یا محمڈن کالج کا ایک نوعمر بچہ -

دوسرا اجلاس

منعقدہ ۲۸ دسمبر ۱۸۹۵ء روز شنبہ دو بجے بعد نماز ظہر

صدر انجمن

خان بہادر سردار محمد حیات خان صاحب سی ایس آئی

صبح کی نماز کے بعد مولوی حسن علی صاحب نے اسٹریچی ہال مین ایک لکچر دیا جسکا عنوان یہ تہا - کہ دنیا مین سب سے **اچہا آدمی** اسکے بعد بموجب قرارداد پروگرام ترمیم شدہ کے سکرٹری نے اوس خط کتابت کو جو نسبت رزولیوشن ہاے اجلاس گورنمنٹ سے ہوئے تہے معہ اپنی کیفیت نسبت کے نسبت انجمن ہاے اسلامی درباب وس کارروائی کے جو انجمن ہاے اسلامیہ نے درباب رزولیوشن ہاے سال گذشتہ کی تہی پیش کیا۔

جوابات گورنمنٹ اور سکرٹری کی کیفیت اجلاس مین پڑہے گئے جو ذیل مین مندرج ہی

کیفیت سکرٹری نسبت تعمیل اون رزولیوشنون کے جو محمدن ایجوکیشنل کانگریس کے

اجلاس سوم بمقام لاہور پاس ہوئے

بعالیخدمت

جناب سردار محمد حیات خان بہادر سی ایس آئی

پریسیڈنٹ اجلاس چہارم محمدن ایجوکیشنل کانگریس

بمقام علیگڈہ

جناب من

یہ پہلی رپوٹ ہے جو نسبت تعمیل رزولیوشن ہاے پاس شدہ کے آپکی خدمت مین پیش کرتا ہون - اگرچہ ہمیشہ یہ شکایت ہوتی ہر کہ ایجوکیشنل کانگریس کے اجلاس مین جو رزولیوشن پاس ہوتے ہین اونکی تعمیل پر توجہ نہین ہوتی اور اب بہی یہ شکایت باقی ہے مگر مین اسبات کے بیان کرنے پر خوش ہون کہ صوبہ پنجاب مین کسیقدر اوسپر توجہ ہوئی ہے -

رزولیوشن نمبر ایک و نمبر ۳

یہ دونون رزولیوشن اس غرض سے پاس ہوئے کہ اون مسلمانون کے لئے جو بسبب بے مقدوری اپنی تعلیم اور بالتخصیص کالج کلاسون کی تعلیم جاری نہین رکہ سکتی اونکی امداد کے لئے ہر ضلع مین روپیہ جمع کیا جاوے - اور ہر ضلع مین اسٹینڈنگ کمیٹیان قایم ہون -

ان رزولیوشنون کی جیساکہ اونکا مقصد تہا کچھہ تعمیل نہین ہوئی - انجمن اسلامیہ پنجاب نے اسامر مین کوشش کی اور تمام انجمن ہاے اسلامیہ سے اوسپر متوجہ ہونیکی درخواست کی اور سر برآوردہ اور ذی جاہت روساء کو بہی اسطرف متوجہ کیا اور کچھہ نہ کچھہ فایدہ بہی اس سے ہوا جسکے لئے انجمن اسلامیہ پنجاب کا شکرادا

کرنا واجب ہے لیکن جیسا کہ مقصود تھا اسٹینڈنگ کمیٹیان قایم نہین ہوئین - معہذا پنجاب کی بعض انجمن ہاے اسلامیہ نے مسلمان طالب علمون کی امداد کی ہے جسکی تفصیل ذیل مین مندرج ہے

انجمن اسلامیہ پنجاب لاہور

یہ انجمن مسلمان طالب علمون کو وظیفہ دینے سے ہمیشہ مدد کرتی رہی ہے ۸۷-۱۸۸۶ء مین اکتیس لعہ روپیہ ماہواری اور ۸۹-۱۸۸۸ء مین سینتالیس للعہ روپیہ بطور وظیفہ امدادی طالب علمون کو دیا ہے اور سال حال یعنی ۹۰-۱۸۸۹ء کے لئے چوالیس للعہ روپیہ ماہواری کا وظیفہ کالج کلاس کے طالب علمون کے لئے جو گورنمنٹ کالج اور مشن کالج لاہور مین پڑھتے ہین جاری کیا ہے اور قریب تین روپیہ ماہواری کے مڈل کلاس کے طالب علمون کو وظیفہ دیتی ہے اور مہ سے اون طالب علمون کی مدد کی ہے جنکو فیس امتحان داخل کرنیکی ضرورت تھی -

انجمن اسلامیہ امرتسر

اس انجمن نے بھی امداد تعلیم مسلمانان مین بہت توجہ کی جو نہایت شکر گذاری کی مستحق ہے اپریل ۱۸۸۹ء مین جو جانکاہ نتیجہ امتحان یونیورسٹی پنجاب کا مشتہر ہوا جس سے ظاہر ہوا کہ تمام مسلمان جو تی آے امتحان مین شامل ہوئے تھے سب فیل ہو گئے تو اوس انجمن کی ممبرون کو نہایت سخت صدمہ پہونچا اور فی الفور وہ اسبات پر مستعد ہوئے کہ اون فیل شدہ طالب علمون مین سے جو طالب علم اپنی تعلیم جاری رکھنے کی استطاعت نہین رکھتے اونکی امداد کیجاوے اور اوسنے فی الفور اونکی امداد کے لئے چندہ کی تدبیر کی اور الصالعہ چندہ سے وصول کیا جسمین زیادہ تر چندہ دینے والے اوسی مجلس کے اراکین تھے -

اوس روپیہ سے اوسنے چار مسلمان طالب علمون کو جو فیل ہو گئے تھے للعہ روپیہ کا وظیفہ دیا اس غرض سے کہ وہ اپنی تعلیم جاری رکھین اور آیندہ امتحان مین دوبارہ امتحان دین - مین سمجھتا ہون کہ اونکی

یہ کارروائی نہایت تعریف کے قابل ہے جسکے لئے تمام قوم کو شکرگذار ہونا چاہئے ۔

علاوہ اسکے مجھکو انجمن موصوف کی سکرٹری نے اطلاع دی ہے کہ دس عـــ۱۰ـــہ روپیہ ماہواری کا وظیفہ انجمن کے سرمایہ سے ایک مسلمان طالب علم کو بنام جوبلی اسکالرشپ دیا جاتا ہے علاوہ اسکے چھوٹے چھوٹے وظیفے مختلف آدمیون سے بہ تعداد [illegible] روپیہ ماہواری کے انجمن مذکور دیتی ہے کل ماہواری وظیفے بہ تعداد [illegible] یعنی [illegible] سالانہ کی انجمن مذکور کیطرف سے طالب علمون کو دئے جاتے ہین

اس انجمن کے ماتحت ایک مدرسہ بھی ہے جسکا نام " مدرستہ المسلمین امرتسر" ہے اس مدرسہ مین دو ڈپارٹمنٹ ہین ایک انگلو ورنکلر دوسرا دینیات پہلے ڈپارٹمنٹ مین انٹرنس تک پڑھائی ہوتی ہے اور دوسرے ڈپارٹمنٹ مین مولوی فاضل اور منشی فاضل تک (۵۱۱) طالب العلم پڑھتے ہین ۳۳۹ سنی ۵ شیعہ کل ۳۴۴ مسلمان ۱۲۵ ہندو ۴۱ سکھہ ایک عیسائی چھہ سو اٹھاون روپیہ ماہواری کا علاوہ وظائف کی جو طالب علمونکو دئے جاتے ہین اس مدرسہ کا خرچ ہے

انجمن حمایت اسلام لاہور

اس انجمن نے بھی مقاصد مذکورہ کی نسبت بھی کچھہ کارروائی نہین کی مگر اوس نے ایک مدرسہ جاری کیا ہے جسکا نام " مدرستہ المسلمین لاہور" ہے اوس مدرسہ مین لوئر پرائمری اپر پرائمری ۔ مڈل اور فورتھہ کلاس تک پڑھائی ہوتی ہے (۴۰۲) مسلمان طالب علم پڑھتے ہین سولہ ٹیچر ہر قسم کے مضامین پڑھانے کو نوکر ہین اور چھہ سو چھہ روپیہ ماہواری کا خرچ ہے ۔

اس انجمن نے زنانہ مدارس بھی جاری کئے ہین اور چھوٹے چھوٹے مذہبی رسالہ بھی مسلمان بچونکی تعلیم کے لئے چھاپے ہین ۔

انجمن اسلامیہ ہزارہ مقام ایبٹ اباد

یہ انجمن کوشش کر رہی ہے کہ ایک لوئر پرائمری اسلامیہ اسکول جاری کرے بالفعل پچیس ۲۵

طالب علم جمع کیئے ہین اور چودہ روپیہ ۱۱ للعہ ماہواری کا خرچ ہے -

انجمن اسلامیہ گورداسپور

یہ انجمن میونسپل بورڈ اسکول کے پانچ طالب علمون کو چھہ روپیہ ماہواری کا وظیفہ دیتی ہے -

انجمن اسلامیہ جھجر

ایک اسلامی مدرسہ قران مجید پڑہانیکا جاری کیا ہے آٹھہ روپیہ چار آنہ ماہواری کا خرچ ہے -

انجمن اسلامیہ اتفاق لرفع النفاق بین الشیعۃ و السنی

بمقام شہر انبالہ

جس مقصد سے یہ انجمن قایم ہوئی ہے جو کہ اسکے نام سے ظاہر ہوتا ہے وہ مقصد نہایت تعریف کے قابل ہے تیرہ برس سے یہ انجمن قایم ہے امید ہوسکتی ہے کہ اس مقصد خاص مین اوسکو کامیابی ہوئی ہوگی مگر سکرٹری انجمن نے اوسکی کچھہ تفصیل نہین لکھی -

اس انجمن کے متعلق ایک مدرسہ ہے جسکا نام "مدرسہ ناصر المسلمین" ہے اسلیئے کہ نواب ناصر علی خان بہادر نے ابتداء ۱۲۹۴ ہجری مین اوسکو جاری کیا تھا اس مدرسہ مین بالفعل صرف پرائمری حد تک پڑہائی ہوتی ہے - مدرسہ صرف سالانہ امداد سے جو از طرف نواب ناصر علیخان بہادر و راجہ سید باقر علیخانصاحب سی آئی ای رئیس پنڈراول ضلع بلند شہر میر کوتاہ علاقہ پنجاب و جناب شیر الدولہ ممتاز الملک خلیفہ سید محمد حسین خان بہادر فارن منسٹر ریاست پٹیالہ سے دیجاتی ہے جاری ہے -

جب طالب علم پرائمری امتحان پاس کرلیتے ہین تو گورنمنٹ اسکول مین داخل ہوجاتے ہین اور فیس تعلیم اون طالب علمونکی انجمن دیتی ہے اس سال دس طالب علم اس مدرسہ کے گورنمنٹ اسکول

مین داخل ہوئے ہین اونکی فیس تعلیم انجمن اداکرتی ہے کل ماہواری خرچ پینتیس ۳۵ روپیہ کا ہے

بالفعل ۳۹ طالب علم پڑھتے ہین ۳۰ شیعہ ۹ سنی -

انجمن اسلامیہ جلالپور جٹان ضلع گجرات پنجاب

یہ انجمن ماہ ۱۸۸۹ء مین قایم ہوئی ہے اوس نے ستمبر ۱۸۸۹ء مین ایک پرایمری اسکول کھولا

ہے ۱۲۵ طالب علم بلاادائے فیس پڑھتے ہین اور پچیس ۲۵ روپیہ ماہوار کا خرچ ہے -

لوکل ایجنٹی اہل اسلام آگرہ بموجب ایکٹ ۲۰ ۱۸۶۳ء

متعلق اوقاف

آمدنی اوقاف سے ایک مدرسہ واسطے تعلیم قرآن مجید وکتب عربیہ ۱۸۶۵ء سے جاری ہے

۹۰ طالب پڑھتے ہین ۱۸ ماہواری کا خرچ ہے -

انجمن اسلامیہ جالندہر پنجاب

ہمکو نہایت خوشی ہے کہ اس انجمن نے مقاصد رزولیوشن کی بابت کوشش کی ہے مسلمانون کی اعلی تعلیم مین امداد کرنیکو چندہ کیا ہے مسلمانون کی شادیون مین مبارک بادی دیکیا نگا ہے یورپین کے دروازون پر گداگری کی ہے اور کسیقدر روپیہ جمع کیا ہے اور ایک وظیفہ سات روپیہ ماہواری کا مدرسۃ العلوم علیگڈہ کے ایک مسلمان طالب علم کے لئے جو فرسٹ ایر کالج کلاس مین پڑہتا ہے مقرر کیا ہے اور ایک وظیفہ اسی مقدار سے گورنمنٹ کالج لاہور کے طالب علم کو دینا تجویز کیا ہے اس انجمن کی کارروائی ہزارون تشکر کے لایق ہے -

اس انجمن نے وظیفون کے دینے مین یہ شرط کی ہے کہ جب وہ طالب علم جسکو وظیفہ دیا ہے چالیس ۴۰ روپیہ ماہواری یا اوس سے زیادہ کا کسی جگہہ نوکر ہو جاوے تو باقساط مناسب جو روپیہ اوس نے انجمن سے پایا ہی واپس کردے تاکہ دوسرے طالب علم کے کام آوے یہ تجویز نہی

صرف تعلیم کی امداد کے لئے ہے اور ہم سمجھتے ہین کہ ہر ایک اشراف طبیعت کا طالب علم بخوشی اوسکو منظور کریگا اور اوس شرط کا پورا کرنا اپنا ایمانی فرض سمجھے گا۔

اس انجمن نے ابتدائی تعلیم دینیات کے لئے بھی ایک مدرسہ کھولا ہے بائیس روپیہ ماہواری ~~عہ~~ اوسکا خرچ ہے مگر سکرٹری صاحب نے اطلاع دی ہے کہ اس تعلیم مین کامیابی نہین ہوئی اور غالباً یہ جماعت توڑ دینی پڑیگی۔

ہمارے نزدیک اس قسم کے مدرسے یا مکتب قایم کرنے ایک بے بنیاد مذہبی خیال پر ہوتے ہین مگر درحقیقت اون سے نہ مذہبی کچھ فایدہ ہوتا ہے نہ قومی مگر انسان پیش پا افتادہ خیال سے خوش ہو جاتا ہے اور اصلی بات جس سے درحقیقت اسلام کو فایدہ پہونچنے والا ہے اسکی نگاہ سے چھپ جاتی ہے

انجمن اسلام کیمپ فیروزپور

یہ انجمن ۱۷ - فروری ۱۸۸۸ء کو بہ یادجوبلی قایم ہوئی - قرآن مجید پڑہانے کا مکتب قایم کیا ہے ساٹھہ لڑکے پڑہتے ہین اور الـعـہ تعمیر مکان مین خرچ ہوا ہے۔

انجمن اسلامیہ اٹاوہ

یہ انجمن اسی سال قایم ہوئی ہے اوسکا ارادہ ہے کہ عـہ ماہواری کے خرچ سے ایک اسکول قایم کرے جسمین قرآن مجید اور اُردو اور کسیقدر فارسی اور عربی اور انگریزی کی تعلیم ہو۔

انجمن اسلامیہ بانکی پور بہار

اس انجمن کا مقصد بخیال درستی خیالات آزادانہ عموماً مسلمانان اور خصوصاً طلبار انگریزی ہر مہینہ وعظ کہنے کے لئے جلسہ کرنا ہے۔

انجمن اسلامیہ ریاست رامپور روہیلکھنڈ

اس مجلس نے ایک مدرسہ قایم کیا ہی اور اوسکے اخراجات کے لئے پچاس روپیہ ماہواری سرکار

رامپور سے ملتا ہے۔

انجمن اسلامیہ بھاگلپور بہار

اس انجمن مین مسلمانونکی بہتری کی دعائین اور اسپیچین ہوتی ہین۔

انجمن اسلامیہ گیا۔ بہار

یہ انجمن اپریل ۱۸۹۹ء سے قایم ہوئی ہے گیا مین دس برس سے دو مدرسے قایم تھے ایک کا نام "مدرسہ فخاروفیہ" ہے جسمین صرف قرآن مجید پڑہایا جاتا ہے اور دوسرے کا نام "مدرسہ اسلامیہ" ہے جسمین قرآن مجید اور مضامین بھی مثل قدیم مکتبون یا مدرسون کے پڑہائے جاتے ہین۔ اس انجمن نے اس دوسرے مدرسہ کا اہتمام اپنے ذمہ لیا ہے ستر لڑکے پڑہتے ہین اور تیس روپیہ ماہواری کا خرچ ہے۔

جناب صدر انجمن۔ ہمارے دوست منشی نظیر علی صاحب ممبر اخوان الصفا کانپور نے (جہانتک اونکو دریافت ہوسکا) ایک فہرست انجمن ہاے اسلامی کی طیار کی ہے جنکی تعداد ایکسو تینتالیس تک پہونچ گئی ہے اور کچھہ شک نہین کہ انکے سوا اور بھی بہت سی انجمن ہاے اسلامی ہونگی جنکا حال اونکو دریافت نہوا ہو پس کسقدر افسوس کی بات ہے کہ تعداد انجمنون کی تو اسقدر ہے اور روز بروز بڑہتی جاتی ہے۔ مگر جب دیکھو کہ ان انجمنون نے قوم کے لئے کیا کیا تو معلوم ہوگا کہ کچھہ نہین۔

فہرست انجمنون کی جسپر منشی نظیر علی صاحب نے نظر ثانی کی ہے ذیل مین مندرج ہے

فہرست انجمن ہاے اسلامیہ ہندوستان مرتبۂ منشی نظیر علی صاحب ممبر محمدن ایجوکیشنل کانگریس و ممبر مجلس اخوان الصفا کانپور نقشہ نویس نہر گنگ کانپور

نمبر شمار	نام شہر	نام انجمن	نام عہدہ دار انجمن	سنہ ابتدا	کیفیت
			صوبہ پنجاب		
۱	امرتسر	انجمن اسلام	خان بہادر شیخ غلام حسن صاحب آنریری مجسٹریٹ	سنہ ۱۸۸۲ء	(۱) اشاعت علوم دینی و علوم مروجہ - (۲) اصلاح رفاہ قوم - (۳) اغراض قوم کا گورنمنٹ کی خدمت مین عرض کرنا - (۴) دیگر امور مفید قوم مین سعی کرنا اور تجاویز مناسب وقت عمل مین لانا - اس انجمن کے متعلق ایک اسکول ہے -
۲	امرتسر	انجمن تائید اسلام	بابو دین محمد صاحب	سنہ ۱۸۸۴ء	اعلی درجہ کی تعلیم مذہبی - اسکے متعلق ایک اسکول ہے -
۳	امرتسر	انجمن حمایت اسلام	مولوی شیخ عبد العزیز صاحب	سنہ ۱۸۸۵ء	(۱) تعلیم مذہبی کا انتظام تاکہ غیر مذہب کے اثر تعلیم سے مسلمانو کے لڑکے بچین - (۲) نابیناؤنکے حفظ قرآن کا انتظام - (۳) اہل اسلام کو طرز معاشرت - تہذیب اخلاق تحصیل علوم اتحاد و اتفاق کا شوق دلانا -

نمبر شمار	نام شہر	نام انجمن	نام عہدہ دار انجمن	سنہ ابتدا	کیفیت
					گورنمنٹ کی وفاداری کے نتائج سے واقف آگاہ رکھنا۔ (۴) واعظون کا مقرر کرنا۔ (۵) اسلامی انجمنون کے مقاصد پورا کرنے مین مدد کرنا اسکے متعلق زنانہ مدارس۔
۴	امرتسر	مجلس نوا محمدیہ	+	+	(۱) مسلمانون کے مذہبی امور۔ (۲) انتظام نکاح خوانی۔ (۳) اسکے مقاصد غیر ممبرون پر ظاہر نہین کرتے
۵	امرتسر	انجمن اصلاحی	مولوی عبدالعلی صاحب قاری میونسپل کمشنر پریسیڈنٹ	+	
۶	ایبٹ آباد	انجمن اسلامیہ	+	+	
۷	انبالہ شہر	انجمن اسلامیہ	الٰہی بخش صاحب پریسیڈنٹ	+	
۸	انبالہ شہر	انجمن اثنا عشر	+	+	اسکے متعلق ایک مدرسہ ہے۔
۹	امروہہ	انجمن اسلام	منشی شاہ بہارالدین صاحب	+	
۱۰	بٹالہ ضلع گورداسپور	انجمن حمایت اسلام	مولوی قدرت اللہ صاحب پریسیڈنٹ	+	
۱۱	بٹالہ ضلع گورداسپور	انجمن ہمدردی حیوانات	حاجی غلام محمد صاحب رئیس	+	
۱۲	بہیرہ ضلع شاہ پور	انجمن اسلام	+	+	

نمبر شمار	نام شہر	نام انجمن	نام عہدہ دار انجمن	سنہ ابتدا	کیفیت
۱۳	پشاور	انجمن اسلام	+	+	
۱۴	جالندہر	انجمن اسلام معہ ماتحت اسلام	سید تراب علی صاحب	۱۸۸۳ء	(۱) مسلمانوں کی مذہبی - اخلاقی - تعلیمی - تمدنی کی بہبودی - (۲) گورنمنٹ کی وفاداری دلوں میں پھیلانا - (۳) مسلمانوں کے حالات گورنمنٹ سے مودبانہ عرض کرنا - (۴) مسلمانوں کا آپسمیں اور دیگر قوموں سے اتفاق بڑہانا - اسکے متعلق ایک اسکول ہے -
۱۵	جالندہر	انجمن میران	منشی غلام جیلانی صاحب منصف	۱۸۸۶ء	فرقہ میران کی ترقی اور بہبودی کی تجویزیں کرنا -
۱۶	جالندہر چھاونی	انجمن غمخوار اسلام	+	+	(۱) مسلمان لڑکوں اور لڑکیوں کی تعلیم اور صنعت کا انتظام - (۲) مسلمانوں کی علمی و اخلاقی ترقی اتحاد قومی اور حب وطنی کا شوق پیدا کرنا - (۳) نابیناؤں کو حفظ قرآن کرانا - (۴) مساجد کی تعمیر ضروری - (۵) یتیموں اور بیوگان کی تعلیم و پرورش

نمبر شمار	نام شہر	نام انجمن	نام عہدہ دار انجمن	سنہ ابتدا	کیفیت
۱۷	جھنگ	انجمن حمایت اسلام	شیخ محمد امیر صاحب مدرس	۔	
۱۸	جہجر	انجمن اسلام	۔	۔	
۱۹	حصار	انجمن اسلام	میر امجد علی صاحب پریسیڈنٹ	۔	
۲۰	ڈیرہ اسمٰعیل خان	انجمن حمایت اسلام	حافظ سیف اللہ صاحب	۔	
۲۱	دہلی	انجمن اسلام	شاہزادہ مرزا سلیمان شاہ صاحب پریسیڈنٹ	۔	
۲۲	دہلی	انجمن خادم اسلام	مرزا عبداللہ صاحب	۔	
۲۳	روپڑ ضلع انبالہ	انجمن اسلام	شیخ غلام نبی صاحب	۔	اسکے متعلق ایک مدرسہ ہے۔
۲۴	سیالکوٹ	انجمن اسلام	۔	۔	
۲۵	سوہنہ ضلع گوڑگانوہ	انجمن اسلام	مولوی عبدالعزیز صاحب	۔	
۲۶	شملہ	انجمن نصرت الاسلام	مولوی عبدالقادر صاحب	۔	اسکے متعلق ایک مدرسہ ہے۔
۲۷	فیروزپور شہر	انجمن حمایت اسلام	منشی ولی اللہ صاحب	۔	
۲۸	فیروزپور چھاؤنی	انجمن اسلام	منشی رحیم الدین صاحب		
۲۹	گورداسپور	انجمن اسلام			
۳۰	گوجرانوالہ	انجمن اسلام			
۳۱	گجرات	انجمن اسلام	شیخ غلام حسین صاحب رئیس اعظم	سنہ ۱۸۸۳ء	
۳۲	جلالپور جٹاں گجرات	انجمن اسلام	منشی کرم الٰہی صاحب	۔	

نمبر شمار	نام شہر	نام انجمن	نام عہدہ دار انجمن	سنہ ابتدا	کیفیت
۳۳	لاہور	انجمن اسلام	خان بہادر محمد برکت علی صاحب	سنہ ۱۸۶۹ء	
۳۴	باغبان پورہ لاہور	انجمن اصلاح زمینداران	میان نظام الدین صاحب	سنہ ۱۸۰۴ء	
۳۵	لاہور	محمدن یونین کلب	میر ممتاز علی صاحب	سنہ ۱۸۸۶ء	
۳۶	لاہور	انجمن حمایت اسلام	منشی شمس الدین صاحب	سنہ ۱۸۸۴ء	(۱) مخالفین مذہب مقدس اسلام کے جواب تحریری یا تقریری تہذیب کے ساتھ دینے اور اس غرض کیواسطے واعظوں کا تقرر اور رسالہ کا اجرا وغیرہ وسایل کو عمل مین لانا۔ (۲) مسلمان لڑکون اور لڑکیونکی مذہبی تعلیم کا انتظام کرنا تاکہ وہ غیر مذہب والونکی مذہبی تعلیم کے اثر سے محفوظ رہین۔ (۳) اہل اسلام کو اصلاح طرز معاشرت اور تہذیب اخلاق و تحصیل علوم دینی و دنیوی و باہمی اتحاد و اتفاق کا شوق دلانا اور اسکے متعلق ایک مدرسہ ہے۔
۳۷	لاہور	انجمن نعمانیہ	مفتی سلیم اللہ صاحب	سنہ ۱۸۸۸ء	
۳۸	قصور ضلع لاہور	انجمن مفید عام	.	سنہ ۱۸۷۳ء	
۳۹	لدھیانہ	انجمن اسلام	مولوی نور محمد صاحب	.	اسکے متعلق ایک سکول ہے۔
۴۰	ملتان	انجمن اسلام	شیخ حسین بخش صاحب قریشی	.	
۴۱	منٹگمری	انجمن حمایت اسلام	منشی محمد نور اللہ صاحب	.	

نمبر شمار	نام شہر	نام انجمن	نام عہدہ دار انجمن	سنہ ابتدا	کیفیت
۴۲	وزیرآباد	انجمن اسلام	.	.	
		ممالک مغربی و شمالی			
۴۳	الہ آباد	رفاہ اسلام	مولانا حافظ محمد حسین صاحب پریسیڈنٹ	.	
۴۴	الہ آباد	محمدن یونین سوسائٹی	سید اکبر حسین صاحب		
۴۵	اٹاوہ	انجمن اسلام	مولوی بشیر الدین صاحب	۱۸۸۹ء	اسکے متعلق ایک مدرسہ ہے۔
۴۶	آگرہ	انجمن اسلام	.	.	
۴۷	بریلی شہر	انجمن اسلام	حکیم سید احمد حسین صاحب	.	
۴۸	بدایون	انجمن اسلام	حافظ حاکم ظہور احمد شاہ صاحب	.	
۴۹	بدایون	جوبلی محمدن ایسوسی ایشن	منشی افضل علی صاحب	.	
۵۰	بدایون	انجمن علمی	حافظ فضل اکرام صاحب	.	
۵۱	ڈیرہ دون	انجمن اسلام	مولوی اللہ دیا صاحب	.	
۵۲	رامپور	انجمن اسلام	.	.	اسکے متعلق ایک مدرسہ ہے۔
۵۳	روڑکی	انجمن اسلام	منشی مخدوم بخش صاحب ہیڈ منشی ورکشاپ	.	ایضاً
۵۴	سہارنپور	انجمن اسلام	خواجہ حسن احمد صاحب	.	
۵۵	علیگڈھ	محمدن سوسائٹی	آنریبل ڈاکٹر سید احمد خان بہادر کے سی ایس آئی ایل ایل ڈی		اسکے متعلق ایک کالج ہے۔

نمبر شمار	نام شہر	نام انجمن	نام عہدہ دار انجمن	سنہ ابتدا	کیفیت
۵۶	علیگڈھ	محمدن ایجوکیشنل کانگریس	آنریبل ڈاکٹر سر سید احمد خان بہادر کے سی ایس آئی آئی ایل ڈی	سنہ ۱۸۸۶ء	
۵۷	فتحپور	انجمن اسلام	مولوی محمد عبد الحق صاحب	۔	اسکے متعلق ایک مدرسہ ہے
۵۸	کانپور	انجمن تہذیب	منشی کالیخا الفضا صاحب وکیل	۔	
۵۹	کانپور	مجلس اخوان الصفا	منشی رحمت اللہ صاحب رعد	سنہ ۱۸۶۲ء	
۶۰	کاسگنج ضلع ایٹہ	انجمن اسلامیہ	محمد حسن علی خان صاحب	۔	
۶۱	مارہرہ ضلع ایٹہ	انجمن اسلام	حافظ محمد حاجی صاحب	۔	
۶۲	مرادآباد	انجمن اسلام	منشی عبد الرزاق صاحب	۔	
۶۳	میرٹھ	انجمن اسلام	سید محمد میر صاحب وکیل	۔	
			اودھ		
۶۴	بہرائچ	انجمن اسلام	۔	۔	
۶۵	خیرآباد ضلع سیتاپور	مشارع اسلام	منشی محمد عنایت علی صاحب	۔	
۶۶	رائے بریلی	انجمن اسلام	۔	۔	
۶۷	سندیلہ ضلع ہردوئی	"	سید نجم الدین صاحب	۔	
۶۸	گونڈہ	"	منشی نوازش احمد صاحب مدرس ہائی اسکول		
۶۹	لکھنو	"	منشی محمد اطہر علی صاحب وکیل ہائی کورٹ	سنہ ۱۸۷۵ء	

نمبر شمار	نام شہر	نام انجمن	نام عہدہ دار انجمن	سنہ ابتدا	کیفیت
۷۰	لکھنؤ	دارالاسلام	مولوی تیغ بہادر صاحب	سنہ ۱۸۸۷ء	
۷۱	٫٫	جماعت اسلام	مولوی فتح محمد صاحب	•	
۷۲	٫٫	انجمن گلشن مرتضوی	منشی سید حسین جعفر صاحب	•	
۷۳	٫٫	انجمن محمدی	نواب علی محمد خان صاحب پریسیڈنٹ	•	
۷۴	٫٫	انجمن خیر خواہ اسلام	منشی محمد جواد علی صاحب	•	
۷۵	٫٫	انجمن رفاہ اسلام	شیخ رضا حسین صاحب پریسیڈنٹ	•	
			راجپوتانہ		
۷۶	اجمیر شریف	انجمن معین الاسلام	مولوی محمد قمر الدین صاحب	•	
۷۷	٫٫	انجمن اسلام	محمد اللہ نور خان صاحب	•	
۷۸	٫٫	انجمن حامی اسلام	منشی الف خان صاحب	سنہ ۱۸۸۹ء	(۱) حمایت و اشاعت اسلام و تردید شبہات مخالفین اسلام۔ (۲) نومسلمونکی غور و پرداخت اور یتیموں اور مساکین کی پرورش۔ (۳) استحکام طریقہ حسن معاش و معاد و تقویت اتفاق و اتحاد اہل اسلام۔ (۴) تعلیم فوائد خاداری اتحاد اہل اسلام

نمبر شمار	نام شہر	نام انجمن	نام عہدہ دار انجمن	سنہ ابتدا	کیفیت
					باگورنمنٹ ۔ (۵) تقرر واعظین و اجراے رسالہ جات بنا بر تکمیل مقاصد ۔
۷۹	باندی کوئی	انجمن حمایت اسلام	منشی رحیم بخش صاحب	.	
۸۰	کوئٹہ	انجمن معین الاسلام	سید حسین شاہ صاحب مدرس	.	
۸۱	گوالیار لشکر	مدرسۃ الاسلام	منشی محمد حسین صاحب	.	اسکے متعلق ایک مدرسہ ہے ۔
			سندھ		
۸۲	سکھر	انجمن اسلام			
۸۳	شکارپور	〃			
۸۴	کراچی	〃	اخون حسن علی صاحب وکیل سلطان روم پریسیڈنٹ	.	
۸۵	کراچی چھاونی	مجمع محمدی	حاجی محمد شیر صاحب پریسیڈنٹ		
۸۶	کیاماڑی	انجمن اسلام	منشی محمد اشرف صاحب	.	
۸۷	گاڑی کھاتہ	〃	ملک فتح محمد صاحب	.	
۸۸	لاڑکانہ	〃	.	.	
			بمبئی احاطہ		
۸۹	امود ضلع بھروچ	انجمن اسلام	کنور عبداللہ خان صاحب	.	

نمبر شمار	نام شہر	نام انجمن	نام عہدہ دار انجمن	سنہ ابتدا	کیفیت
۹۰	احمد آباد گجرات	انجمن اسلام	سید عبد القادر صاحب	.	
۹۱	بمبئی	″	آنریبل بدر الدین طیب جی صاحب	.	
۹۲	″	انجمن تائید مسلمانان جدید	خان بہادر منشی غلام محمد صاحب	.	
۹۳	″	انجمن احباب	منشی عبد الکریم صاحب	.	
۹۴	″	انجمن اشاعت اسلام	ڈاکٹر حسین صاحب	.	
۹۵	پونا	انجمن اسلام	منشی ابراہیم صاحب	.	
۹۶	پونا چھاونی	واعظ الاسلام	منشی شمس الدین صاحب	.	
۹۷	جام نگر گجرات	دار الاخبار اسلامیہ	مولوی عبد الشکور موسی صاحب	.	
			ممالک متوسط		
۹۸	برہانپور ضلع نماڑہ	انجمن اسلام	مولوی محمد فخر الدین صاحب مدرس	.	
۹۹	جبلپور	″	مولوی علی احمد خان صاحب وکیل	.	اسکے متعلق ایک مدرسہ ہے ـ
۱۰۰	ناگپور چھاونی	انجمن حامی اسلام	میر جعفر حسین صاحب	.	

نمبر شمار	نام شہر	نام انجمن	نام عہدہ دار انجمن	سنہ ابتدا	کیفیت
			مدراس		
۱۰۱	ٹیکمال پال	انجمن اسلام	مدرسہ حسینیہ	.	اسکے متعلق ایک مدرسہ ہے۔
۱۰۲	بنگلور	"	قاضی شیخ شریف صاحب	.	
۱۰۳	ترچناپلی	"	.	.	
۱۰۴	ٹمکور میسور	"	.	.	
۱۰۵	ڈنڈی گل	"	سید مصطفیٰ البصر صاحب پریسیڈنٹ	-	
۱۰۶	راج منڈی	"		.	
۱۰۷	سیلم	"	.	.	
۱۰۸	مدراس	انجمن اسلام یعنی سنٹرل محمڈن ایسوسی ایشن	خان بہادر احمد محی الدین صاحب	.	
۱۰۹	"	انجمن مفید اہل اسلام	خان بہادر نظام الدین صاحب	.	
۱۱۰	میسور	مجلس اسلام حسن	مولوی ضیاء الدین صاحب مکی مدرس	.	اسکے متعلق ایک مدرسہ ہے۔
۱۱۱	وزیا نگر	انجمن اسلام	.	.	
۱۱۲	وسکاپٹم	"	.	.	
۱۱۳	ویلور	"	.	.	
			صوبہ بہار		
۱۱۴	آرہ ضلع شاہ آباد	انجمن اسلام	مولوی محمد یسین صاحب	.	

+

نمبر شمار	نام شہر	نام انجمن	نام عہدہ دار انجمن	سنہ ابتدا	کیفیت
۱۱۵	آرہ ضلع شاہ آباد	انجمن تہذیب اسلام		•	
۱۱۶	بانکی پور	انجمن اسلام	مولوی علی احسن صاحب	-	
۱۱۷	پٹنہ	انجمن اسلامیہ	•	•	
			بنگال		
۱۱۸	بھاگلپور	انجمن اسلام	مولوی محمد اسحق صاحب پریسیڈنٹ	•	
۱۱۹	״	انجمن تہذیب اسلام	مولوی سید لطافت حسین صاحب	•	
۱۲۰	برہ پورہ بھاگلپور	انجمن اسلام	ڈاکٹر ابو العلی عبد الرحیم صاحب	•	
۱۲۱	جمالپور	״	منشی محمد کاظم علی صاحب	•	
۱۲۲	چٹگام اسلام آباد	״	•	•	
۱۲۳	چھپرہ	״	•	•	
۱۲۴	حسین پور	״	منشی نور الٰہی صاحب	•	
۱۲۵	دیوان گنج	״	مولوی محمد محفوظ الحق صاحب	•	
۱۲۶	راج شاہی	״	•	•	
۱۲۷	شلانگ (آسام)	״	•	•	
۱۲۸	شیخوپورہ	محمدن ایسوسی ایشن	•	-	
۱۲۹	نمازپور	انجمن اسلام	محمد امانت اللہ صاحب پریسیڈنٹ	•	
۱۳۰	فریدپور	״	•	•	

نمبر شمار	نام شہر	نام انجمن	نام عہدہ دار انجمن	سنہ ابتدا	کیفیت
۱۳۱	کنڈلاسیین	"	مولوی محمد اسد علی صاحب	.	
۱۳۲	کوٹیا	"	مولوی غلام سرور صاحب	.	
۱۳۳	کلکتہ	انجمن مذاکرہ علمیہ	نواب عبداللطیف خان صاحب	.	
۱۳۴	"	سنٹرل نیشنل محمڈن ایسوسی ایشن	آنریبل سید امیر حسن خان صاحب سی آئی	.	
۱۳۵	کٹک (اڑیسہ)	انجمن اسلام	.	.	
۱۳۶	گیا	"	.	.	
۱۳۷	گوپال پور	"	منشی منہاج الدین صاحب	.	
۱۳۸	مونگیر	انجمن حمایت اسلام	مولوی رحمت اللہ صاحب	.	
۱۳۹	مدناپور	نیشنل محمڈن ایسوسی ایشن	.	.	
۱۴۰	میمن سنگھ	انجمن اسلام	.	.	
۱۴۱	موہن گنج	"	منشی محمد ابراہیم خان صاحب	.	
۱۴۲	ہوگلی	"	.	.	

برہما

نمبر شمار	نام شہر	نام انجمن	نام عہدہ دار انجمن	سنہ ابتدا	کیفیت
۱۴۳	رنگون	انجمن اسلام	مہتمم صاحب مدرسہ	.	اسکے متعلق ایک مدرسہ ہے۔

کیفیت نسبت خط و کتابت گورنمنٹ سے

اجلاس سالگذشتہ مین جو رزولیوشن نمبر ۲ و ۶ و ۷ پاس ہوئے تھے اونکی نسبت خط و کتابت عمل مین آئی تھی اور وہ خط و کتابت حسب تفصیل مندرجہ ذیل ہے -

متعلق رزولیوشن نمبر ۲

جو رزولیوشن نسبت اوقاف مسلمانان پاس ہوا تھا اوسکے متعلق ہمین نے ہز آنر لفٹنٹ گورنر اضلاع شمال و مغرب و اودہ اور ہز آنر لفٹنٹ گورنر پنجاب سے خط و کتابت کی - جو چٹھی ہمین نے ایجوکیشنل کانگریس کی طرف سے لکھی اور جو جوابات دونون گورنمنٹون سے آئے وہ یہ ہین -

نمبر ۳۶ و ۴۶ ۱۸۸۹ء ازطرف

آنریبل سید احمد خان بہادر کے سی ایس آئی آنریری سکرٹری محمدن ایجوکیشنل کانگریس علیگڈہ

بنام چیف سکرٹری گورنمنٹ اضلاع ممالک مغربی و شمالی و اودہ الہ آباد و سکرٹری گورنمنٹ پنجاب لاہور

بمقام علیگڈہ - مورخہ ۱۲ - مارچ ۱۸۸۹ء

صاحب من

مجھکو ممبران محمدن ایجوکیشنل کانگریس نے ہدایت کی ہے کہ مین آپکو یہ چٹھی لکھون اور اسلئے مین آپ سے درخواست کرتا ہون کہ آپ از راہ عنایت اس چٹھی کو بحضور ہز آنر لفٹنٹ گورنر بہادر کی خدمت مین حضور ممدوح کی توجہ کے لئے پیش کرین -

محمدن ایجوکیشنل کانگریس کے اجلاس مین جو گذشتہ دسمبر مین بمقام لاہور منعقد ہوا اور جسمین صوبہ جات پنجاب اور اضلاع شمال و مغرب اودہ کے معزز اشخاص جنکی تعداد ایک ہزار سے زاید تھی جمع ہوئے تھے مسلمانونکی تعلیم پر غور کیا گیا اسی درمیان مین مسلمانون کے اوقاف کی نسبت جو کلام

یا جزاً واسطے تعلیم کے یا بلا بیان افظ تعلیم واسطے کار خیر یا بہتری مسلمانون کے وقف ہین جسمین ضمناً تعلیم بہی داخل ہے بحث ہوئی اور تمام ممبرون کی جو حاضر تہے گورنمنٹ آف انڈیا کے رزولیوشن مورخہ ۱۵- جولائی ۱۸۸۵ع کی طرف توجہ مبذول ہوئی اور تمام ممبرون کو نہایت افسوس ہوا کہ صرف گورنمنٹ بنگال نے اُس رزولیوشن کے مطابق ایک کمیٹی مقرر کی مگر گورنمنٹ پنجاب اور گورنمنٹ اضلاع شمال و مغرب و اودہ نے کوئی ایسی کمیٹی جسکی ہدایت اُس رزولیوشن مین ہے مقرر نہین کی اور اسلئے کانگریس نے بالاتفاق مندرجہ ذیل رزولیوشن پاس کیا۔

" اس مجلس کی یہ رائے ہے کہ صوبہ پنجاب اور اضلاع شمال و مغرب و اودہ مین گورنمنٹ آف انڈیا کے رزولیوشن مورخہ ۱۵- جولائی ۱۸۸۵ع کے جو نسبت اوقاف مسلمانان نافذ ہوا ہے اور جس سے مسلمانونکی تعلیم کو اعانت پہونچنی متصور ہے پورے طور پر جس سے مسلمانون کو کافی طمانیت ہو تعمیل ہونی چاہیئے اور اسلئے کانگریس کو لازم ہے کہ اُن صوبون کے گورنمنٹون سے اسکے عمل درآمد ہونے اور اسکے مطابق کارروائی ہونیکی درخواست کرے"۔

بموجب اس رزولیوشن کے مجھکو ہدایت ہوئی ہے کہ مین کانگریس کی جانب سے گورنمنٹ پنجاب اور گورنمنٹ اضلاع شمال و مغرب و اودہ کی خدمت مین درخواست پیش کرون۔

جہان تک کہ کانگریس کو معلوم ہوا ہے وہ یہ سمجھتی ہے کہ گورنمنٹ پنجاب نے ابتک کوئی کارروائی نسبت اس رزولیوشن کے نہین کی- مگر گورنمنٹ اضلاع شمال و مغرب و اودہ نے جیسا کہ چٹھی سکرٹری گورنمنٹ نمبر $\frac{2\,6\,0\,2}{3 - 2\,8\,7\,9}$ مورخہ ۲۶ دسمبر ۱۸۸۵ع بجواب چٹھی سکرٹری محمدن ایجوکیشنل کانگریس و سکرٹری محمدن اینگلو اورئنٹل کالج علیگڈہ سے پایا جاتا ہے کچہہ کارروائی کی ہے جس سے ہم مسلمانان مطلق واقف نہین ہین اور نہ اس صوبہ کے باشندگان کو یہ معلوم ہوا ہے کہ کس طریقہ پر وہ کارروائی ہوئی۔

جو کارروائی گورنمنٹ اضلاع شمال و مغرب و اودہ نے کی اُسکا نتیجہ اُس چٹھی سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اضلاع شمال و مغرب اودہ مین ایسے قلیل اوقاف ہین جن سے مسلمانونکی تعلیم کو امداد نہین پہنچ سکتی مگر میمبران ایجوکیشنل کانگریس جہانتک کہ اونکو معلومات ہے نہایت ادب سے اسبات کے کہنے کی اجازت چاہتے ہین کہ وہ اونکو طمانیت بخش نہین ہے -

قطع نظر اسکے جو رزولیوشن گورنمنٹ آف انڈیا کا تھا اور جسکے مطابق ایک کمیٹی مقرر ہوکر جسمین مسلمان بھی شریک ہوئے اوقاف تحقیق ہونے چاہئے تھے اور اُس طریقہ سے تحقیقات ہونیکے بعد جو نتیجہ حاصل ہوتا اُسکے تسلیم کرنے مین کچھ عذر نہین ہوسکتا مگر جبکہ اُس رزولیوشن کے مطابق کوئی کمیٹی مقرر نہین ہوئی اور نہ مسلمانون کو اون اوقاف کے دریافت کے لئے موقع دیا گیا تو جو نتیجہ بیان ہوا ہے اوس سے مسلمانون کو جنکو خاص تعلق اون اوقاف سے ہے طمانیت حاصل نہین ہوسکتی -

ان تمام حالات پر غور کرنے سے ظاہر ہے کہ درحقیقت گورنمنٹ آف انڈیا کے رزولیوشن کی تعمیل اسوقت تک نہ گورنمنٹ پنجاب مین ہوئی ہے اور نہ گورنمنٹ اضلاع شمال و مغرب و اودہ مین اسلئے محمدن ایجوکیشنل کانگریس کی نہایت ادب کے ساتھ گورنمنٹ پنجاب اور گورنمنٹ اضلاع شمال و مغرب اودہ سے یہ درخواست ہے کہ مسلمانون کے اوقاف کی نسبت گورنمنٹ آف انڈیا کے رزولیوشن کے مطابق کمیٹی مقرر کی جاوے -

ایجوکیشنل کانگریس کے ممبرون نے جنھون نے مجھے اونکی طرف سے آپکو اس چٹھی کے لکھنے کی ہدایت کی ہے اُس رپورٹ پر جو بنگالہ کے محمدن ایجوکیشنل اڈوسنٹ کمیٹی نے کی ہے بخوبی غور کیا ہے اور وہ اس نتیجہ پر پہونچے ہین کہ اوس کمیٹی کی کارروائی بھی جیسا کہ خود اُسکے ممبرون نے تسلیم کیا ہے کافی طمانیت کے لایق نہین ہوسکتی پس اگر گورنمنٹ پنجاب اور گورنمنٹ اضلاع شمال و مغرب و اودہ

اگر اُس رزولیوشن کے مطابق کمیٹیان مقرر کرنے پر مائل ہو تو اوس کمیٹی کے سئے کوئی ایسا قاعدہ رکہنا مناسب ہے جسکے ذریعہ سے وہ ہر ضلع سے بذریعہ صاحب کلکٹر حالات اوقاف کے دریافت کر سکے اور جو کچہہ کاغذات متعلق اوقاف دفتر کلکٹری یا دفتر بندوبست مین ہین اونکو دیکہہ سکے یا کسی دستاویزون کا جو لوگون کے پاس متعلق اوقاف ہون اُنکو بذریعہ صاحب کلکٹر طلب کرکے ملاحظہ کر سکے۔

قبل اسکے کہ ہر قسم کے کل محمدن اوقاف کی جو کسی ضلع مین ہون ایک فہرست مکمل نہ بن جاوے اور اونکے حالات اور اغراض وقف سے معلوم نہ ہو جاوین اُسوقت تک اسبات کی تنقیح نہین ہو سکتی کہ کون سے اوقاف صرف مذہبی یا نیم مذہبی ہین اور کون سے ایسے ہین جو کلاً یا جزاً تعلیم سے علاقہ رکہتے ہین اسلئے کمیٹی کو ہر ضلع کے محمدن اوقاف کی خواہ وہ کسی قسم کے ہون ایک فہرست بنانی پڑیگی اور ہر ایک کا مقصد وقف دریافت کرنے کے بعد اسے قایم کرسکیگی کہ کون سے اوقاف سے محمدن ایجوکیشنل کو مدد پہونچ سکتی ہے ۔

بنگالہ کی کمیٹی کے ممبرون مین ایک ناپسندیدہ اختلاف راے اس امر مین واقع ہوا تھا کہ محمدن اوقاف کی آمدنی انگریزی تعلیم مین خرچ ہو سکتی ہے یا نہین ۔ لیکن کانگریس کے ممبرون کے نزدیک اس بحث کو طول دینا ضرور نہین ہے کیونکہ اگر ان اوقاف کی مدنیون سے مسلمانون کی تعلیم مین کچہہ مدد پہونچ سکے تو وہ روپیہ بغیر کسی اختلاف کے عربی و فارسی زبان کے ترقی تعلیم مین جو یونیورسٹی کورس کا ایک جزو ہے یا اوس طریقہ تعلیم مذہبی مین جسکی اجازت گورنمنٹ پنجاب نے اپنے رزولیوشن نمبر ۱۴۲ مورخہ ۲۵ ۔ جولائی ۱۸۸۸ء مین دی ہے یا اُن ایڈیڈ یا پرایوٹ اسکولونمین جہان دنیاوی تعلیم کے ساتہہ مذہبی تعلیم بہی شامل ہے اُس سے امداد پہونچ سکیگی ۔

آپکا تابعدار ۔ سید محمد ۔ آنریری سکرٹری ایجوکیشنل کانگریس ۔

جواب از طرف گورنمنٹ اضلاع شمال و مغرب و اوده

نمبر ٨٧٥ / ٣١-٢٨ سنہ ۱۸۸۹ء

III -

از طرف — سکرٹری گورنمنٹ شمال و مغرب و اوده

بنام — آنریری سکرٹری محمڈن ایجوکیشنل کانگریس علیگڈه — مورخہ نینی تال ۲ - مئی سنہ ۱۸۸۹ء

صاحب من -

مجھکو ہدایت ہوئی ہے کہ مین آپکی چٹھی نمبر ٦٣ مورخہ ١٢ - مارچ سنہ ۱۸۸۹ء کا اقبال کرون جسمین کہ آپنے لکھا ہے کہ کوئی قابل اطمینان کارروائی متعلق رزولیوشن گورنمنٹ آف انڈیا ہوم ڈیپارٹمنٹ نمبر ٢١٥٠٢ مورخہ ١٥ - جولائی سنہ ۱۸۸۵ء کے اس گورنمنٹ نے نہین کی جسمین کہ محمدن تعلیمی اوقاف کے انتظام اور برتاؤ کی نسبت تحقیقات کا حکم تھا -

بجواب اوسکے مین ایک فہرست اون اوقاف کی بھیجتا ہون جو کل یا جزو متعلق تعلیم ہے اور جنکی نسبت بورڈ نے لکھا ہے کہ یہ اضلاع شمال و مغرب مین سنہ ۱۸۸٦-۸۵ء مین موجود تھین - اور نیز مین آپ سے درخواست کرتا ہون کہ آپ براہ مہربانی اپنی اعلیٰ حالت کے ذریعہ سے یہ بتائین کہ اس گورنمنٹ کی تحقیقات نامکمل ہے اور کوئی اوقاف اوسمین درج ہونے سے رہ گئے ہین تاکہ ہز آنر لفٹنٹ گورنر اس قابل ہون کہ وہ آپکی درخواست پر کمیشن کے تقرر کا فیصلہ کرین - جسکے مقرر ہونے سے اس فہرست کا نامکمل ہونا معلوم ہو جائیگا -

مین ہون آپکا تابعدار

جے پاور

برائے سکرٹری گورنمنٹ

واضح ہو کہ اسبات کا دریافت ہونا کہ اون اوقاف مین سے جو اس فہرست مین مندرج نہین ہین کہ کون سے اوقاف ایسے ہین جو جزو یا کل تعلیم سے علاقہ رکھتے ہین ایجوکیشنل کانگریس کی طاقت سے باہر ہے -

جواب از طرف گورنمنٹ پنجاب

نمبر ۲۲۵

منجانب کرنل ڈبلیو ایم ہالرائیڈ انڈر سکریٹری گورنمنٹ پنجاب ہوم (تعلیم) ڈپارمنٹ

بنام

آنریبل سر سید احمد خان بہادر کی سی آیس آئی آنریری سکریٹری محمدن ایجوکیشنل کانگریس علیگڈہ

مورخہ ۲۷ - جون ۱۸۸۹ء

صاحب من

۳۲۹ مورخہ ۸ - دسمبر ۱۸۸۸ء
۶۴ مورخہ ۱۲ - مارچ ۱۸۸۹ء

مین بہ ہدایت نواب لفٹنٹ گورنر بہادر آپکی چٹھیات مندرجہ حاشیہ کا اقبال کرتا ہون جو در بارۂ تقرر کمیٹی بغرض تحقیقات اوقاف مسلمانان متعلق تعلیم صوبہ پنجاب مین ستے اور ہز آنر کے احکام اوسکے متعلق تحریر کرتا ہون -

۲ - یہ کمیٹی جسکے تقرر کا ذکر گورنمنٹ آف انڈیا کے رزولیوشن ۱۵ - جولائی ۱۸۸۵ء فقرہ ۱۹ مین تہا ایک کمیٹی تہی جو صرف انتظام اور برتاؤ اوقاف مسلمانان متعلق تعلیم کے دیکھنے کے لئے ہر ایک صوبہ مین مقرر کی جاتی - اوسکا یہ کام نہ تہا کہ پرانے اوقاف کو وہ جانچتی اور اون پر رپوٹ کرتی وہ صرف موجودہ اوقاف پر توجہ کرتی - یہ بات ظاہر ہے کہ پرانے اوقاف جو برٹش حکومت سے پیشتر کے ہین اُنپر اب غور نہین ہو سکتا - نہ گورنمنٹ انڈیا کے اسکے لئے کوئی احکام تہے -

۳ - سر چارلس ایچیسن نے اسپر پورا غور کیا اور گورنمنٹ آف انڈیا کو رپوٹ کی کہ تعداد تعلیمی اوقاف کے

پنجاب مین ایسی کم ہے کہ کمیٹی کے تقرر سے کوئی فایدہ ہوگا بلکہ اوس سے جو نا امیدی ہوگی وہ مضر ہوگی - گورنمنٹ آف انڈیا نے اون سے اتفاق کیا اور کوئی زیادہ کارروائی نہین ہوئی -

۴ - سر جیمیس لایل کی بھی یہی راے ہے جو اونکی تھی - تعلیمی اوقاف مسلمانون کے صرف جنکو کہ ہز آنر جانتے ہین اعتماد الدولہ اور فتحپوری فنڈ دہلی مین ہین اور بعض مسلمان اوقاف متعلق پنجاب یونیورسٹی کے ہین سر جیمیس لایل کو یقین ہے کہ اب تک اونکا انتظام عمدہ ہے - ان وجوہات سے مین اطلاع دیتا ہون کہ لفٹنٹ گورنر مسلمانی تعلیمی اوقاف کے متعلق اس مسئلہ کے تحقیقات کرنیکے لئے کمیٹی کے تقرر سے انکار کرتے ہین -

۵ - فی الحال ہز آنر نے اس مسئلہ کو لیا ہے کہ وہ عمارت جسمین پولس بارک اور ہسپتال ہے اینگلو عربک اسکول دہلی کے لئے واپس دیدیا جاوے جسکی کہ اعتماد الدولہ فنڈ سے امداد ہوتی ہے - جسوقت کم فنڈ کا فی ملتا ہے پولس بارک بنانے کے لئے تو یہ عمارت کمیٹی منتظم مدرسہ کو سپرد کردی جاویگی جسمین کل مسلمان شامل ہین -

۶ - اگر محمدن ایجوکیشنل کانگریس جو خاص مثال بتادے جو قابل تحقیقات ہو تو لفٹنٹ گورنر اوسکی تحقیقات کرنیکے لئے تیار ہونگے -

آپکا خادم

ڈبلیو ایم ہال رایڈ

انڈر سکریٹری گورنمنٹ پنجاب

متعلق رزولیوشن نمبر ۶

جو رزولیوشن اجلاس ایجوکیشنل کانگریس سے نسبت رعایت فیس مسلمان طالب علمان کم استطاعت پاس ہوا تھا اوسکو مین نے بذریعہ چٹھی مورخہ ۲۳ - جولائی ۱۸۹۰ء گورنمنٹ پنجاب کے سامنے پیش کیا

اور اوسکے جواب مین جو چٹھی انڈر سکرٹری گورنمنٹ پنجاب کی آئی ہے وہ اجلاس مین پیش کرتا ہون
اور وہ یہ ہے -

جواب از طرف گورنمنٹ پنجاب

نمبر ۳۱۰

از جانب کرنل ڈبلیو آر ایم ہال رائڈ صاحب بہادر -

انڈر سیکرٹری گورنمنٹ پنجاب صیغہ تعلیم

بخدمت آنریبل سر سید احمد خان بہادر کے سی ایس آئی ایل ایل ڈی

سکرٹری محمڈن ایجوکیشنل کانگریس علیگڈہ

لاہور ۱۰ - اکتوبر ۱۸۸۹ء

صاحب من -

مین بہ ہدایت گورنمنٹ آپکی چٹھی مورخہ ۲۲ - جولائی ۱۸۸۹ء کی رسید کا اقرار کرتا ہون، جسکے ذریعہ سے اوس رزولیوشن کی ایک نقل رسال کی گئی تھی جو ماہ دسمبر ۱۸۸۸ء مین محمڈن ایجوکیشنل کانگریس کے اجلاس مین بمقام لاہور باین مضمون منظور ہوا تھا کہ گورنمنٹ پنجاب سے یہ درخواست کیجاوے کہ مسلمانون کے افلاس کے لحاظ سے فیس تعلیم کے باب مین اونکے حق مین کوئی خاص رعایت منظور فرمایا اور حسب ذیل اوسکا جواب عرض کرتا ہون -

پنجاب کے مجموعہ قواعد تعلیم کے احکام کے بموجب کاشتکارون کے تمام لڑکے جو سرکاری بورڈ اور امدادی مدرسون کے پرایمری ڈپارٹمنٹون مین پڑہتے ہون فیس کے ادا کرنے سے معاف کئے گئے ہین باستثناء پرایمری ڈپارٹمنٹ اینگلو ورنیکولر اسکولون کے جہان کہ نصف فیس لیجاتی ہے -
کاشتکارون کے لڑکون کے علاوہ جو قاعدہ مذکور الصدر کے بموجب داخل ہون وہ لڑکے جنکے

والدین یا سرپرست اسقدر غریب ہون کہ فیس کے ادا کرنے کا مقدور نہ رکہتے ہون اپر پرائمری ڈپارٹمنٹون مین طالب علمون کی کل تعداد مندرجہ رجسٹر کے لحاظ سے دس فیصدی کی حد تک اور سیکنڈری ڈپارٹمنٹون مین پانچ فیصدی کی حد تک بلا ادائے فیس کے داخل کئے جا سکتے ہین اور جن لڑکون کے والدین یا سرپرست اپر پرائمری فیس کے ادا کرنیکا مقدور نہ رکہتے ہون وہ کالج ڈپارٹمنٹون مین کل تعداد طالب علمون مندرجہ رجسٹر کے لحاظ سے پانچ فیصدی کی حد تک بنصف فیس پر اور جو طالبعلم کالج مین پڑہتے ہین وہ بوجہ افلاس کل کی تعداد مندرجہ رجسٹر کے لحاظ سے دس فیصدی کی حد تک نصف فیس پر داخل کئے جا سکتے ہین۔

یہ بات قرار دیگئی ہے کہ جسقدر فری تعداد طالب علمونکی پرائمری ڈپارٹمنٹون مین منظور کی گئی ہے اوسمین سے ایک نصف اور ایک نصف تعداد فری طالب علمونکی اور ایک نصف اوس تعداد کا جو نصف فیس پر سیکنڈری ڈپارٹمنٹون مین منظور کی گئی ہے اور ایک نصف اوس تعداد کا جو نصف شرح پر کالجون مین منظور کی گئی ہے مسلمانون کے واسطے اور باقی نصف ہر ایک صورت مین ہندو یا سکہہ قوم کے لڑکون کے واسطے جنکے والدین غریب ہون مخصوص کیا جاوے اس قاعدہ کے ساتھہ یہ شرط لگی ہوئی ہے کہ مسلمانون کے لڑکے جنکے والدین غریب ہون اس قسم کی کسی تعداد پر داخل ہوتے جو نصف سے زیادہ ہر اوسمین ہندو یا سکہہ قوم کے لڑکے داخل ہوئے ہون بعد اسکے کہ یہ تعداد دو مہینہ سے زیادہ عرصہ تک خالی رہی ہو مستحق تصور کئے جاوینگے اور علی ہذا جو تعداد طالب علمونکی مسلمانون سے خالی رہیگی اوسپر ہندوون کے لڑکے داخل ہو سکینگے اور یہ قاعدہ اون مدرسون سے متعلق نہین ہے جو خاصکر ہندوون یا سکہون یا مسلمانون کے واسطے مخصوص ہون۔

قاعدہ مندرجہ صدر مسلمانون کے بچون کے حق مین اون تمام صورتون مین نہایت مفید ہے

جبکہ فرقہ مذکور کے لڑکون کی تعداد قلیل ہو اور خاصکر جبکہ یہ لڑکے بیشتر حالت افلاس مین ہون - نیز گورنمنٹ نے مسلمانون کے درمیان تعلیم کو سہولیت دینے کیواسطے جوبلی اسکالرشپون کے مقرر کرنے سے جو صرف مسلمانونکو مل سکتی ہین بہت کچھہ کیا ہے -

یہ نہین معلوم ہوتا ہے کہ جو کچھہ اس باب مین اب تک ہو چکا ہے اُس سے زیادہ کرنے کی کوئی عام ضرورت ہے اور جو فیس مسلمان اور رعایا کے دوسرے فرقے ادا کرتے ہین اوسکی شرح کے درمیان کسی عام امتیاز کا قرار دینا باعث رشک ہوگا لیکن صاحب ڈائرکٹر بہادر سرشتہ تعلیم کو خاص طور پر اون معافیات کو وسعت دینے کا اختیار دیا گیا ہے جنکی اجازت مجموعہ قواعد مین دیگئی ہے اور صاحب موصوف کو انسپکٹران مدارس کے ذریعہ سے اس امر کی نسبت تحقیقات کرنیکی ہدایت کیجاویگی کہ آیا صوبہ پنجاب مین ایسے مقامات ہین جہان کہ مسلمان خاصکر افلاس کی وجہ سے مدرسہ مین پڑہنے سے باز رہتے ہین اور اگر یہ صورت ثابت ہوگی تو صاحب موصوف اس قسم کے انتظامات کرینگے جو مناسب معلوم ہونگے -

آپکا خادم

اے لیوس ہیڈ اسسٹنٹ

بعوض انڈر سیکرٹری گورنمنٹ پنجاب صیغہ ہوم و تعلیم

متعلق رزولیوشن نمبر ۷

اجلاس ایجوکیشنل کانگریس سے جو رزولیوشن اس مراد سے پاس ہوا تھا کہ اور گورنمنٹون سے درخواست کیجاوے کہ جسطرح گورنمنٹ پنجاب نے خارج از وقت تعلیم اسکول مذہبی تعلیم کی اسکولون مین اجازت دی ہے اسیطرح اور گورنمنٹون سے بھی اجازت ہو چنانچہ مین نے اس رزولیوشن کو بذریعہ چٹھی مورخہ ۲۳ - جولائی ۱۸۸۹ع گورنمنٹ اضلاع شمال و مغرب و اودہ مین پیش کیا ہے

مگر ابھی تک جواب نہین آیا۔

مگر مین اجلاس کو ایک خاص عملی کارروائی کیطرف متوجہ کرنا چاہتا ہون جو انجمن امامیہ مراد آباد نے کی ہے اور اوس نے ثابت کر دیا ہے کہ جس مقصد کے حصول کے لئے گورنمنٹ سے اجازت چاہی جاتی ہے اگر توجہ کی جاوے تو ہم خود اوسکو بخوبی انجام دیسکتے ہین چنانچہ اوس انجمن کے حالات ذیل مین مندرج ہین۔

انجمن امامیہ مراد آباد

یہ انجمن ساتوین اپریل ۱۸۸۹ء سے مراد آباد مین قایم ہوئی ہے اوس نے ۱۸۔ اگست ۱۸۸۹ء سے اپنے ماتحت ایک مدرسہ جاری کیا ہے۔ مقصود اوسکا یہ ہے کہ مذہب شیعہ کے جو لڑکے گورنمنٹ کی درسگاہو مین دنیاوی تعلیم پاتے ہین اونکو تعلیم دینیات کی دے۔ اور جو لڑکے کہ ابتداءً اس مدرسے مین داخل ہون اونکو ضروری تعلیم دیکر گورنمنٹ درسگاہون مین داخل کرے اور تعلیم دینیات کو اونکے واسطے جاری رکھے۔ چنانچہ یہ انجمن بخوبی کارروائی کر رہی ہے اور یہ ایک نظیر اسبات کی ہے کہ ہر ایک ضلع مین جو اس قسم کی تعلیم دینے کے خواہان ہین خواہ شیعہ ہون خواہ سنی بطور اس قسم کی تعلیم نہایت آسانی سے دے سکتے ہین اور گورنمنٹ سے ایسے امور کی درخواست کی ضرورت نہین ہے۔

باقی رزولیوشن جو پاس ہوئے اونکی تعمیل کی نسبت کوئی اطلاع مجھکو حاصل نہین ہوئی ہے

علیگڈھ
۲۷۔ دسمبر ۱۸۸۹ء

سید احمد
سکرٹری محمڈن ایجوکیشنل کانگریس

واضح ہو کہ اجلاس چہارم محمڈن ایجوکیشنل کانگریس کے ختم ہونیکے چندروز بعد اور قبل چھاپہ ہونے اس روئداد کے گورنمنٹ اضلاع شمال ومغرب کا جواب بنسبت رزولیوشن نمبر ۲ کے سکرٹری

پاس پہنچا ہے اور اسلیے مناسب ہے کہ وہ جواب بھی اسی مقام پر چھاپ دیا جاوے ۔

ترجمہ جواب گورنمنٹ اضلاع شمال مغرب و اوده

نمبر ۲۴ ۷ حرف ای / ۳ – ۲۹۶ – ۶۵ بابت سنہ ۹۰ء

منجانب سیکرٹری گورنمنٹ ممالک مغربی و شمالی

بخدمت جملہ چیرمین دسٹرکٹ بورڈ ممالک مغربی و شمالی و اوده

از نینی تال مورخہ ۲۳ – مئی سنہ ۹۰ء

جنرل آرڈر نمبر ۲۱۰۱ حرف ای / ۳ – ۲۹۶ – ۴ مورخہ ۱۰ – اکتوبر سنہ ۸۹ء جسکا یہ مضمون تہا کہ ان ممالک ضلع اسکولون مین خارج از اوقات مدرسہ مذہبی تعلیم دیجاوے – اوسکے متعلق جوابات بحضور جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر آگئے ہین اور حضور ممدوح نے اونپر غور فرمایا ہے ۔

کثرت راے اور غلبہ اس امر کے خلاف معلوم ہوتا ہے کہ موجودہ طرز تعلیم مین کوئی تبدیلی کیجاوے یا ایسی تعلیم اختیار اور راے پر چہوڑ دیجاوے کیونکہ ان ممالک مین مختلف اقوام آباد ہین اور مختلف مذہب کے باشندے ہین جنمین اکثر بعض صورتون مین بسبب اختلاف مذہب کے تکرار و عداوت و باہمی رنجش رہتی ہے ۔

بعض بورڈ مین نے یہ راے ظاہر کی ہے کہ کہنے مین یہ مسئلہ کہ مذہبی تعلیم کے ترقی مین کوشش کیجاوے بہت عمدہ اور آسان ہے لیکن ممکن نہین ہے کہ اس سلسلہ کے جاری کرنے سے لوگون کے مذہبی خیالات اور توہمات مین برانگیختگی نہ ہو یا مختلف مذاہب کے لوگون مین ایک قسم کی رنجش نہ ہو اور اونکے خیالات نہ بھڑکین اور ایسے قواعد کے بنانے مین جو ان خرابیون کو مناسب طور سے رفع کرسکین اب بہی مشکلات پیش آتی ہین – جو بورڈ مین یہ خیال کرتے ہین کہ اس باب مین

گورنمنٹ آف انڈیا کی خواہش پورا کرنیکی کوشش کرنیمین کوئی اعتراض نہین ہے یا زہ جو اس راے سے موافق ہین اونمین سے اکثرون کی یہ خواہش معلوم ہوتی ہے کہ خط موخہ ۱۰ - اکتوبر ۱۸۸۹ع کی روسے پیراگراف مین جو شرایط مندرج ہین اونپر عمل ضروری ہے -

حضور نواب لفٹنٹ گورنر بہادر کی دلی خواہش یہ ہے کہ گورنمنٹ کی یہ خواہشین عمل مین لائی جاوین لیکن بدین وجوہات ڈسٹرکٹ بورڈس کو کسی خاص طریقہ کے اختیار کرنے پر مجبور نہین کرنا چاہتے -

تمام مشکلات اور خرابیان جو بورڈس سکولون مین مذہبی تعلیم دینے سے پیدا ہوتی ہین آپکے حضور ممدوح کی پیش نظر ہین حضور ممدوح بخوشی اس امر کو بورڈس کی راے پر چھوڑتے ہین - بورڈس اس امر کا خیال رکھینگے کہ گورنمنٹ آف انڈیا کی یہ خواہش ہے کہ جن اضلاع مین یہ عمل ہوسکے وہان عمل درآمد کیا جاوے لیکن ہمکو یقین کامل ہے کہ بورڈ اپنے اختیارات کے عمل مین لانے مین بہت ہوشیاری اور دانائی کو کام مین لاوینگے قبل اسکے کہ موجودہ طرز تعلیم مین کوئی تغیر اور تبدیلی کرین -

مین آپ سے درخواست کرتا ہون کہ ایکا بورڈ اگر اسکے متعلق قواعد بنانے ضروری سمجھے تو اوسکا نقل مسودہ گورنمنٹ کی اطلاع اور منظوری کے لئے بہیجی جاوے -

دستخط - جے بی تامسن - سکرٹری گورنمنٹ ممالک مغربی وشمالی و اودہ

بجواب خط آنریبل سید احمد خان بہادر کے سی ایس آئی ایک نقل اسکے معہ نقل خط نمبری ۲۱۰۱ حرف اے مورخہ ۱۰ - اکتوبر ۱۸۸۹ع اونکی خدمت مین بغرض اطلاع بہیجی جاوے -

بحکم

دستخط ایچ ڈبلیو پائیک

انڈر سیکرٹری گورنمنٹ ممالک مغربی وشمالی و اودہ

نمبر ۲۱۰۱ حرف ای / ۳ - ۲۹۹ - ۳ بابت ۱۸۹۰ء

منجانب سیکرٹری گورنمنٹ ممالک مغربی شمالی و اودھ

بخدمت جملہ پریسیڈنٹ ڈسٹرکٹ بورڈس ممالک مغربی شمالی و اودھ

نینی تال مورخہ ۱۰ - اکتوبر ۱۸۹۰ء

جناب من

مجھکو ہدایت کیگئی ہے کہ خلاصہ خط ہوم ڈپارٹمنٹ گورنمنٹ آف انڈیا کا جسمین ایجوکیشن کمیشن کی راے دربارہ تعلیم مذہبی درج ہے آپکے پاس بغرض اطلاع بھیجون آپ اپنے ضلع کے بورڈ کو اس سے مطلع کرین - یہ تحریک کیگئی ہے (۱) کہ اگر مذہبی تعلیم خاص مکان مدرسہ مین علاوہ اوقات مدرسہ کی دیجاوے تو وہ ضرور اون قواعد کے موافق ہو جو لوکل اتھارٹیز اوسکے لئے بناوین - لوکل اتھارٹیز اس امر کے ذمہ دار ہین کہ ایسا انتظام کرین جو ہر مذہب و ہر فرقہ کے لوگونکی مرضی کے موافق ہو (۲) اس قسم کی تعلیم کسی طالبعلم کو جو بورڈ اسکول مین خاص مدرسہ کے مکان مین تعلیم پاتا ہے بغیر مرضی اوسکے والدین یا بزرگون کے نہ دیجاوے - (۳) کسی حالت مین کوئی مدرس ملازم مدرسہ بلا مرضی خود مذہبی تعلیم دینے پر مجبور نہ کیا جاوے اور نہ پبلک فنڈ سے کوئی خرچ مذہبی تعلیم کی بابت دیا جاوے -

مین درخواست کرتا ہون کہ آپکا بورڈ اس معاملہ مین جیسا مناسب وقت سمجھے اوسکے موافق عمل کرے یا یہ کہ ان ممالک کے ضلع اسکولون مین خارج از اوقات مدرسہ مذہبی تعلیم دینے کا مسئلہ اونکی راے اور اختیار پر چھوڑا گیا ہے - اسکا نتیجہ بغرض اطلاع و صدور احکام گورنمنٹ کی خدمت مین بھیجا جاوے

آپکا نیاز مند

جے بی ٹامسن

سیکرٹری ممالک مغربی و شمالی و اودھ

خلاصہ رپورٹ ایجوکیشن کمیشن

(مذہبی تعلیم) یہ بات اب بخوبی ثابت ہوگئی ہے کہ دیسی مدارس کے سلسلہ تعلیم مین خواہ وہ علی درجہ کا ہو یا ادنی مذہبی تعلیم ایک اعلی درجہ پر تھی - ہندوستان کے بازاری دنیاوی تعلیم کے مدرسے بھی مذہبی تعلیم سے خالی نہین تھے مکتبون کی نسبت یہ شکایت کیگئی ہے مدارس مین صرف قرآن شریف کی تعلیم دیجاتی تھی -

چونکہ گورنمنٹ کو مذہب سے کچھہ تعرض نہ تھا اس سبب سے ۱۸۵۴ء کی ڈسپاچ مین یہ بات صاف بیان کردیگئی تھی - کہ گرانٹس ان ایڈ یعنی منظوری امداد اس اصول پر دیا جاوے کہ امدادی مدارس مین جو مذہبی تعلیم دیجاتی ہے اوسمین کسی قسم کا تعرض در مداخلت نکیجاوے - اس سخت قاعدہ کے موافق امدادی مدارس کو پوری آزادی تھی کہ وے ہر قسم کے مذہبی اور اخلاقی تعلیم اپنی خواہش کے موافق دیسکین - لیکن کورٹس آف ڈایرکٹرس نے یہ راے ظاہر کی کہ سرکاری مدارس بنا بر فایدہ تمام باشندگان ہندوستان قایم کیے گئے ہین اسوجہ سے ضرور ہے کہ اون مین صرف دنیاوی تعلیم دیجاوے -

اس سخت اصول پر کہ مذہبی تعلیم سرکاری مدارس کے سلسلہ تعلیم سے بالکل خارج کردیجاوے کمیشن مین بہت سے اعتراض کیے گئے اور اوسپر مباحثہ ہوا - اسپر بھی زور دیا گیا کہ ہندوستان کے بعض حصون مین جہان گورنمنٹ اسکول ہین ایک ہی مذہب کے لڑکے تعلیم پاتے ہین کسی قسم کی دقتین پیش نہ آوینگی اس پالیسی کے اس حصہ سے کہ پرایمری اسکولونکا انتظام لوکل کمیٹیون کے ماتحت کردیا جاوے یہ غرض تھی کہ جیسے جس جگہہ ضرورتین پیش آوین اونکے موافق مناسب وقت وسعت دیجاے - اسمین حتی الامکان مذہبی تعلیم کی خواہش کا بھی لحاظ کیا جاوے - اور یہ کہ جملہ بورڈوں پر اعتماد کرنا چاہیے

کہ وے اوس جگہہ کے لوگون کے خیالات اور مذہبی امورین دست اندازی نکرین یا کم از کم اگر بہت قلیل فرقہ کی ناراضامندی کا خیال نکیا جاوے تب بہی سب کے لئے انصاف ہوسکتا ہے۔

برعکس اسکے غور کرنے سے یہ معلوم ہوا اور کثرت راے یہی ہے کہ ہندوستان مین مذہبی خیالات ایک دبی بات پر پراگندہ ہوتے تہے اور مذہبی فرقے اسقدر تہے کہ سینین ماضیہ کی پالسی کو جو برتا جسپر کہ عمل درآمد ہو رہا تہا خالی از خطرہ نہ تہا مذہبی تعلیم کا عمدہ ہونا سب کے نزدیک مسلم تہا لیکن یہ امید تہی کہ پرائمری اسکولون مین سے مذہبی تعلیم خارج کرنے سے جو خرابیان پیش آوینگی وے خانگی تعلیم اور امدادی اسکولون کی وسعت سے جنمین مذہبی تعلیم آزادی سے دیجا سکتی ہے رفع ہو جاوینگی۔

کمیشن نے ایک بڑی کثرت راے سے مفصلہ ذیل تحریک اختیار کی کہ جو پرائمری اسکول میونسپل یا لوکل فنڈ سے جاری ہین اونمین بہی وہ موجودہ قواعد نافذ ہین جنکے موافق گورنمنٹ اسکولون مین مذہبی تعلیم دیجاتی ہے کمیشن کے ایک ممبر نے اس سے اختلاف کرتے وقت یہ ظاہر کیا کہ یہ معنی نہ لینے چاہئین کہ موجودہ قواعد مین مذہبی تعلیم شامل نہین بلکہ برخلاف اسکے مدرسون کو اجازت تہی کہ بموجب مراسلات مذکورہ بالا وے مدارس مین اس قسم کی تعلیم قبل یا بعد از اوقات مدرسہ دین اور بعض نظیرین ایسے مدرسون کی بیان کیجا سکتی ہین جنہون نے اس اجازت کا فایدہ اوٹھایا ہے خاصکر اون بمبئی مدارس مین جو مسلمان لڑکونکی تعلیم کے واسطے ہین۔ دوسرے ممبر نے یہ راے ظاہر کی کہ مذہبی تعلیم کی خاصکر عورتون کے مدارس مین بہت زیادہ ضرورت ہے۔

اس راے کے محرک نے بخواہش اپنے مویدونکے یہ ظاہر کیا کہ موجودہ طریقہ کارروائی مین کسی تبدیلی کی ضرورت نہین بلحاظ اون معنون کے یہ راے اختیار کی گئی۔

خلاصہ پیراگراف ۱۲ خط نمبر $\frac{۱}{۳۸۵}$ مورخہ ۳۱ - دسمبر ۱۸۸۹ء منجانب گورنمنٹ آف انڈیا ہوم ڈپارٹمنٹ (ایجوکیشن) بنام سیکرٹری گورنمنٹ ممالک مغربی وشمالی واودہ۔

واقعہ مین امدادی مدارس مین مذہبی تعلیم آزادی سے دیجا سکتی ہے - جن امدادی اسکول اور
کالجون مین مذہبی تعلیم عمدہ طور پر دیجاتی تہی اگر اونکی تعداد مین وسعت دیجاتی تو گورنر جنرل ان
کونسل کی عین خوشی اور دلی خواہش تہی صرف اسیطرح یہ مشکل مسئلہ بہت عمدہ طور سے حل
ہوسکتا ہے جو مدارس کہ ریاستونکی طرف سے ہین اون مین بہی خارج از اوقات مدرسہ مذہبی تعلیم کا
انتظام موجودہ اصول کے موافق ہوسکتا ہے - لیکن مزید برآن اسوقت گورنمنٹ آف انڈیا کی
رائے مین کسیقدر اور زیادتی ہونی چاہیئے -

پیشی رزولیوشنونکی

بعد اسکے آٹھ رزولیوشن اس غرض سے پیش ہوئے کہ اوسپر اجلاس مین مباحثہ ہونا منظور
کیا جاوے چنانچہ وہ سب مباحثہ کے لئے منظور ہوئے رزولیوشن مذکورہ یہ ہین -

پہلا رزولیوشن

اس کانگریس کی یہ رائے ہے کہ نواب عماد الدولہ عماد الملک مولوی سید حسین صاحب بلگرامی
علی یار خان بہادر موتمن جنگ کی رپورٹ پر جسکو ہز اکسلنسی نواب سر آسمان جاہ بہادر کے سی آئی ای
مدار المہام سلطنت حیدرآباد دکن نے منظور کیا ہے - حضور عالی ہز ہائینس نظام نے جو پانچہزار روپیہ
سالانہ بطور اسکالرشپ و وظیفہ واسطے ترقی تعلیم مسلمانان صوبہ بمبئی مدراس بنگال شمال مغربی
اضلاع و صوبہ اودہ و پنجاب کے مقرر کیا ہے اوسکے لئے ایک ووٹ شکریہ ہز ہائینس نظام کا
پاس کیا جاوے -

پیش کرنیوالا سید احمد

سیکنڈ کرینگے شیخ خیر الدین صاحب

دوسرا رزولیوشن

یہ کانگریس گذشتہ سال کی کانگریس کے رزولیوشن نمبر ا و ۳ کو کانفرم کرتی ہے اور اوس صیغہ مین کوشش جاری رکھنے کی ضرورت کو تسلیم کرتی ہے۔

اس رزولیوشن کو شیخ خیرالدین صاحب نے پیش کیا مگر منشی احمد علی صاحب شوق نے اسمین ترمیم پیش کی اور شیخ خیرالدین صاحب نے اوسکو منظور کیا اور اسلیئے رزولیوشن مذکورہ مندرجہ ذیل صورت پر واسطے مباحثہ کے پیش ہونا قرار پایا۔

رزولیوشن

یہ کانگریس گذشتہ سال کی کانگریس کے رزولیوشن نمبر ا و نمبر ۳ کو کانفرم کرتی ہے اور اوس صیغہ مین کوشش جاری رکھنے کی ضرورت کو تسلیم کرتی ہے۔ اور اسبات کی ضرورت سمجھتی ہے کہ جو اسلامیہ انجمنین ہندوستان مین قایم ہین اونمین سے ایجوکیشنل کانگریس اسبات کی خواہش کرے کہ وہ ان مقاصد کے پورا کرنے مین کوشش کرین۔

اس رزولیوشن کو پیش کرینگے - شیخ خیرالدین

تائید کرینگے - منشی احمد علی صاحب شوق

تیسرا رزولیوشن

اس کانگریس کی یہ راے ہے کہ مندرجہ مضمون پر اردو یا انگریزی زبان مین ایک ایسا لکھوایا جاوے جسکی مقدار فلس کیپ کی سو صفحون سے جو معمولی خط سے لکھے گئے ہون کم نہو۔ اور کانگریس کیطرف سے سو روپیہ انعام اوس شخص کو ملیگا جسکا جواب مضمون - کمیٹی جو اس غرض سے مقرر ہوگی - پسند کرے

مضمون یہ ہے

موجودہ حالت مین ملک کی ترقی کے لئے اعلی تعلیم پر کوشش کرنی اور اسکے لئے سامان

جمع کرنا زیادہ مفید ہے یا ادنی درجہ کی تعلیم پر - دونون کا مقابلہ کرو اور بتاؤ کہ اگر اعلی تعلیم پر کوشش کرنی زیادہ مفید ہے تو کیون ؟ اور اگر ادنی تعلیم پر کوشش کرنی زیادہ مفید ہے تو کیون ؟ اور بصورت تسلیم امر اول تسلیم کیا جاوے تو ہمکو کیا کرنا چاہیئے اور یہ کہ آیا موجودہ حالت ملک کی ایسی ہے کہ وہ دونون قسم کی تعلیم پر برابر فایدہ رسان کوشش کرسکتا ہے یا نہین ؟ اگر نہین تو جو کوشش ہم کرین وہ اعلی تعلیم پر صرف کرین یا ادنی پر -

ادنی تعلیم سے مراد اسکول تک کی تعلیم ہے اور اعلی تعلیم سے مراد کالج کی تعلیم ہے

پیش کرنیوالے مولوی محمد شبلی

سیکنڈ کرنیوالے سید احمد

چوتھا رزولیوشن

اس کانگریس کی یہ راے ہے کہ سرکاری کالجون اور اسکولون مین کوئی ایسی کتاب جس سے اہانت مذہب اسلام کی ہوتی ہو تعلیمی کورس مین داخل ہونی نہ چاہیئے اور کانگریس بالتخصیص الہ آباد یونیورسٹی سے درخواست کرے کہ کاکس ہسٹری جو انٹرنس کے کورس مین داخل ہے اور جسمین اسلام اور بانی اسلام کی نسبت اہانت کے الفاظ مندرج ہین کورس سے خارج کی جاوے -

پیش کرینگے مولوی بشیر الدین صاحب

تائید کرینگے منشی احمد علی صاحب شوق

پانچوان رزولیوشن

اس کانگریس کی یہ راے ہے کہ ہر زمانے مین ایسے لوگونکا موجود ہونا ضرور ہے جو مذہبی مسایل اور علم فقہ اور حدیث سے کماحقہ واقف ہون تاکہ عام لوگونکو جو مسایل مذہبی کے پوچھنے کی ضرورت پڑتی ہے اونکو وہ بتا سکین اور عام لوگون کو مذہب اسلام کی ہدایت کرسکین اور اوسکے لئے ایسے

مدارس کا قایم رہنا جس سے ایسے لوگ پیدا ہون لازمی ہے پس مسلمانونکو اس قسم کے مدارس کی امداد کرنا اور اسباب کی کوشش کرنا کہ ان مدارس کی تعلیم مین اس قسم کا انتظام کیا جاوے جس سے اس درجہ کے علمار پیدا ہوان لازم اور ضرور ہے -

پیش کرینگے مولوی محمد بشیرالدین صاحب ایڈیٹر نجم الاخبار اٹاوہ

تائید کرینگے - شیخ احمد حسین خانصاحب تعلقہ دار پریاوان

چھٹا رزولیوشن

اس کانگریس کی یہ راے ہے کہ جو رزولیوشن محمدن ایجوکیشنل کانگریس منعقدہ ۲۷ - ۲۸ - ۲۹ - ۳۰ - دسمبر ۱۸۸۸ء مین بمقام لاہور پاس ہوئے تھے اونپر بہت کم عمل درآمد ہوا ہے اسلیئے مناسب ہے کہ ایک یا حسب ضرورت ایک سے زیادہ منادان رزولیوشنز کو ایجوکیشنل کانگریس کے مقاصد کو وسعت دینے کی غرض سے مقرر کئے جاوین اور اونکی امداد کے لئے جس جس اسٹیشن مین کہ وہ کام کرینگے لئے سال بھر مین جاوین ممبران کانگریس جو اُس مقام مین موجود ہون ہر طرح سے کوشش کرین - اس سے امید ہے کہ علاوہ اخراجات خورد نوش کے جو عموماً مسلمان بھائیون کی دعوتون سے پورے ہو جایا کرینگے ہمارے منادون کے پُراثر اور مدلل وعظ حاضرین سے کچھ چندہ بھی جمع کر سکین گے - البتہ اونکے باقی اخراجات کانگریس کو بہم پہونچانے چاہئین - ایسے مقامات مین جہان بیشتر کانگریس کے ممبر موجود نہون دوسرے مقامات کے ممبر اپنے دوستون کو منادون کی دوستانہ اعانت کی تحریک کرین -

پیش کرینگے - شیخ کرم الٰہی صاحب

تائید کرینگے - شیخ خیرالدین صاحب

ساتوان رزولیوشن

اس کانگریس کی یہ راے ہے کہ قواعد کانگریس کے دفعہ ۲۱ کے فقرہ اخیر کے مطابق ممبران کانگریس اسبات پر متفق ہین کہ آیندہ جس جگہ کانگریس کا اجلاس ہونا قرار پاوے اور وہان کے بزرگ اہتمام جلسہ و ممبران کے آسایش و آرام و مہمانداری کے انتظام کے لئے کانگریس کے فنڈ سے کچھ اعانت چاہین تو سکرٹری کو جائز ہوگا کہ اون سے زرچندہ ممبری کانگریس مین سے جو اوس اجلاس کی بابت آنیوالا ہو کسیقدر رقم کے دینے کا اقرار کرے بشرطیکہ اوس تعداد سے زیادہ نہو جو کارروائی ایجوکیشنل کانگریس دچھاپہ روداد وغیرہ کے محفوظ رکھنے کے بعد باقی رہے -

پیش کرینگے — خواجہ یوسف شاہ

تائید کرینگے — سید احمد خان

اٹھوان رزولیوشن

اس کانگریس کی یہ راے ہے کہ مدرسۃ العلوم علیگڈھ کی بابت جو قانون تقرر ٹرسٹیان پاس ہوا اور جو انتظام جائینٹ سکرٹری اور آیندہ لائیف سکرٹری آنریبل جسٹس سید محمود کی نسبت کیا گیا اوس پر کانگریس کو بالکلیہ طمانیت ہے - اسکے لئے ایک ووٹ آف کانفیڈینس پاس کیا جاوے

پیش کرنے والے — خواجہ یوسف شاہ

اور سیکنڈ کرینگے — خان بہادر مولوی سید فرید الدین صاحب

آج کی تاریخ کی کارروائی حسب قرارداد پروگرام ترمیم شدہ ختم ہوئی اوسکے بعد صدر انجمن اپنی کرسی پر سے اوٹھے اور حسب مندرجہ ذیل اسپیچ کی

اسپیچ خان بہادر سردار محمد حیات خان صاحب

بزرگان ڈپوٹیشن قوم کے حامیان - اول مین آپ صاحبون کا دل سے شکر ادا کرتا ہون

کہ آپ نے میری غیبت مین اس قومی مجلس کا قومی تخت مجھہ ناچیز کو عطا کرنا تجویز کیا تھا۔ مجھکو نہایت رنج اور افسوس ہے کہ مین کل اول وقت پہونچ نہین سکا اور اپنی غیر حاضری کی معذرت کرتا ہون - انسان کے ارادہ پر خدا کی مشیت غالب ہے بعض لوگونکی بیاری نے مجھکو مجبور کر دیا تھا اور کوئی توقع نہ تھی کہ مین حاضر ہو سکونگا خدا کا شکر ہے کہ اوس نے مجھکو اس لایق کیا کہ مین تھوڑے عرصہ کے لئے یہان آسکا اور اپنی قوم کے کام مین شریک ہونے سے عزت حاصل کی -

مجھکو بڑی خوشی ہے کہ میرے زمانہ غیر حاضری مین میرے برادر بزرگ خان بہادر محمد برکت علیخان نے میرا قومی تخت لیا تھا - اور قومی کارروائی مین میری غیر حاضری سے کچھہ ہرج نہین ہونے دیا -

مین اپنی پیاری قوم کو اسبات کی بھی مبارکبادی دینی چاہتا ہون کہ ایجوکیشنل کانگریس کا چوتھا جلسہ کس خوبی اور شان سے ہو رہا ہے اور خدا سے امید ہے کہ اس کانگریس سے قومی فلاح کی جو توقع کی گئی ہے وہ قوم کی توجہ اور خدا کی مدد سے پوری ہوگی -

مین دیکھتا ہون کہ کل کے اجلاس مین اور آج کے اجلاس مین بہت کچھہ کارروائی ختم ہو چکی ہے اور جسقدر کارروائی باقی ہے وہ کل یا پرسون ختم ہو جاویگی - مگر مین نہایت مجبوری سے آپ صاحبون کی خدمت مین نہایت عاجزی سے درخواست کرتا ہون کہ مجھکو آج ہی جانے کی اجازت ملے مجھکو کسقدر حسرت ہے کہ اس پیارے مجمع کو چھوڑکر جانا چاہتا ہون دنیا ایسی جگہہ ہے جسمین انسان مجبور ہے - آپ سب صاحب میرے حال پر رحم فرماوینگے اور خدا سے دعا مانگین گے کہ مجھکو کوئی غم کا صدمہ نہو

اس سے پہلے کہ رخصت کی اجازت ملے اپنے بھائی خان بہادر محمد برکت علیخان کا شکریہ ادا کرتا ہون جنھون نے کل میرے کام کو انجام دیا - مین اوسی سرزمین کا پیدا ہون - جسکے میرے بھائی ہین مگر مین عالمگیر نہین ہون مجھے ذرا رشک نہین ہے کہ دارا شکوہ کا تخت کیون چھوڑون - اونکے شکریہ کے بعد اب کہ مین قومی تخت کو چھوڑنے والا ہون آپ صاحبون سے درخواست کرتا ہون کہ جسکو

آپ منظور کرین مین اپنا جانشین اس قومی تخت کا جسکی مین عزت کرتا ہون کرون -
اگر یہ جگہ جسکو مین قومی تخت کہتا ہون تخت سلطنت ہوتا تو مجھے چندان خوشی نہوتی خوشی اسمین ہے کہ یہ قومی تخت ہے اور شمال و مغربی اضلاع کے دوستون اور بزرگون نے اپنی بڑی مہربانی سے بنایا ہے کے رہنے والے کو عطا کیا ہے اب مین اوسکو ایسے شخص کے ہاتہہ مین سپرد ہونیکی تحریک کرتا ہون جس سے آپ بہی اتفاق کرینگے وہ شخص کون ہے ہمارے ہند کے معززاو ر نامور خان بہادر مولوی سید فریدالدین احمد خان ہین مین اون سے بہی التماس کرتا ہون کہ وہ اسکو قبول کرین اگر اسکا تصفیہ میرے سامنے ہوجایگا تو میرے دلکو بہی تسلی ہوگی اگر میرے دوستون کو میرے جانے کا رنج ہوگا تو انکے ہونے سے سب کو خوشی ہوگی پس مین درخواست کرتا ہون کہ میری تحریک منظور ہو اور آیندہ جلساؤن کے لئے خان بہادر مولوی سید فریدالدین احمد خان پریسیڈنٹ منظور ہون -
خان بہادر محمد برکت علی خان صاحب نے اس تحریک کی تائید کی اور کہا کہ کل جیسا مجھکو اپنے بہائی کا تخت لینے سے رنج ہوا تہا ویسی ہی آج اونکا تخت اونکو دینے سی خوشی ہوئی تہی اور اب مین نہایت خوشی سے اسبات کی تائید کرتا ہون کہ وہ تخت جسکو دینا اونہون نے تجویز کیا ہے اور جو ہر طرح اوسکے لائق ہے اوسکو دیا جاوے -
تمام ممبران موجودہ نے اس تحریک سے اتفاق کیا اور بالاتفاق منظور ہوئی -

یونین کلب ڈبیٹ

رات کے آٹہہ بجے پہر اسٹریچی ہال مین جلسہ ہوا - اس جلسہ سے غرض یہ تہی کہ جو احباب تشریف لائے ہین وہ دیکہین کہ مضامین بحث کرنیکی تعلیم بالخصوص زبان انگریزی مین طالب علمونکو کسطرح دیجاتی ہے - مضمون جس پر بحث ہونے قرار پائی تہی وہ یہ تہا -

سلطنت مغلیہ کا زوال اکبر کی حکمت عملی کا نتیجہ تہا یا عالمگیر کی

افسوس ہے کہ یہ مضمون بحث کو اختیار کیا گیا تہا اول تو یہ مضمون درحقیقت نہایت مشکل و باریک ہے اور ایک چھوٹی سی بحث مین کسی سلطنت کی حکمت عملی کا نقشہ دکہانا جسکی اثر کا نتیجہ پشتون بعد ظاہر ہوا ہو نہایت ہی دقت طلب تہا - علاوہ اسکے جو لوگ مجمع مین جمع تھے غالباً اونمین سے اکثر کو یہ خیال نہ تہا - کہ اس قسم کی مشق مین بلا خیال اس امر کے کہ جو امر نفیاً و اثباتاً پیش ہوا اوسمین سے کونسا امر واقعی ہے چند لوگو نکو مخالف ہونا ضرور ہے کیونکہ اگر یہ نہو تو بحث نہین ہو سکتی وہ مخالفت صرف فرضی ہوتی ہے - ممکن ہے کہ مخالفت کرنیوالے کی راے خود اپنی مخالفت کے مخالف ہو مگر وہ اپنے آپکو مخالف راے والا فرضاً قرار دیکر بحث کرتا ہے -

ایک دفعہ یونین کلب مین یہ امر بحث کو پیش ہوا کہ متعدل ورمتوسط فیاض شخص اچہا ہے یا وہ شخص جو بے حد کنجوس منحوس ہے کوئی طالب علم اسبات پر راضی نہوا کہ وہ کنجوس کا طرفدار ہو - مین خود اوس جلسہ مین موجود تہا مین نے کنجوس منحوس کی طرفداری اختیار کی جبپر بحث شروع ہوئی اور دونو طرف سے طالب علمون نے نہایت لطیف لطیف بحثین کین -

جو امر کہ آج رات کو بحث طلب تہا اوسمین فریقین کو ضرور تہا کہ ایک شخص اکبر کی سلطنت کے محامد اور دوسرا اوسکے نقایض کو تاریخانہ واقعات سے بیان کرے اسیطرح ایک شخص عالمگیر کے محامد اور دوسرے کو اوسکے نقایض بیان کرنے لازم تہے - چونکہ اکثر لوگون کے خیال مین عالمگیر نہایت پابند شرع بادشاہ گذرا ہے جو ایک مقدس شخص گنا جاتا ہے اسلئے وہ لوگ عالمگیر کے برا کہنے سے ناراض ہوئے اور جس لطف سے جلسہ ہو رہا تہا اوسمین بے لطفی ہوئی پرنسپل کالج نے جو صدر انجمن تھے بحث کو بند کر دیا اور ووٹ لینے سے مباحثہ کا خاتمہ ہوا - ووٹ کا نتیجہ یہ تہا کہ عالمگیر کی پالیسی زوال سلطنت مغلیہ کے باعث نہین ہوئی -

تیسرا اجلاس

منعقدہ ۔ ۲۹ دسمبر ۱۸۸۹ء روز یکشنبہ وقت صبح

صدر انجمن

خان بہادر مولوی سید فریدالدین احمد خان صاحب

صبح کا نورانی وقت اوس ملکوتی صفات کی نور افشان نظم کے پڑہنے کا قرار پایا تہا جسکا نام نامی مولوی الطاف حسین حالی ہے اور جس نے اوس کہنہ و فرسودہ طرز نظم مین نئی روح پہونکی ہے اور جس نے شکسپیر ہند کا لقب پایا ہے اور سہل ممتنع جسکی نظم کا ماٹو ہے ۔

اسٹریچی ہال مشتاقون کے ہجوم سے بہر گیا تہا اور تمام مجمع اسبات کا مشتاق تہا کہ اونکا کلام اونکی زبان سے سنے کہ دفعۃً مولانا تشریف لائے اور لوگون کے دل جوش اشتیاق سے دہڑکنے لگے اوس نظم کی تعریف میرے قلم سے نہین ہو سکتی اور چونکہ اونہون نے اوس نظم مین تمام حالات کالج کے بیان کئے ہین اور اوسی کے شمول مین میرا بھی ذکر کیا ہے اسلئے جو کچھہ کہ مین نے لکہا اوس سے زیادہ نہین لکہہ سکتا مگر ہمارے دوست سید حامد شاہ صاحب نے اپنے سفرنامہ علیگڈہ مین اوس سمان کا جو نظم کے پڑہنے کیوقت تہا کچھہ تہوڑا سا ذکر کیا ہے اوسکو اسمقام پر لکھدینا سب سے بہتر ہے ۔

وہ لکہتے ہین کہ جناب خواجہ صاحب اپنی کرسی پر سے اوٹہہ کر نہایت متانت سے میز کے سامنے صدر انجمن کے ہم پہلو آ کہڑے ہوئے ۔ رومال مین لپیٹے ہوئے چند اوراق آپ نے میز پر رکہہ دئے

اور جیب مین ہاتھہ ڈالکر عینک نکالی چشمہ برچشم و نظم در دست حاضرین کیطرف متوجہ ہوگئے - ہمکو یہ پہلا موقع ہے کہ اس شاعر بے بدل کا کلام خود اوسکے منھہ سے سنتے ہین - آپنے اس قومی نظم کو نہایت دہیمی اور نرم آواز سے ایک دردناک اور موثر لہجہ مین شروع کیا - خود نظم کی بندش اور پہر اوسکے دلمین اثر کرنے والے دردمندانہ الفاظ اور خاص طرز ادا سے حاضرین پر وہ کیفیت طاری ہوئی کہ بیان مین نہین آسکتی - جو شعر اس نظم کا شاعر کی زبان سے نکلتا تہا وہ ایک خاص تاثیر اپنے ہمراہ لئے ہوے بڑے بڑے عالی دماغون کے دلونکو ہلا دیتا تہا - اور سبہون مین اُٹھتے ہوئے جوش کا یہ عالم تہا کہ بے اختیار سر ہل جاتے تہے اور سامعین پر ایک جذب طاری ہو جاتا تہا - تحسین و آفرین کی صدائین ہر ایک شعر پر بلند ہوتی تہین - غرضکہ جب تک قومی نظم پڑہی جاتی رہی حاضرین کے چہرے اُس وقت تک ایک خاص ہیئت رکھتے تہے اور ہر ایک جدید شعر کے سننے کے لئے ایک بے تابانہ انتظار کا رنگ چہرون پر محسوس ہوتا تہا آخر یہ نظم ختم ہوئی اور جناب خواجہ الطاف حسین صاحب اپنی کرسی پر آبیٹھے -

پریسیڈنٹ نے مختصر لفظون مین مولانا حالی کا شکریہ ادا کیا -

اسکے بعد رزولیوشن ہاے منظور شدہ بحث کے لئے پیش ہوئے -

سکرٹری نے پہلا رزولیوشن جو ذیل مین مندرج ہے مجمع کو پڑہ سنایا -

پہلا رزولیوشن

اس کانگریس کی یہ راے ہے کہ نواب عماد الدولہ عماد الملک مولوی سید حسین صاحب بلگرامی علی یار خان بہادر موتمن جنگ کی رپورٹ پر جسکو ہز اکسلنسی نواب سر آسمان جاہ بہادر کے سی آئی ای مدار المہام سلطنت حیدرآباد دکن نے منظور کیا ہے - حضور عالی ہز ہائینس نظام نے جو پانچہزار روپیہ سالانہ بطور اسکالرشپ و وظیفہ واسطے ترقی تعلیم مسلمانان صوبہ بمبئی مدراس بنگال شمال مغربی اضلاع

وصوبہ اودہ وپنجاب کی مقرر کیا ہے اوسکے لئے ایک ورڈ شکریہ ہز ہائینس نظام کا پاس کیا جاوے۔
سید احمد خان نے جو اس رزولیوشن کے محرک تھے اس کی تحریک کرتے وقت اسطرح پر گفتگو کی۔

اسپیچ سید احمد خان

جناب صدر انجمن و دیگر بزرگان۔ اس بات کو عام لوگون نے مختلف خیال کے لوگون نے تسلیم کر لیا ہے کہ جو مسلمان طالب علم کالج کلاسون مین پڑھتے ہین اگر انکی امداد نہیجاوے تو انکا اعلیٰ درجہ کی تعلیم تک پہونچنا محال ہے۔ ہر شخص اس بات پر یقین رکھتا ہے کہ زمانہ لوگونکو اون اخراجات پر مجبور کرتا ہے جو زندگی کے لئے یا انسانیت کے لئے یا خوشحالی اور عزت کے لئے درکار ہین۔ اس زمانہ مین ہر ایک شخص کے اور ہر ایک قسم کے ذاتی اخراجات بہت بڑہ گئے ہین اور روز بروز بڑہتے جاتے ہین ایک مزدور جو دو پیسے مین اپنی اوقات بسر کرسکتا تھا اب دو آنہ مین اپنا پیٹ نہین بہر سکتا۔ ہر ایک شخص کے ذاتی اخراجات بڑہ گئے ہین ایک خدمتگار جو دو روپیہ تنخواہ کو میسر آتا تھا اب چھہ اور سات روپیہ کو بھی میسر نہین آتا۔ گھر کے روزمرہ کے اخراجات اسیطرح بڑہتے جاتے ہین پس جب ہر قسم کے اخراجات بمقتضاے زمانہ بڑہتے جاتے ہین تو کوئی وجہ اس بات کی نہین ہے کہ تعلیم کے اخراجات کیون نہ ترقی کرین اسی سلسلہ سے تعلیم کے اخراجات مین بھی ترقی ہو گئی ہے اور یقین کرو کہ روز بروز ترقی ہوتی جاویگی۔

مگر افسوس ہے کہ جس چیز کو ترقی نہوئی وہ مسلمانون کی حالت ہے اگر اسمین ترقی ہوئی تو ترقی معکوس ہوئی جسکے لئے سیدھا سادہ صاف صاف لفظ تنزل موضوع ہوا ہے۔ اب ہم لین کے دوسرے سرے پر پہونچ گئے مسلمانون کی حالت تنزل ایک سرے پر ہے اور اخراجات تعلیم دوسرے سرے پر پس اگر مسلمانونکو دوسرے سرے پر لانیکی کوئی تدبیر نہو تو انکو اعلیٰ درجہ کی تعلیم سے نا امید

ہونا چاہیئے - شاید یہ کہا جاوے کہ جہان تک ممکن ہوا ہے مسلمانون نے کوششین کی ہین - لیکن اوسیکے ساتھ نہایت افسوس سے اور بغیر کسی شبہہ شک کے کہا جا سکتا ہے کہ سب ناکام رہین - یہ کہنا کہ مسلمانونکی ایسی حالت نہین رہی ہے کہ وہ کچھہ کر سکین محض غلط اور خلاف واقع ہے اگر مسلمان مستعد ہون اور سمجھین کہ اپنی قوم کو ڈوبنے سے بچانا چاہیئے اور یقین کرین کہ اونکا بچانا صرف اسبات پر منحصر ہے کہ اپنے بچون کو اعلی درجہ کی تعلیم پر پہونچاوین تو ہندوستان کے پانچ کرور مسلمانون کی کیا حقیقت ہے بلکہ اگر ہندوستان کی مانند پانچ کرور اور ہون تو اون سب کو مناسب درجہ کی تعلیم تک پہونچا سکتے ہین -

ہمارے قوم مین صرف دو باتون کی کمی ہے اول یہ کہ - تمام قوم مین بلکہ تمام مسلمان قومون مین اور اونکی تمام آبادیون مین بچون کی تعلیم کا خیال کم ہے اور بالتخصیص اوس تعلیم کا جسکی ضرورت حال کے زمانہ مین ہے گویا کہ مطلق نہین -

دوسری بڑی آفت یہ ہے کہ جو لوگ کچھہ کرنا بھی چاہتے ہین مختلف خیالات اور مختلف طریقے اختیار کرتے ہین - معلوم نہین کہ لوگون کی کیا حالت ہو گئی ہے - بعوض اسکے کہ موٹی بتی کا چراغ روشن کرین اوسکا ایک ایک تار الگ الگ کر کے جلاتے ہین اور سمجھتے ہین کہ ہم دنیا کے بہت سے حصون مین روشنی پہیلاتے ہین مگر ایسی روشنی پلک جھپکانے تک کی بھی تو نہین پھر وہی اندہیرے کا اندہیرا ہے -

اب ہم اپنے ملک کے دولتمند اور ذی اختیار لوگون پر نظر ڈالین - کسی امیر کو کسی رئیس کو کسی دولتمند کو نہ بتا سکینگے کہ ایک منٹ بھی اوسکو خواب مین بھی قوم کی بہتری قوم کے بچون کی تعلیم کا خیال آتا ہو افسوس کہ خواب استراحت مین وہ ہزارون خواب دیکھتے ہین مگر قوم کی بھلائی کا نہ کبھی خواب دیکھا اور نہ کبھی قوم کے بچون کی تعلیم کا خیال آیا یہ بھی نہ جانا کہ قوم کا کیا حال ہے -

ایسی حالت مین ایک مسلمان والی ملک کو جسکی سلطنت پر تمام مسلمانون کو فخر کرنا چاہیئے ۔ شکر ہے کہ قوم کی تعلیم کا خیال آیا ۔ اوس نے قومی ہمدردی و قومی پرداخت کو صرف اپنے ہی ملک پر محدود نہین کیا بلکہ نہایت فیاضی سے مسلمانون کی ترقی تعلیم پر خواہ وہ اوسکے ملک کا ہو یا دوسرے ملک کا توجہ فرمائی ۔ وہ کون ہے عالی نظام عالی مقام دکن خلد اللہ ملکہ جس نے علاوہ اپنے ملک کی رعیت کے تمام ہندوستان کے مسلمانون کی ترقی تعلیم کے لیئے وظایف مقرر کیے ۔

یہ ایک قدرتی قاعدہ ہے کہ جو درخت بلند کہلائی دیتا ہے اوسکا بیج ڈالنے والا کوئی ہوتا ہے مین نہایت خوشی سے کہتا ہون کہ اس نیکی کے درخت کا بیج ڈالنے والا ہندوستان کے تمام مسلمانون کا باعث افتخار اور بلحاظ تعلیم علوم قدیمہ اور جدیدہ کے سب کا سرتاج سید حسین بلگرامی عماد الدولہ بہادر ہے ۔ اے صاحبو ہم قوم مین تعلیم کے نمونے کا اور قوم مین کسی ایسے شخص کے نمونے کا جیسا کہ دوسری قومون مین ہے افسوس کرتے ہین لیکن ہمکو سید حسین بلگرامی پر ایسا ہی فخر ہے جیسا کہ دنیا مین آسمان کو آفتاب پر ہے ۔ کوئی شخص ہندوستان مین انگریزی زبان کے علم ادب مین ۔ اوسکے ساتھ عربی و فارسی زبان کے علم ادب مین نیک دلی مین ۔ اخلاق مین ۔ بے ریا اور سچی دوستی مین ۔ صفائی طینت مین اوسکا مثل نہین ہے ۔ اوسی کو یہ خیال پیدا ہوا کہ سواے سلطنت حیدرآباد دکن کے ہندوستان کے ملکون مین جو مسلمان ہین اور بسبب بے استطاعتی کے اعلی درجہ کی تعلیم تک نہین پہونچ سکتے اونکی مدد کیجاوے ۔ اوس نے مدار المہام مملکت دکن کو رپوٹ کی جو منظور ہوئی وہ کاغذات اور احکام جو اس باب مین گورنمنٹ ہز ہاینس نظام سے صادر ہوئے میرے ہاتھ مین موجود ہین اور اجلاس کے سامنے پیش کرتا ہون اور پڑھ کر سناتا ہون اور وہ یہ ہین ۔

نقول کاغذات جو پڑہے گئے

بجناب مدار المہام سرکار عالی

گذارش یعنی رپوٹ نواب عماد الدولہ عماد الملک مولوی سید حسین بلگرامی علی یار خان بہادر مؤتمن جنگ

ناظم و معتمد تعلیمات

مسلمانونکی دنیاوی حالت ایسی ردی ہے کہ قابل بیان نہین ہندوستان کے ہر صوبہ اور ہر ضلع مین کیا دولت و ثروت کے اعتبار سے اور کیا علم و لیاقت کے اعتبار سے دوسری قومین آگے بڑہتی جاتی ہین اور مسلمان پیچہے ہوتی جاتے ہین اوسکی تفصیل اگر بیان کیجاوے تو سرکار کی سمع خراشی ہوگی مگر ایک ظاہر اور بیش پا فتادہ مضمون یہہ ہے کہ سرکار انگریزی کے اضلاع مین کیا بنگالہ اور کیا ممالک مغربی و شمالی اور کیا پنجاب اور کیا مدراس و بمبی مین مسلمانونکی تعداد سول سروس مین اسقدر قلیل ہے کہ شاید اوسط کے حساب سے (۹۵) ہندو و دیگر اقوام ہین (۵) مسلمان بہی نہونگے حالانکہ سرکار انگریزی کو مسلمانونکی طرف خاص توجہ بہت ہے اور خواہش رکہتی ہے کہ مسلمان لوگ ملازم رکہے جائین مگر بوجہ عدم لیاقت کے سرکار بہی مجبور ہو جاتی ہے عدم لیاقت کی ایک عام وجہ ہے کہ مسلمان کم مقدرت ہین۔ اول تو انٹرنس تک پہونچنا مشکل ہوتا ہے اور جو گرتے پڑتے وہان تک پہنچ جاتے ہین تو اونکو آگے بڑہنا محال ہوتا ہے۔ ہندو بی اے اور ایم اے ہزارون ہین اور مسلمان شاید سو بہی نہونگے یہ حالت ایسی نہین ہے کہ کوئی شخص بہی جو مسلمان کہلاتا ہے اور کلمہ حق زبان پر لاتا ہے اوسے دیکہکر سخت دلی کے ساتہہ خاموش رہ سکتا ہے حمیت غیرت ہمدردی کا مقتضا نہین ہے کہ کوئی مسلمان اس امر مین اپنی ہمت کو قاصر کرے اور مقولہ السعی منی والاتمام من اللہ

پر عمل کرے ۔

ہندوستان مین دولت آصفیہ خلد اللہ ملکہ مسلمانون کا ملجا اور ماوا ہے اور جو کچھ امید مسلمانون کو ہے اسی ریاست سے ہے سچ یہ ہے کہ اگر مسلمان اس دروازہ پر دریوزہ گری نہ کرین تو کہان جائین ۔ دان رودت فاسے باب فرح سرکار کی تھوڑی سی توجہ مین مسلمانونکا بہت کچھ مدد ہوسکتی ہے ۔

فدوی کی گذارش یہ ہے کہ بالفعل زیادہ نہیں فقط پانسو روپیہ ماہوار سرکار سے وظایف مسلمانون کے نام سے جاری کیا جاوے اور علاوہ اسکے جناب مدارالمہام سرکار عالی خواہ بطور زکوۃ یا بطور صدقہ کچھہ رقم نقد اپنی جیب خاص سے عنایت فرمائین ان دونون رقمون سے اون مسلمان طالب علمون کو وظایف دیجاوینگے جو مٹریکیولیشن کا امتحان پاس کرنے کے بعد ترقی کے امتحان کیواسطے کوشش کرتے ہین زیادہ حصہ اسکا علیگڈہ کالج مین صرف ہونا مناسب ہوگا جہان مسلمان طالب علم زیادہ جمع ہوجاتے ہین ۔

شرح دستخط

عماد الدولہ

میرے نزدیک یہ تجویز نہایت عمدہ اور مفید ہے اسلیے منظوری اسکی واجبات سے ہے بوقت موازنہ مین رقم متفرقات سے پانچہزار روپیہ کی گنجایش ہوسکتی ہے ۔

شرح دستخط

محسن الملک

رقم منظور کیجاتی ہے پہلے یہ معلوم ہونا چاہیے کہ طالب علمونکو کون انتخاب کریگے ۔

شرح دستخط

مدارالمہام سرکار عالی

نقل احکام سرکار عالی نظام درباب وظایف نظامیہ

علاقہ تعلیمات

تاریخ ۲۵- ربیع الاول ۱۳۰۱ ہجری

منجانب معتمد تعلیمات

اشتہار

ضوابط وظایف نظامیہ

سرکار دولتمدار آصفیہ نے مسلمان طلبۂ علم کی اعانت کے واسطے پانچہزار روپیہ سالانہ عنایت کرنا منظور فرمایا ہے اس رقم سے میٹریکولیشن پاس کیئے ہوئے ہونہار مسلمان طالب علموں کی تعلیم جاری رکہنے مین مدد دیجاوے جو حیدرآباد کے علاوہ جہان ایسے وظایف کا سرکار علیحدہ خاص سے انتظام کرتی ہے دیگر اقطاع ہندوستان مین کالج کلاسون مین اعلیٰ درجہ کی تعلیم حاصل کرنے سے بوجہ اپنی مفلسی کے قاصر رہتے ہین رقم مذکور مساوی ہے تقریباً للعہ سکہ کمپنی سالانہ یا سا صہ کمپنی ماہانہ کے -

ف ۲ یہ وظایف بنام وظایف نظامیہ موسوم ہونگے

ف ۳ رقم مذکور کی تقسیم بالفعل حسب ذیل عمل مین آئیگی اور عام نگرانی اور انتظام ان وظایف کا معتمد مدارالمہام سرکار عالی علاقہ تعلیمات سے متعلق رہیگا اور تمام خط وکتابت اس باب مین عہدہ دار موصوف ہی کے ساتھہ ہوا کریگی -

تقسیم وظایف

ممالک مغربی وشمالی علیگدہ کالج مار ماہانہ	بمبئی کے صوبہ کے مسلمانونکے لئے صہ ماہانہ
اودہ مین کیننگ کالج کو صہ ماہانہ	پنجاب کے صوبہ کے مسلمانونکے لئے صہ ماہانہ
بنگالہ مین پٹنہ کالج کو صہ ماہانہ	
مدراس کے صوبہ کے مسلمانون کیلئے صہ ماہانہ	جملہ سا صہ

ہر انجمن یا کالج کو جو ان وظائف کے تقسیم کا متکفل ہو اپنی ضرورتون کے موافق قواعد مقرر کرنیکا اختیار ہوگا مگر یہ ضرور ہوگا کہ قبل از اجراے قواعد مذکورہ انکی ایک نقل یہان بھیجکر منظوری اس سرکار کی حاصل کرلین تاکہ علت غائی ان وظائف کی جیسا کہ اس سرکار کو مد نظر ہے فوت نہوجاے۔

ف ۴ جن جن مقامات کے قواعد سرکار سے منظور ہوتے رہین انکی مقدار رقم سالانہ بطور پیشگی ان مجلسون یا منتظمون کے پاس (جیسی کہ صورت مو... ہوتی) بہیجی جاتی رہیگی جسکے ساتھ اجراے وظائف کا انتظام عمل مین آیا ہو۔

ف ۵ سال کے آخر پر اگر اوس سال کی بابت کچھہ بچت رہے تو وہ منتظمان کالج کے پاس جمع رہیگی اور آیندہ سال کی بچت مین شامل ہوکر اوسی مقصد مین صرف ہوسکیگی۔

ف ۶ جن طالب علمونکو حسب قواعد وظیفہ دینا تجویز کیا جاوے اونکی فہرست سرکار عالی کی اطلاع کیواسطے بہ نمونہ ذیل اونکے ایوان سے مرسل ہونی چاہیئے۔

نام کالج ۱ + نام طالبعلم معہ قوم ۲ + عمر ۳ + سکونت ۴ + یونیورسٹی کا کونسا امتحان پاس کیا ہے ۵ + کس سال مین پاس کیا ہے ۶ + کالج مین کب سے داخل ہے ۷ + اب کالج کی کس کلاس مین تعلیم پاتا ہے ۸ + فری اسکالر ہے یا بورڈر ۹ + شرح وظیفہ مجوزہ ۱۰ + وظیفہ کب سے جاری ہوگا ۱۱ + کس مدت تک وظیفہ جاری رہیگا ۱۲ + کیفیت ۱۳ +

ف ۷ ہر کالج یا انجمن کیطرف سے جسکو وظیفونکی تقسیم کا اختیار دیا گیا ہو ایک ششماہی کیفیت وظیفہ یاب طالب علمونکی ترقی تعلیم اور صحت جسمانی کی سرکار عالی کی اطلاع کیواسطے بہیجی جایا کریگی۔

ف ۸ آخر مین ان تمام مسلمان انجمنون اور مجلسون اور منتظمون اور کالجون کے پرنسپلون سے جن سے وظائف کا اجرا متعلق ہوگا توقع کیجاتی ہے کہ وظائف کیلئے طلبا کو منتخب کرتے وقت وہ سرکار عالی کی اصل منشا کو ہمیشہ ملحوظ رکھینگے یعنی ان وظائف کے ذریعہ سے اونہین مسلمان طلبہ کی

مدد کیجاوے جو بدون اس مدد کے اپنے اعلی درجہ کی تعلیم جاری کرسکتے ہون اور اسیقدر اونکو مدد دیجاوے جسقدر مدد کی ضرورت ہو مثلاً اگر کوئی حصہ وہ اپنی ذات سے ادا کرسکتے ہین تو اوسکا بقیہ نظامیہ فنڈ کے ذریعہ سے اونکو دیا جاوے نیز یہ کہ ہمیشہ ایسے طالبعلم نکو اون وظایف کے لئے منتخب کرنا چاہئے جو محنتی اور ہونہار ہون -

شرح دستخط

عماد الدولہ معتمد و ناظم تعلیمات

ان کاغذات کے سننے کے بعد مین یقین کرتا ہون کہ ہر ایک شخص کا دل گورنمنٹ ہز ہائینس نظام کے شکریہ اور دعاے دولت سے اور مولوی سید حسین بلگرامی کے شکریہ سے جو مجوز اس کار خیر کے ہوئے اور محسن الملک کے شکریہ سے بھی جنہون نے بلحاظ فنانشل حالت کے اس رقم کی گنجایش نکالی اور آخر ہز اکسلنسی مدار المہام سر آسمان جاہ بہادر کی شکر گذاری سے جنہون نے ان تجویزون کو منظور کیا لبریز ہوگا - اور اسیلئے تمام مسلمانان بمبئی مدراس بنگال اضلاع شمال و مغرب و اودھ و پنجاب پر جنکی اولاد کی ترقی تعلیم کے لئے گورنمنٹ ہز ہائینس نظام نے توجہ کی ہے شکر گذاری لازم ہے پس مین تحریک کرتا ہون کہ ووٹ شکریہ پاس کیا جاوے -

شیخ خیر الدین صاحب نے اس تحریک کی تائید کی اور تائید کرتے وقت مندرجہ ذیل اسپیچ کی

اسپیچ شیخ خیر الدین صاحب

جناب صدر انجمن -

مین آپکا نہایت شکر گذار ہون کہ آپنے مجھے اس رزولیوشن کی تائید کرنیکی عزت عطا فرمائی حضور نظام خلد اللہ ملکہ کے شاہی عطیہ کا قوم کی جانب سے شکریہ ادا کرنے کا کام نہایت عزت اور فخر کا کام ہے لیکن میرے لئے اسوقت نہایت دشواری ہے - اس رزولیوشن کی تحریک کرنیوالے عالیجاہ سید قوم

ایسے جادو بیان آرٹیٹر ہین کہ انکی نہایت فصیح دسوز اور جامع تقریر کے بعد میرا اس مضمون پر گفتگو کرنا مصرعہ
این خیال ست ومحال ست وجنون " کا مصداق ہوگا - تاہم تعمیل ارشاد واجب ہے -

صاحبان - ہر ایک چیز کی خوبی اسکے مختلف پہلوؤن - سے اندازہ کیجاتی - ہے - اور اسی خوبی کے
لحاظ سے اوسکی شکر گذاری کا اظہار کیاجاتا ہے - حضور نظام کے شاہی عطیہ کی خوبیان اسقدر ہین کہ
جس پہلو سے دیکھو ایک سے بڑھکر دوسری خوبی نظر آتی ہے اور اس پہلو سے ہماری شکر گذاری کی کوئی حد
مقرر نہین ہوسکتی - آپ خیال فرمائین کہ ہماری تعلیمی ضرورتین کیسی شدید ہین اور ان کیلئے مالی ضرورتین ہمکو کسقدر
تکلیف دے رہی ہین پہر جو شخص ہماری ایسی ضرورتونکو پورا کرنیکی طرف متوجہ ہو اور ایسی تکالیف مین
ہماری دستگیری کرے ہم جسقدر اوسکے احسانمند اور شکر گذار ہون کم ہے -

سب سے پہلے جو اس عطیہ کو ہماری شکر گذاری کا حقدار بتاتی ہے وہ اسکی خوبی یہ ہے کہ وہ ہماری
ایک نہایت اہم ضرورت کو پورا کرتا ہے دوم یہ کہ وہ ایسے وقت آیا ہے جبکہ ہمکو ایسی امداد کی اشد ضرورت
تھی سوم یہ کہ وہ ایسے شخص کیطرف سے آیا ہے جسکو کوئی ذاتی فایدہ اس سے نہین کیونکہ وہ بفضل ایزدی ایسی
ضرورتون سے فارغ البال ہی چہارم یہ کہ اس عالی حوصلہ اور فیاض دینے والے نے اس عطیہ کو خاص
اپنی رعایا اور سلطنت تک محدود نہین رکھا بلکہ کل قوم کے واسطے اسکو وقف کردیا ہے پنجم یہ کہ ایسے
عالیجاہ بلکہ معمولی قسم کے ذی رتبہ لوگ بھی ایسے امور مین - بے پروائی ظاہر فرماتے ہین لیکن اس عالی پایہ
بادشاہ نے توجہ مبذول فرمائی ششم یہ کہ ایسے نیک مثال دوسرے والیان ملک اور روساء عظام
کیواسطے نہایت شوق دلانے والی ہے ہفتم یہ کہ یہ عطیہ ایک رقم معقول کی صورت مین مستقل طور پر ہے
اور اوسکا نیک اثر عرصہ دراز تک عمدہ نتایج پیدا کرتا رہیگا -

صاحبان آپ جانتے ہین کہ باوجود تعلیم کی خوبیون اور فی زمانا قومی ضرورتونکی بھی مسلمان تعلیمی
معاملات مین اسقدر سست نہین یعنی اور مالی امداد سے پہلو تہی کرتے ہین جنکا ذاتی فایدہ جنکی اولاد کا فایدہ ہے

گویا جنکے گہر کا کام ہے وہ آنکہین بند کئے ہوئے مگن پڑے ہین اور ایک پیسہ تک نہین دیتے - ایسی حالت مین جب ایک عالی پایہ والی ملک ایسا عام فیض جاری کرے تو وہ کسقدر ہمارے دلی شکر گذاری اور احسانمندی کے قابل ہوگا بیشک ہم جسقدر شکرگذاری کرین تہوڑی ہے -

صاحبان - یہ ہمارا شکریہ حضور نظام خلد اللہ ملکہ کی خدمت مین ہے لیکن ہماری نہایت ناشکری ہوگی اگر ہم ان بزرگان قوم اور ارکان سلطنت آصفی کے احسان کا اعتراف نکرینگے جنکی بدولت اور وساطت اور تحریک سے قوم کو یہ عطیہ ملا -

حضور نظام کے بعد مین عالیجناب نواب سر آسمان جاہ بہادر دام اقبالہ مدار المہام دولت آصفیہ کو قوم کی شکریہ کا حقدار مانتا ہون کیونکہ اگر آپکی دلی قومی ہمدردی اور غیر محدود فیاضی و عالی حوصلگی اس تجویز کی منظوری کا باعث نہوتین تو قوم کو اسقدر فائدہ کبھی حاصل نہوتا (سر آسمان جاہ بہادر کے بعد عالیجناب نواب محسن الدولہ محسن الملک مولوی مہدی علی صاحب فنانشل و پولیٹیکل منسٹر دولت آصفیہ جو سچے محسن اور دلی خیرخواہ قوم ہین اور جنکے سلوک ہر ایک عالم مین زبان زد خاص و عام ہین اور تعلیم معاملات مین بسبب اپنی فضیلت کے دلی لگاؤ رکہتے ہین ہمارے شکریہ کے مستحق ہین اگر بحیثیت فنانشل منسٹر وہ اسکی تائید نکرتے تو یہ تجویز غالبا ابتداہی مین شکست ہوجاتی) - ان ہر دو بزرگان کے بعد لیکن اصل مین سب سے اول قومی شکریہ کا حقدار وہ ایک نوجوان فاضل اور قومی فدائی ہے جو اندنون دولت آصفیہ کے محکمہ تعلیم کا اعلی افسر ہے جسکی قابلیت اور لیاقت زمانہ مین مسلم ہے - عالیجناب نواب عماد الدولہ سید حسین بلگرامی صاحب بہادر معتمد و ڈایرکٹر پبلک انسٹرکشن سرکار آصفیہ اس تجویز مسعود کے بانی مبانی ہین اور اسواسطے اونکا شکریہ ادا کرنا ہمارا پہلا فرض ہے اگر وہ اس امر کی تحریک نکرتے اور اپنی لیاقت خداداد سے اس تجویز کی اعانت نکرتے تو ایسا نتیجہ کبھی مترتب نہوتا -

صاحبان آپ ہرگز یہ خیال نفرماوین کہ مین پنجابی ہون اور اسواسطے صرف صوبہ پنجاب کیطرف سے

...حضرت آصفیہ اور ارکان دولت آصفیہ کا شکریہ ادا کرتا ہون اگر مین خودغرض ہوتا تو ضرور ایسا ہی کرتا لیکن خدا کا شاہد ہے کہ میرا خیال ایسا نہین مین سارے مسلمانونکو عزیز رکھتا ہون اور کل ہندوستان کے کلمہ گو یونکو ایک کنبہ اور ایک خاندان کے ممبر جانتا ہون اسلیئے یہ بے ربط ہے ممکن نہین کہ مین اسے محدود کر کے کسی خاص حصہ ملک یا حصہ قوم کی طرف سے شکریہ ادا کرنیکا بہانہ کرون - برعکس اسکے جو کچھہ عرض کیا ہے وہ کل مسلمانون کی طرف سے ہے۔

اخیر مین میری دعا ہے کہ خداوند تعالےٰ حضور نظام خلد اللہ ملکہ اور انکے ارکان سلطنت کو قوم کے بہی خواہونکو اور خود قوم کو دنیا و دین مین سرخرو شاداب اور کامیاب کرے - آمین ثم آمین -

بعد اسکے مسٹر تھیوڈور بیک پرنسپل محمدن اینگلو اورینٹل کالج اور ممبر محمدن ایجوکیشنل کانگریس اپنی کرسی پر سے اوٹھے اور شیخ نصیر الدین صاحب کی تائید کو سپورٹ کرنے وقت انگریزی مین اسطرح پر گفتگو کی جسکا ترجمہ ذیل مین مندرج ہے -

ترجمہ اسپیچ مسٹر تھیوڈور بیک

مسٹر پریذیڈنٹ و جینٹلمین -

مین اس کالج کی جانب سے جسکی نسبت ہز ہائنس نظام نے نہایت فیاضی کے ساتھ سلوک فرمایا ہے بطور پریذیڈنٹ کے ہز ہائنس کا شکریہ بلحاظ اوس بیش بہا امداد کے ادا کرنیکو اسواسطے کھڑا ہوا ہون جو ہز ہائنس نے غریب مسلمان طالبعلمونکی اسکالرشپون کے واسطے عطا فرمائی ہے مین بحواز اپنے منصب کے یہ بات خاص زور کے ساتھہ بیان کرسکتا ہون کہ یہ امداد اس قسم کی ہے جسکے ذریعہ سے مسلمانونکی قوم کو فوراً اعلیٰ نتیجے حاصل ہونگے اور جسکا فایدہ فوراً اثر پذیر ہوگا یونیورسٹی کے پچھلے امتحانات کے بعد ان طالب علمون کے پاس سے جو بیمقدوری کی وجہہ سے امتحان انٹرنس کے بعد اپنی تحصیل جاری نہین کر سکتے تھے میرے پاس بہت سی درخواستین اسکالرشپونکی بابت آئین انمین سے اکثر درخواستونکو نامنظور کرنا پڑا اس قسم کے طالب علم اکثر بڑے شریف خاندانون مین سے ہوتے ہین جو دنیا مین پست حالت کو پہونچ گئے ہین لیکن

اپنے تجربہ کی مدد سے یہ بات کہہ سکتا ہون کہ اس قسم کے طالب علم اکثر اوقات اعلیٰ درجہ کی تعلیم کے فوایدکے حاصل کرنیکے واسطے نہایت لایق ہوتے ہین وہ اپنے افلاس کیوجہ سے سخت محنت کرنے پر مائل ہوتے ہین اور علاوہ اسکے جو تعلیم و تربیت انہون نے اپنے گھرون پر حاصل کی ہے اور جو بعد ایتین نسلاً بعد نسلاً وہ سینے چلے آتے ہین وہ اس قسم کے ہین کہ ایمن جنٹلمینون کا سا مادہ اور عقل موجود ہے اور اگر اونکو تعلیم دیجاوے تو وہ ایک ایسی جماعت لوگونکی ہوگی جو غالباً مسلمانون کی قوم کی پشت پناہ ہوگی لیکن اگر یہ خاندان اور یہ نوجوان لڑکے ایک یا دو نسل تک واسیطرح زیادہ تر افلاس مین مبتلا رہینگے تو ہر ایکطرح پر اسبات کا اندیشہ ہے کہ جو طریقہ اور خیالات عزت کے انکے مورثون سے نسلاً بعد نسلاً انکے درمیان چلے آتے ہین وہ معدوم ہوجاوینگے اور مسلمانونکے قوم کی از سر نو سنبھلنے کیواسطے یہ معقول مخرج عمدہ سامان کا ہمیشہ کیلئے جاتا رہے گا لیکن اگر اونکی خبرگیری کیجاویگی اور اونکو تعلیم دیجاویگی تو ہم ایسے ہزارہا نوجوان آدمی پیدا کرسکینگے جو مسلمانونکی قوم کی ترقی و بہبودی کا ذریعہ ثابت ہونگے۔

جو امداد ہز ہائینس نے برٹش انڈیا کے مسلمانون کو دی ہے وہ اس قسم کی ہے (جیسا کہ مین سابق مین بیان کرچکا ہون) کہ اسکا اثر فوراً ہر شخص کے دل پر ہوگا مجھکو اندیشہ ہے کہ یونیورسٹی کے امتحان کے بعد مین اپنی کالج کے سکرٹری آنریبل سید احمد خان بہادر کے حق مین اسوجہ سے تکلیف کا باعث ثابت ہوا ہون کہ مجھکو ہمیشہ جدید مسلمان طالب علمون کے واسطے جو اس قسم کی امداد کے محتاج ہین کالج کے فنڈ سے وظیفون کی درخواست ان سے کرنی پڑی ہے چونکہ وہ اس انسٹیٹیوشن کے جاری رکھنے کے واسطے بلحاظ روپیہ کے ہمیشہ مشکلات مین رہتے ہین اسلئے مجھکو اسبات کا اندیشہ رہا ہے کہ جب کبھی مین کوئی نئی درخواست انکے روبرو پیش کرون تو مبادا وہ چین بجبین ہوجاوین سید صاحب نے مجھسے کہا ہے کہ وہ آمدنی کے اس جدید مخرج کو مجھسے پوشیدہ رکھنا چاہتے تھے تاکہ مین اپنی درخواستین کم التجا کے ساتھ پیش کرون اور اونکے پاس ایک ایسا ذخیرہ موجود رہے جس سے وہ پوری کیجاوین لیکن بدقسمتی سے

اندازہ ممکن تہا اور مین نے یہ خفیف واقعات صرف اسبات کو ظاہر کرنیکے لئے بیان کیے ہین کہ جو امداد ہز ہائینس کی گورنمنٹ نے اس کالج کو عطا فرمائی ہے وہ ہمارے حق مین کیسی مفید ثابت ہوگی ۔

اسے صاحبو سال پیوستہ مین محمڈن ایجوکیشنل کانگریس نے ایک رزولیوشن پاس کیا تہا جسمین غریب مسلمان طالب علمون کے واسطے اسکالرشپون اور وظیفون کا ایک فنڈ قایم کرنیکی ضرورت ظاہر کی گئی تہی اسوقت تک کسیقدر کوشش کی گئی ہے لیکن کچھ بہت زیادہ نہین ۔ پنجاب کے بعض انجمنون نے اس معاملہ کی جانب توجہ صرف کی ہے اور عمدہ کام کیا ہے لیکن مین اسبات کو کہ ہندوستان کے اول درجہ کے مسلمان والی ملک نے اب غریب مسلمان طالب علمونکی دستگیری کی ہے اور اسکالرشپون کے واسطے یہ بیش بہا عطا فرمایا ہے ایک علامت اس امر کی سمجھتا ہون کہ اسکالرشپ کی تحریک اثر پذیر اور قوم کے سرگروہون کی توجہ اسکی جانب زیادہ تر مایل ہوتی جاتی ہے ۔

اس معاملہ کا ایک دوسرا پہلو ہی جسکی جانب مین چند لمحہ کیواسطے آپکی توجہ مایل کرنا چاہتا ہون مین خیال کرتا ہون کہ یہ بات کہ ہز ہائینس نظام برٹش انڈیا کے باشندونکی بہبودی کی جانب اسی قسم کی توجہ اور فکر ظاہر فرماتے ہین جیسے کہ وہ خاص اپنی قلمرو کے باشندونکی جانب ظاہر فرماتے ہین اس دلی محبت اور اتحاد کے جو گورنمنٹ انگریزی اور ہز ہائینس نظام کی گورنمنٹ کے درمیان ہے اور مستحکم اتفاق کی جو ہندوستان کے والیان ملک اور انکی رعایا اور ان لوگون کے باہم پایا جاتا ہے جو براہ راست گورنمنٹ انگریزی کے تحت مین رہتے ہین اور اس اتحاد اور مضبوط ارتباط کی ایک علامت ہے جسمین اس زبردست سلطنت کے اجزا باہم ملے ہوئے ہین جبکہ دو یا تین برس پہلے مجھکو ہز ہائینس نظام کی خدمت مین پیش کئے جانیکی عزت حاصل ہوئی تہی تو مینے ہز ہائینس کے روبرو یہ عرض کیا تہا کہ ان اضلاع کے مسلمان اس اعلی درجہ کے فیاضانہ امداد کے لحاظ سے جو ہز ہائینس نے اوس کالج کی فرمائی ہے جہان کہ ہم آج جمع ہین ہز ہائینس کے نہایت ممنون و مشکور ہین ہز ہائینس نے اوس بار احسان کو جو برٹش انڈیا کے مسلمانون کے سرون پر ہے اوس

عنایت آمیز توجہ سے دوبالا کردیا ہے جو ہز ہائنس نے اونکی بہبودی اور ترقی کی جانب ظاہر فرمائی ہے۔

ہز ہائنس کے علاوہ ہم ہز ہائنس کے وزیر اعظم نواب سر آسمان جاہ بہادر کے بھی نہایت ممنون و مشکور ہین اے صاحبو کچھ بہت عرصہ نہین گذرا کہ ہمکو نواب سر آسمان جاہ بہادر کے یہان رونق بخش ہونے سے عزت حاصل ہوئی تہی اور مین یقین کرتا ہون کہ آپ سب صاحبون کے دلون پر جو اوسوقت یہان تشریف رکہتے تہے نواب صاحب ممدوح کی خوش اخلاقی اور نیک مزاجی کا بڑا اثر ہوا ہوگا یہ امر نواب صاحب ممدوح کی ذاتی فیاضی کی ہی بدولت ہے کہ ہمارے کالج مین ایک مسجد تیار ہورہی ہے جسمین طالب علم نماز پڑہ سکتے ہین یہ مسجد بالفعل ایک عارضی عمارت ہے لیکن نواب سر آسمان جاہ بہادر کی امداد سے ہم ایسی عمدگی اور مضبوطی کے ساتہہ اسکی بنیاد قایم کر سکے ہین کہ وہ اس عالیشان عمارت کی تعمیر ہونے کا طیار ہے جسکی نسبت ہم امید کرتے ہین کہ وہ کسی زمانہ مین ایک ایسے طریقہ مین کامل طیار ہوجاویگی جو اس انسٹیٹیوشن کی ضروریات کے شایان و مناسب ہوگی۔

اور آخر کار مین ایک ایسے جنٹلمین کی نسبت جنکو مین اپنا دلی دوست کہنے پر فخر کرتا ہون یعنے نواب عماد الدولہ سید حسین بلگرامی کی نسبت اپنی احسانمندی ظاہر کرنا چاہتا ہون اس زمانہ مین جبکہ مینے دو مہینے حیدرآباد مین قیام کیا تہا مین اونکے مکان سے اسقدر کم فاصلہ پر رہتا تہا کہ قریب دو منٹ مین وہان جاسکتا تہا اور شاید ہی کوئی دن ایسا گذرا ہوگا جبکہ ہم نہ ملے ہون اور گہنٹون تک سرگرمی سے بات چیت نکی ہو حیدرآباد مین کوئی شخص مولوی سید حسین بلگرامی سے زیادہ تر نامور نہین ہے اور زبان انگریزی کا عالم ہونیکے لحاظ سے یعنے ہندوستان کے باشندون مین اونکا ہمسر نہین دیکہا جن شخصون نے آپ صاحبون مین سے اوس رسالہ کو پڑہا ہے جو اونہون نے **نیشنل کانگریس** کے برخلاف تصنیف کیا تہا وہ اوس زبان مین اونکی دستگاہ اور اونکی طرز تحریر کی خوبصورتی کی قدر شناسی کرینگے مینے سنا ہے کہ مشرقی زبانون مین بہی اونکے کمالات ایسے ہی اعلی درجہ کے ہین پس اس عالی دماغ اور فیاض جنٹلمین

اور مسلمانونکی ترقی کے اس سچے خیر خواہ کا ہم سبکو تہ دل سے شکریہ ادا کرنا چاہیے اور مین یقین کرتا ہون کہ نہایت افسوس مجھکو اسبات پر ہے کہ وہ یہان تشریف نہ لا سکتے تاکہ ہم بذات خود اونکا شکریہ ادا کرتے اور اونکی صحبت سے حظ اوٹھاتے اس مین آپ بھی شریک ہونگے ۔

بعد اسکے مولوی بشیر الدین صاحب اپنی کرسی پر سے اوٹھے اور کہا کہ مین نہایت دلی مسرت سے تحریک و تائید سے جو اس ریزولیوشن کی نسبت ہوئی اتفاق کلی کرتا ہون ۔ لیکن میری دانست مین نہایت مناسب ہوگا اگر اسبات کا بھی انتظام کیا جاوے کہ جن طلبا کو وظیفہ دیا جاوے انسے اقرار لیا جاوے کہ جب وہ نوکر ہو جاوین تو جسقدر وظیفہ اونھون نے پایا ہو وہ اسکو بتدریج واپس کر دین تاکہ اسکالرشپ فنڈ مین ترقی ہوتی رہے ۔

سکرٹری نے کہا کہ ہمکو کوئی ایسا اختیار نہین ہے کہ جس قاعدہ پر گورنمنٹ نظام نے وظیفے مقرر کیے ہین اوسمین دست اندازی کرین اور اسلیئے گورنمنٹ نظام سے ہم کوئی ایسی درخواست نہین کر سکتے

اسکے بعد پریسیڈنٹ اپنی کرسی پر سے اوٹھے اور کہا کہ مین اوس جوش خروش سے جس سے سید نے شکریہ کی تحریک کی اور تائید کرنے والون نے تائید کی اس عطیہ کا شکریہ ادا کیا اگر مجھکو معلوم ہوتا کہ انسان جو عبید الاحسان ہے اوسکا فرض ہے کہ اپنے محسن کا شکریہ ادا کرے پس مین نہایت دلی جوش و خروش سے اتفاق کرتا ہون کہ ہمارے فخر اور ہمارے بقیہ قوم کے نشان عالیشان والی سلطنت دکن کا شکریہ ادا کیا جاوے ہز اکسلینسی سر آسمان جاہ کا جنکے ہاتھ مین اس عطیہ کا منظور کرنا تھا اور میرے پورانے دوست مولوی مہدی علی کا جنھون نے نہایت قومی ہمدردی سے ونائش دین اس عطیہ کی گنجایش نکالی اور نواب عماد الدولہ کا جو اس عطیہ کے محرک ہوئے شکر ادا کرنا واجب سمجھتا ہون ۔

میرے معزز دوست مولوی بشیر الدین صاحب نے جو تجویز اسکالرشپ کے واپسی کی نسبت کی ہے قطع نظر اوس معذرت کے جو سکرٹری نے کی یہ عطیہ اسکالرشپ جو بطور عطیہ کے ہین نہ بطور قرض حسنہ

پس کوئی تجویز اسکی واپسی کی گورنمنٹ کی شان کے مناسب نہین ہے

آخرکار جو تحریک پیش ہوئی تھی اوسپر سب نے اتفاق کیا اور مندرجہ ذیل رزولیوشن بالاتفاق پاس ہوئے

پہلا رزولیوشن

کانگریس بالاتفاق نہایت دلی شکر اور دلی ادب احسانمندی سے حضور عالی ہزہائینس نظام کا تقرر اسکالرشپ پر شکر ادا کرتی ہے۔

دوسرا رزولیوشن

کانگریس بالاتفاق دلی احسانمندی سے ہزاکسلینسی سرآسمان جاہ مدارالمہام سلطنت دکن کا جنھون نے ان اسکالرشپونکی تجویز کو منظور فرمایا شکر ادا کرتی ہے۔

تیسرا رزولیوشن

کانگریس بالاتفاق نواب محسن الملک مولوی مہدی علی کا بلحاظ فنانشل تجویز کے جو اونھون نے نسبت تقرر اسکالرشپون کے کی شکر ادا کرتی ہے۔

چوتھا رزولیوشن

کانگریس بالاتفاق دل سے اور نہایت دلی شکر گذاری سے اوس عالی ہمت ہمدرد قوم کا شکر ادا کرتی ہے جو اس تجویز کا بانی ہوا اور جس نے اس فیض کے تخم کو بویا اور شجر بارآور ہوا وہ کون ہے مولوی سید حسین بلگرامی عماد الدولہ عماد الملک بہادر۔

محمد فیروز الدین صاحب نے تحریک کی اس عطیہ کا شکریہ بحضور عالی ہزہائینس نظام و دیگر ان بزرگون کی خدمت مین جنکے شکریہ کے ووٹ منظور ہوئے ہین کانگریس کی طرف سے بذریعہ تاربرقی بہیجا جاوے۔

پریسیڈنٹ نے اس تحریک کی تائید کی اور بالاتفاق منظور ہوئی۔

سکرٹری نے کہا کہ ان تاربرقیون کا خرچ کس فنڈ سے ادا کیا جائیگا ۔ شیخ محمد عابد لردون صاحب تعلقہ دار سوامیہ ضلع الہ آباد نے کہا کہ اوسکا خرچ مین ادا کرونگا چنانچہ اونہون نے اپنی فیاضی سے خرچ ڈاک ادا اور مندرجہ ذیل تاربرقیان بھیجی گئین ۔

تار برقی بنام پرایوٹ سکرٹری ہزہائنس نظام

محمدن ایجوکیشنل کانگریس جسکا اجلاس اس سال علیگڈہ مین ہوا ہے اور جسمین چار سو ممبر پنجاب بہار صوبہ جات شمالی و اودہ سے شامل ہین ہز ہائنس نظام کا دلی شکریہ اوس بے بہا عطیہ رقم کے لئے ادا کرتی ہے جو مسلمان طالب علمون کے وظایف کے لئے دیا ہے ۔

تار برقی بنام ہز اکسلنسی سر آسمان جاہ

محمدن ایجوکیشنل کانگریس جسکا اجلاس اس سال علیگڈہ مین ہوا ہے آپکا شکریہ ادا کرتی ہے کہ آپنے پانچہزار روپیہ منجانب ہز ہائنس نظام وظایف مسلمان طلبار کے لئے عطا فرمایا ۔

تار برقی بنام نواب محسن الملک مولوی مہدیعلیخان

محمدن ایجوکیشنل کانگریس آپکا شکریہ ادا کرتی ہے کہ آپنے وظایف کے لئے پانچہزار روپیہ بجٹ مین درج کیا ۔

تار برقی بنام نواب عماد الدولہ مولوی سید حسین بلگرامی

محمدن ایجوکیشنل کانگریس آپکا دل سے شکریہ ادا کرتی ہے کہ آپنے گورنمنٹ ہز ہائنس نظام سے وظایف مسلمان طلبار کے لئے سفارش کی جسکی کہ نہایت ضرورت تھی ۔

بعد اسکے سکرٹری نے دوسرا رزولیوشن جو منشی احمد علی شوق کی ترمیم اور اصلاح کے بعد بحث کے لئے منظور ہوا تھا اور جو ذیل مین مندرج ہے اجلاس مین پڑھا ۔

رزولیوشن نمبر ۳

یہ کانگریس گذشتہ سال کی کانگریس کے رزولیوشن نمبر ۱ و ۳ کو کانفرم کرتی ہی اور اوس سعی میں کوشش جاری رکھنے کی ضرورت کو تسلیم کرتی ہے اور اسبات کی ضرورت سمجھتی ہی کہ جو اسلامیہ انجمنیں ہندوستان میں قایم ہیں اون سے ایجوکیشنل کانگریس اسبات کی خواہش کرے کہ وہ اون مقاصد کے پورا کرنے میں کوشش کریں۔

گذشتہ کانگریس کا پہلا رزولیوشن جسکا ذکر مذکورۂ بالا رزولیوشن میں ہے یہ ہی کہ۔ اس کانگریس کی یہ راے ہی کہ غریب مسلمان طلبا کو جنھوں نے انٹرنس کا امتحان پاس کرلیا ہو اور ہوشیار ہوں بذریعہ وظیفہ اس طور سے مدد کیجاوے کہ جس کالج میں وہ چاہیں اپنی تعلیم جاری رکھیں اور نیز اون طلبا کو جو ہوشیار اور غریب مسلمان ہوں اور جنھوں نے مڈل کا امتحان پاس کرلیا ہو ضلع اسکول اور دیگر اسکولوں میں امتحان انٹرنس تک پڑھنے کے لئے وظایف سے مدد دی جاوے اور یہ کہ پنجاب ممالک مغربی و شمالی۔ اور اگر ضرورت ہو تو نیز دیگر صوبجات میں ایسی کمیٹیاں مقرر کی جاویں کہ اس کام کی نگرانی کریں اور یہ کہ ہر ایک کمیٹی آیندہ اجلاس محمدن ایجوکیشنل کانگریس میں اس امر کی رپورٹ پیش کریں کہ کسقدر طلبا نے انٹرنس اور امتحان جماعت مڈل پاس کیا ہے۔ اور کسقدر طلبا کو بطریق مذکورۂ بالا مدد دی گئی ہے اور کسقدر طلبا کالجوں اور اسکولوں میں تعلیم پا رہے ہیں۔

گذشتہ کانگریس کا تیسرا رزولیوشن یہ ہے کہ۔ یہ کانگریس اسبات کی ضرورت تسلیم کرتی ہی کہ ہر ایک ضلع کے صدر مقام میں محمدن ایجوکیشنل کانگریس کی ایک اسٹینڈنگ کمیٹی قایم کیجاوے یہ اسٹینڈنگ کمیٹیاں ایک جنرل ایجوکیشنل کمیٹی صوبہ کی اور وہ سب ملکر سنٹرل اسٹینڈنگ کمیٹی کے ماتحت ہوں جسکا ہیڈکوارٹر علیگڈھ میں ہو اور جسکا سکرٹری محمدن ایجوکیشنل کانگریس کا سکرٹری ہو۔ ہر ایک ضلع کی اسٹینڈنگ کمیٹی اور صوبہ کی جنرل کمیٹی کا یہ فرض ہو کہ اوس ضلع اور صوبہ کے مسلمانوں

تعلیمی حالت کو پیش نظر رکھے اور اوسکی ترقی کے اسباب پیدا کرنے مین ساعی رہے اور کم سے کم ایک معقول وظیفہ کسی مسلمان طالب علم کے لئے جو ہائی ایجوکیشن تحصیل کرتا ہو اور ممکن ہو تو سکنڈری ایجوکیشن کے لئے بھی تجویز کرے اور اوسکے لئے روپیہ جمع کرے - اسٹینڈنگ کمیٹی کے جمع خرچ کا حساب رکھنے والا اور وصول کرنے والا امانت دار قوم کہلاوے اور ہر ایک ایسی کمیٹی کو اختیار ہوگا کہ باتفاق راے اپنے ممبران کے ایسے امانت دار اور قومی والنیٹر مقرر کرے -

اس رزولیوشن کے پیش ہو جانیکے بعد شیخ خیرالدین صاحب نے جو اسکے محرک تھے حسب مندرجہ ذیل گفتگو کی -

اسپیچ شیخ خیرالدین صاحب

جناب صدر انجمن -

اتنا بڑا بارونق جلسہ جسکو مین اسوقت دیکھتا ہون اس امر کا عملی اور کافی ثبوت ہے کہ قوم نے ایجوکیشنل کانگریس کی بیشمار خوبیون اور فوایدکو جان لیا ہے اور اس عمدہ اور مبارک تجویز سے خاطر خواہ فایدہ اوٹھانا چاہتی ہے - کانگریس کی بہت سی خوبیان چشم ظاہری سے پوشیدہ ہین یعنی ڈایرکٹ اور بدیہی نہین ان ڈایرکٹ اور بالواسطہ ہین اور انکا اثر ایک عرصہ کے بعد ظاہر ہوگا لیکن بہت سی خوبیان ایسی بھی ہین جنکا عملی نتیجہ فی الفور اور براہ راست ظہور مین آتا ہے - اسوقت جس رزولیوشن پر مجھکو گفتگو کرنا ہے وہ آخر الذکر قسم کے فواید مین سے ایک سے متعلق ہے -

آپ صاحبان کو بخوبی یاد ہوگا کہ پچھلے سال کے اجلاس منعقدہ لاہور مین دو رزولیوشن پاس ہوئے تھے جنکا منشا یہ تھا کہ ملک کے ہر ایک حصہ مین قوم کے بہی خواہ لوگ فنڈ جمع کرین اور اس سے غریب لیکن شریف الاصل ورہونہار مسلمان طلبا کالج کو وظایف دین - کالج کی تعلیم مسلمانون کے واسطے کسقدر ضروری ہے اور جو مسلمان طالب علم بلحاظ طبیعت اور ذہانت کے کالج کی تعلیم پانیکے لایق ہین وہ مالی امداد

کے کسقدر محتاج ہین یہ ایسے امور ہین جنپر مین اسوقت بحث کرنا نہین چاہتا کیونکہ پچھلے سال کے اجلاس مین انپر کافی بحث ہوچکی ہے اور جن فاضل و عالیجاہ بزرگون نے اس رزولیوشن کو پیش کیا تھا اور اسکی تائید کی تھی اُنھون نے ان سوالات کا کوئی پہلو میری حجت کرنیکے واسطے نہین چھوڑا - مین ان امور کو اب بالکل بدیہی اور اظہر من الشمس جانتا ہون -

لیکن یہ بات ضرور غور طلب و قابل ذکر معلوم ہوتی ہے کہ ان گذشتہ بارہ مہینے مین ہماری قوم نے وظائف کے مسئلہ کی جانب کسقدر توجہ فرمائی اور فنڈ اکٹھا کیا اور عملی طور پر کتنے طلبا کو روپیہ سے امداد دی -

حضرات من - مین اس امر کا بڑے شرم سے اعتراف کرتا ہون کہ جس قدر حالات اس امر کے متعلق آج تک مجھکو معلوم ہوئے ہین ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ قوم نے اس مفید اور نہایت ضروری کام کیطرف پوری نظر التفات نہین کی ضرورت سے کہین کم توجہ کی ہے - ممالک مغربی و شمالی و اودھ کے حالات مجھکو اچھی طرح معلوم نہین اور اسواسطے مین نہین کہہ سکتا کہ اس حصہ ملک کے محترم و معظم اور دریا دل قومی ہمدرد بزرگون نے اس صیغہ مین کسقدر ہمت دکھائی ہے - ہان غریب پنجاب نے جو کم و بیش عملی کارروائی اسکے متعلق کی ہے اسکو بحیثیت ایجوکیشنل سکرٹری انجمن اسلامیہ پنجاب اور سکرٹری ایجوکیشنل کانگریس کمیٹی پنجاب جانتا ہون - لیکن وہ بھی اس قابل نہین کہ اسکا مفصل ذکر کیا جاوے - لاہور کی انجمن اسلامیہ پنجاب نے آٹھ دس وظایف دئے امرتسر کی باہمت انجمن نے دس بارہ وظائف دئے گجرات اور جالندھر کی انجمنون نے بھی چند وظایف دئے ملتان فیروزپور قصور سیالکوٹ اور شاید دہلی مین بھی اسکی تحریک ہوئی اور بعض دیگر شہرون مین بھی اسکا چرچا ہوا -

اب اگر آپ اس قسم کے نیک اور مفید تحریک کو جاری رکھنا چاہتے ہین تو ضرور ہے کہ ۱۸۸۸ء کے جلسہ کانگریس کے رزولیوشن نمبر ۱ و نمبر ۳ کو کانفرم کرین اور میرے اس رزولیوشن کا بھی منشا ہی - مجھے نہ صرف یہ امید ہے کہ آپ میرے اس رزولیوشن کو بالاتفاق پاس فرماوینگے بلکہ یہ بھی کہ جب

آپ صاحبان اس قومی دار العلوم سے جسکی عالیشان لیکن ہنوز نامکمل سنٹرل ہال مین آپکا جلسہ رونق افروز ہے اپنے وطن کو واپس تشریف لیجاوینگے تو اس ضروریات کو ہمیشہ پیش نظر رکھینگے اور اپنی پوری کوشش اس باب پر لگا دینگے کہ مسلمان غریب طلبہ کے لئے وظائف کا بندوبست ہوجاوے ہر ایک صاحب کے شہر مین ضرور کئی ایسے محتاج طالبعلم ہونگے اور ایسے طلبہ کو امداد دینا رضامندی خدا و رسول خدا ہے ۔ مین دعا کرتا ہون کہ جب ہم دوبارہ جمع ہون تو مجھے اس امر کے متعلق بہت ہی عملی اور حقیقی ترقی کی خبرین سننے کا موقع ملے ۔ آمین ثم آمین ۔

منشی احمد علی صاحب شوق نے اس رزولیوشن کی تائید کی اور انجمنہا اسلامیہ کی تائید سی اگر وہ کرین جو عملی فوائد اس رزولیوشن کی عملی کارروائی کے لئے متصور ہین اونکو بیان کیا سید حسن صاحب نے اور اور دو ایک صاحبون نے اسی رزولیوشن کی تائید مین گفتگو کی مگر افسوس ہے کہ کسی صاحب نے اپنی گفتگو تحریر کرکے ہمارے پاس نہین بھیجی ۔ بالآخر جو رزولیوشن پیش ہوا تھا بالاتفاق پاس ہوا

چوتھا اجلاس

منعقدہ ۔۲۹۔ دسمبر ۱۸۸۹ء روز یکشنبہ بعد نماز ظہر

صدر انجمن

جناب خان بہادر مولوی سید فرید الدین احمد خانصاحب

تمام ممبر اور وزیٹر جو مولوی محمد شبلی صاحب نعمانی کی نظم سننے کے زیادہ مشتاق تھے وقت معین تشریف لائے ہال بھرگیا پریسیڈنٹ نے مولوی محمد شبلی صاحب سے نظم پڑہنے کی درخواست کی مولوی صاحب اوٹھے اور اپنی فارسی نظم جو فارسیت کی گویا ایک سند تھی پڑہی الفاظ کی شستگی بندش کی خوبی مضمون کی دلبستگی نے لوگون کے دلون مین عمدہ اثر پیدا کیا اور جس طرز پر انہون نے اوس نظم کو پڑہا اوس نے اوس اثر کو دوبالا کردیا ۔ یہ نظم بجنسہ ضمیمہ رویداد مین طبع ہوگی ۔

اسکے بعد رزولیوشن واسطے مباحثہ کے پیش ہوئے سکرٹری نے تیسرا رزولیوشن جو ذیل مین مندرج ہے اجلاس کے سامنے پڑہا ۔

رزولیوشن نمبر ۳

اس کانگریس کی یہ راے ہے کہ مندرجہ مضمون پر اردو یا انگریزی زبانبن ایک ایسی کتاب لکھوایا جاوے جسکی مقدار فلسکیپ کے سو صفحون سے جو معمولی خط سے لکھے گئے ہون کم نہو ۔ اور کانگریس کیطرف سے ۔۔۔ سو روپیہ انعام اوس شخص کو ملیگا جسکا جواب مضمون کمیٹی جو اس غرض سے مقرر ہوگی

پسند کرے -

مضمون یہ ہے

موجودہ حالت مین ملک کی ترقی کے لئے اعلی تعلیم پر کوشش کرنی اور اوسکے لئے سامان جمع کرنا زیادہ مفید ہے یا ادنی درجہ کی تعلیم پر - دونونکا مقابلہ کرو اور بتاؤ کہ اگر اعلی تعلیم پر کوشش کرنی زیادہ مفید ہے تو کیون - اور اگر ادنی تعلیم پر کوشش کرنی زیادہ مفید ہے تو کیون - دو صورتونمین امر اول تسلیم کیا جاوے تو ہمکو کیا کرنا چاہیئے اور یہ کہ آیا موجودہ حالت ملک کی ایسی ہے کہ وہ دونون قسم کی تعلیم پر برابر فائدہ رسان کوشش کر سکتا ہے یا نہین - اگر نہین تو ہم کوشش ہم کرین وہ اعلی تعلیم پر صرف کرین یا ادنی پر - ادنی تعلیم سے مراد اسکول تک کی تعلیم ہے اور اعلی تعلیم سے مراد کالج کی تعلیم ہے

اس رزولیوشن کے پڑہے جانیکے بعد مولوی محمد شبلی صاحب نے اسطرح پر گفتگو کی -

اسپیچ مولوی محمد شبلی صاحب

جناب پریسیڈنٹ و ممبران انجمن -

جس رزولیوشن کے تحریک کرنیکی مین نے جرأت کی ہے وہ ایک نہایت صاف اور بدیہی رزولیوشن ہے - جسکو سکرٹری صاحب نے اجلاس مین پڑہکر سب کو سنا دیا ہے - اوسکی نسبت مجھکو کچھہ زیادہ گفتگو کرنیکی ضرورت نہین ہے کیونکہ تمام حضرات جو اسوقت اس بڑے ہال مین جمع ہین بخوبی واقف ہین کہ جسطرح اب سے چند برس پہلے اون لوگونکی تعداد نہایت کم تھی جو انگریزی تعلیم کو جایز سمجھتے تھے - آج وہ لوگ صرف معدودے چند ہین جنکو انگریزی تعلیم کی ضرورت سے انکار ہے - اب یہ صدا نہایت عام ہو گئی ہے گھر گھر اسکے چرچے ہین - ہندوستان کے اس سرے سے اوس سرے تک ہر جگہ یہ اسیکار نہ ہی صرف زبانی باتوں پر نہین ہے بلکہ عموٗ عملی کارروائیان بہی شروع ہو گئی ہین ہر جگہہ - کلب - انجمنین - مدرسے قایم ہوتے جاتے ہین لیکن یہ تعجب ہے کہ اس سرگرمی اور جوش کا کوئی معقول اثر ملک مین محسوس نہین ہوتا ہماری تعلیم کو جو غیر قومون سے

نسبت تھی اوسمین بہت کم فرق پیدا ہوا ہے - اعلی تعلیم اوسیطرح لیستی کی حالت مین ہے - گریجوٹون کی تعداد اب بھی اکا دکا کی حد سے نہین بڑہتی - جسکی وجہ میرے خیال مین صرف یہ ہوسکتی ہے کہ قوم نے تعلیم کے مختلف درجونکی ضرورتون پر غور نہین کی مختلف لوگ مختلف کوششون مین مصروف ہین جسکی وجہ سے کوئی مجموعی طاقت نہین پیدا ہوتی - سب سے پہلے تمام قوم کو یہ طے کرلینا چاہیئے کہ ہمکو کس تعلیم کی زیادہ ضرورت ہے جب ایک خاص تعلیم کی ضرورت عموماً تسلیم ہوجاے تو سب ملکر اوسپر متوجہ ہون اسطرح قوم کے مجموعی کوششونکا رخ ایک طرف پہیجائیگا - لیکن یہ تعین کوئی آسان مضمون نہین ہے اور جب تک کہ قوم کے بہت سے عالی خیال حضرات اوسپر بحث نکرین اور اونمین باہم مبادلہ خیالات نہو اوسکا قطعی فیصلہ نہین ہوسکتا انہین وجوہ سے میری خواہش ہے کہ اس مضمون پر کہ کون سی تعلیم مقدم تر اور ضروری تر ہے ایسی لکہوائی جائین اور جو ایسے سب سے عمدہ ہو اوسپر ایک انعام جو مقدار مین سو روپیہ سے کم نہو مقرر کیا جاوے - اس طرح اس بحث کے تمام پہلو قوم کے سامنے آجاوینگے اور پہر جو فیصلہ ہوگا وہ قطعی اور مسلم الثبوت ہوگا مین نے مختصر طور پر رزولیوشن کی ضرورت بیان کردی ہے لیکن امید ہے کہ میرے موید جناب آنربیل سید احمد خانصاحب نہایت کافی تفصیل کے ساتھ اوسپر گفتگو فرماوینگے -

اس رزولیوشن کی تائید کرتے وقت سید احمد خان نے اسطرح پر گفتگو کی -

اسپیچ سید احمد خان

جناب صدر انجمن و دیگر بزرگان -

جو رزولیوشن کہ اسوقت پیش ہوا ہے مین اوسکی تائید کرتا ہون - آپکو اس رزولیوشن سے یہ بات ظاہر ہوئی ہوگی کہ اس رزولیوشن کا مقصد اسوقت کسی مضمون پر بحث کرنے اور اوسکے فیصلہ کرنے کا نہین ہے - ایک مضمون کانگریس کے سامنے پیش کیا گیا ہے نہ اسلیئے کہ اوسپر بحث کیجاوے بلکہ اسلیئے اوس مضمون پر ایسی لکھوایا جاوے اور اوسکے لیئے بہ پابندی بعض شرطون کے انعام مقرر کیا جاوے

پس اسوقت یہی امر بحث طلب ہے اور اسکے سوا اور کوئی چیز بحث طلب نہین ہے - حال یہ ہے کہ اسی قسم کے مضامین یا اوسکے قریب قریب چند دفعہ پچھلے تین اجلاسونمین پیش ہوئے اور ہر ایک صاحب نے دفعۃً بلا غور کامل یا بعد کسیقدر غور کے اوسپر گفتگو شروع کی - گفتگوئین آپسمین مختلف تہین اور ہر ایک صاحب کی گفتگو نہ کل پہلو پر یا ورنہ اوسکے کل منافع پر جامع تہی اور مخالف گفتگو کرنے والے کی گفتگو اوس موید کی گفتگو کے نقصان اور اپنی تجویز کے منافع بیان کرنیکو کافی تہے اسلیے ضرور ہے کہ لوگ بجاے خود غور کامل کر کے اور ہر ایک صاحب کے تمام منافع و مضامین غور کر کے اپنی راے قایم کرین اور یہ مقصد اس صورت مین کہ اوس مضمون پر متعدد ایسی تحریرین ہون جسکی تحریک ہذو یوشن مین کی گئی ہے بخوبی حاصل ہوسکتا ہے -

حضرات - ہمارے ملک اور ہماری قوم کا عجیب حال ہے - کسی چیز کا ادنی یا اعلی عقلی ہو یا عملی نام لو اور پوچہو کہ قوم کو اوسکی ضرورت ہے تو ہر ایک کے لئے جواب ملیگا کہ ہان اور کسیکی نسبت کہا جاویگا نہین - قرآن کے مکتبونکی ہمکو ضرورت ہے - عربی فارسی کے مکتبون کی ہمکو ضرورت ہے - حدیث و فقہ کے مدرسون کی ہمکو ضرورت ہے انگریزی تعلیم مین لوور پرئمری و اپر پرئمری - مڈل و انٹرنس و ایف اے و بی اے اور ایم اے کی ہمکو ضرورت ہے - تجارت مین چہوٹی دوکانداری سے بڑے سے بڑے کارخانے کی ہمکو ضرورت ہے صناعت مین سوئی اور دیا سلائی بنانے سے عمدہ عمدہ جیبی گہڑیان اور عجیب عجیب تہیٹر اور نازک نازک کلین بنانیکی ہمکو ضرورت ہے - سوت کاتنا کاغذ بنانا کپڑا بننا غرضکہ اس زمانہ کی چیزون مین سے کوئی چیز ایسی نہین ہے جسکی ہمکو ضرورت نہو پس بلحاظ امورات متعلق تعلیم کے ہر ایک شخص کہہ سکتا ہے کہ ادنی درجہ کی تعلیم پہیلانیکی قوم مین بڑی ضرورت ہے - دوسرا کہہ سکتا ہے کہ اعلی درجہ کی تعلیم نہونے سے قوم کو روز بروز تنزل ہوتا جاتا ہے - دونو نکا کہنا بلحاظ قوم کی حالت کے صحیح ہے اور انکے دلایل قابل رد و قدح نہین ہین - مگر سوال یہ ہے کہ وہ لوگ جو اوس گری ہوئی قوم کو سنبہالنا چاہتے

ہین جو ادنی سی چیز سے اعلی چیز تک کی محتاج ہے اوسکے سنبھالنے کا اونکو کیا طریقہ اختیار کرنا چاہیے کیا سب چیزون کو ایک ساتھہ اختیار کرنا جسکا انجام محالات سے ہے اور قومون کے متفرق ہوجانے سے ایک چیز کا بھی ہونا ناممکن ہے ہمکو مناسب ہے یا کسی ایک چیز کو جو سب خرابیونکی جڑ ہے اختیار کرنا لازم ہے -

فرض کرو کہ ایک شخص بیمار ہے اور متعدد بیماریان اوسکو لاحق ہین اوس طبیب کو جو اوسکا معالج ہے دفعۃً تمام بیماریون کا ایکدم علاج کرنا مناسب ہے یا اول اوس بیماری کا تدارک کرنا اوسکو مناسب ہے جو مہلک ہے قوم من حیث المجموع ایک شخص واحد کا حکم رکھتی ہے درحقیقت اوسکو بہت سی بیماریان لاحق ہین سوال بحث طلب صرف یہی ہے کہ کون سی بیماری سب سے زیادہ سخت اور مہلک ہے جسکے علاج مین سب سے اول ہم سبکو متفق ہوکر کوشش کرنی چاہیے -

مجھے امید ہے کہ اس اصول سے جسکو بڑے بڑے حکماء نے تسلیم کیا ہے کوئی شخص بھی اختلاف نہین کرنے کا اختلاف رائے جہانتک ہوسکتا ہے وہ اوس بیماری کے تشخیص کرنے مین ہوسکتا ہے جسکو سب سے زیادہ سخت مہلک قرار دیا جاوے -

ایک مدت دراز سے ہماری قوم پر مُردنی چھائی ہوئی تھی لیکن اب کچھہ ہلنے لگی ہے اور کروٹین بدلتی ہے جسکی حرکتین غیر منضبط اور بسمل کیسی حرکتین ہین یا اوسکی مثال ایک بند پانی کی تھی جو ایک مدت سے ایک جگہہ ٹھیرا ہوا تھا بیشک اوسمین حرکت آئی ہے اور مختلف طرح سے اوسنے بہنا شروع کیا ہے اوسکا طبیعی نتیجہ یہ ہے کہ مختلف مقامون سے بہنا شروع کرے اور چھوٹی چھوٹی شاخین اوس سے پیدا ہون اونکا نتیجہ بجز اسکے کہ تھوڑی دور چلکر سوکھہ جاوے اور کچھہ نہین ہوسکتا قوم کے سنبھالنے والونکا یہ کام ہے کہ اوسکی بہنے کے لئے ایک عمدہ موقع تجویز کرین اور اون تمام شاخون کو پھیر کر ایک رستہ پر ڈالین تاکہ وہ سب ملکر ایک دریا یا رفتہ رفتہ سمندر ہوجاوے -

مجھکو اپنے قوم کی حالت پر بہت بڑا افسوس تھا مگر نہایت خوشی ہے کہ اوس بندپانی کا بند ٹوٹ گیا ہے

گیا ہے اور مختلف رستون پر بہنے لگا ہے خدا سے امید ہے کہ وہ سب ہارین ایک ہوجاوینگی اور سب ملکر ایک دریا بنجاویگا پس تمکو اسبات پر غور کرنی چاہیئے کہ وہ مختلف دہارین کیونکر ایک ہون اور کیونکر سب ملکر دریا بن جاوین یہی مقصود اس مضمون کا ہے جو پیش ہوا ہے ۔

بلا شبہ یہ ایک ایسا مضمون ہے جسپر ہر ایک شخص اپنی راے کے موافق ایسے لکھیگا لیکن اسوقت میرے خیال مین ایک ایسا انگریزی لفظ ہے جسکا اردو ترجمہ میری دانست مین نہین ہوسکتا شاید مولوی نذیر احمد صاحب اسکا ترجمہ کر سکین اور وہ لفظ یوٹلیٹی ہے اوسکے مقابل کا لفظ اردو مین تو مین نہین جانتا مگر جہانتک ممکن ہوسکتا ہے اوسکی تشریح کرتا ہون کوئی چیز دنیا مین ایسی نہین ہے جسمین منفعت اور مضرت دونون موجود نہون یوٹلیٹی کے یہ معنی ہین کہ ایک طرف اوسکی تمام منفعتون کو بہ ترتیب رکھا جاوے اور ایک طرف اوسکی تمام مضرتونکو اور ہر ایک منفعت اور مضرت کا ویلیو (افسوس ہے کہ اسکی اردو بہی مین نہین جانتا جسکو شوق ہو مولوی نذیر احمد صاحب سے ہو پنچ لے) قرار دین اور پہر جبر اور مقابلہ کے قاعدہ سے نکال لین کہ اوسمین منفعت زیادہ ہی یا مضرت اگر اوسمین منفعت زیادہ ہو اوسکو اختیار کرین ۔ جبر و مقابلہ سے حساب کرنے مین ہمکو کچھہ مشکل نہ پڑیگی کیونکہ شمس العلماء مولوی ذکاء اللہ موجود ہین وہ ایک منٹ مین حساب کر کے نکال دینگے جسکے زیادہ نمبر وہ بتائین وہ اختیار کرنا چاہیئے بہر حال یہ مضمون میری دانست مین اسبات کا مستحق ہے کہ ہر شخص جو اسپر کچھہ لکھے نہایت غور و فکر سے ہر ایک پہلو پر خیال کر کے لکھے جب وہ رسالے آوینگے اور کمیٹی کے سپرد ہونگے اور مجھکو امید ہے کہ کمیٹی خود بہی یوٹلیٹی پر کام کر کے اون رسالون مین سے کسی رسالہ کو پسند کریگی اسوقت صرف یہ امر پیش ہے کہ ایسے ایسون کا لکھا جانا منظور کیا جاوے اور امید ہے کہ اسمین کسی کو اختلاف نہوگا اگر کسی قدر اختلاف یا عذر کرنے والا ہون تو مین ہی ہون اور وہ عذر یہ ہے کہ جو انعام اسکے لئے تجویز ہوگا وہ اس سال کے چندہ ممبری سے نہین دیا جاسکیگا کیونکہ اس سال کے چندہ ممبری کے لئے یہ امر قرار پاچکا ہے کہ کل روپیہ بعد منہاے اخراجات چہاپہ وغیرہ اسکالرشپ کے فنڈ مین دیا جاویگا ۔ یہ ایسے سال آئیندہ اجلاس مین پیش

ہونگے اوسیال آیندہ کے چندہ کی آمدنی سے البتہ وہ انعام دیا جاسکیگا - علاوہ اسکے سو روپیہ کا ایک انعام کم ہے کم سے کم تین انعام مقرر ہونے چاہئین ایک سو روپیہ کا اور دو پچاس پچاس روپیہ کے تاکہ متعدد لوگون کو نام آوری کے حاصل کرنیکا موقع ملے -

بعد اسکے ... انجمن اپنی کرسی پر سے اوٹھے اوراسطرح پر گفتگو کی -

اسپیچ خان بہادر مولوی سید فریدالدین احمد خانصاحب پریسیڈنٹ

ممبر صاحبان - میری راے مین جسقدر بیان میرے لایق اور معزز دوست مولوی شبلی نے فرمایا ہے وہ ایک ایسا مضمون ہے جس سے اختلاف راے اسلیئے نہین ہوسکتا کہ اسکو یقینی جاننا ہر ایک شخص کو جو بہبودی قوم کی فکر مین ہے لازمی ہے - سرسید نے تحریک کنندہ کے بیان کہ کسیقدر دست دی ہے جس سے کسیقدر جھجھک حاضرین پر پڑگئی ہو اسلیئے مین مطلع کرنا چاہتا ہون کہ بلا کسی جھجھک کے وہ رزیلیوشن پاس کیا جاوے - مین سرسید سے اسباب مین کہ وہ انعام سال آیندہ کی آمدنی مین دیا جاوے اختلاف کرتا ہون سرسید تو جھجکے کہ روپیہ نہین ہے تو پھر کیونکر انعام دیا جاویگا لیکن مین اوس انعام کی بابت آنکو اطمینان دلاتا ہون کہ اس مضمون پر خان بہادر شیخ احمد حسین خان صاحب تعلقہ دار پیانوان علاقہ اودہ علاوہ ایجوکیشنل کانگریس کے چندہ کے انعام مجوزہ دینگے آپ لوگ میرے اس کہنے پر تعجب نکرینگے وہ میرے ایک عزیز ہین اور جو مین نے کہا کبھی اوس سے وہ اختلاف نکرینگے اسواسطے مین سرسید سے درخواست کرتا ہون کہ وہ اس مضمون کو کہ آیندہ سال کی آمدنی سے انعام دیا جاویگا حذف کرکے مضمون پر ایسے لکھا جانے اور انعام دئے جانے کا اشتہار دیدین -

بعد اسکے خان بہادر شیخ احمد حسین صاحب کھڑے ہوئے اور کہا کہ مین نہایت خوشی سے دوسو روپیہ کا انعام دونگا جسمین سے ایک انعام سو روپیہ کا اور دو انعام پچاس پچاس روپیہ کے مضمون مذکورۂ بالا پر ایسے لکھنے والون کو دئے جاوین -

تمام ممبرون نے خان بہادر شیخ احمد حسین صاحب کا شکریہ ادا کیا اور رزولیوشن جو پیش ہوا تہا بالاتفاق پاس ہوا۔

بعد اسکے سکرٹری نے رزولیوشن نمبر ۴ جو ذیل مین مندرج ہے اجلاس مین پڑہا۔

رزولیوشن نمبر ۴

اس کانگریس کی یہ راے ہے کہ سرکاری کالجون اور اسکولونمین کوئی ایسی کتاب جس سے اہانت مذہب اسلام کی ہوتی ہو تعلیمی کورس مین داخل ہونے نپاے اور کانگریس بالتخصیص الہ آباد یونیورسٹی سے درخواست کرے کہ کاکس ہسٹری جو انٹرنس کے کورس مین داخل ہے اور جسمین اسلام اور بانی اسلام کی نسبت اہانت کے الفاظ مندرج ہین کورس سے خارج کیجاوے۔

مولوی محمد بشیر الدین صاحب نے جو اس رزولیوشن کے پیش کرنیوالے تہے اس رزولیوشن کی تحریک کرتے وقت اسطرح پر گفتگو کی۔

اسپیچ مولوی محمد بشیر الدین صاحب اڈیٹر نجم الاخبار اٹاوہ

جناب صدر انجمن صاحب و ممبران کانگریس

اگرچہ مسلمانونکی انگریزی تعلیم نہ پانیکی وجہ زیادہ تر اسکا وہم بیجا تہا کہ اونہون نے انگریزی کے پڑہنے کا نتیجہ عیسائی ہو جانا خیال کیا لیکن اگر واقعات کو بغور دیکہا جاوے تو میرے خیال مین کسیقدر مسلمان اس معاملہ مین بے قصور بہی نظر آتے ہین کیونکہ ابتدا مین جو انگریزی مدارس اس ملک مین جاری ہوئے وہ زیادہ تر عیسائیونکی مشن اسکول تہے جنکے قایم کرنیکا صرف یہی مقصد رہا ہے کہ مذہب عیسوی کی اشاعت ہو چنانچہ جو کتابین مدارس مین رائج ہین وہ خاص اسی مقصد سے تالیف و تصنیف ہوئے ہین کہ جنمین نضائیں مذہب عیسوی اور دیگر ادیان کی مذمت کی گئی ہے اگر مسلمانون نے ان مدارس مین اپنے بچون کو بہیجنے سے انکار کیا تو کچہ برا نہ کیا بلکہ ہر ایک سچے عقیدہ کا شخص دنکے اس خیال کی تحسین کریگا۔

لیکن گورنمنٹ نے جب اپنے مدارس قایم کیے تو از راہ عقلمندی و منصف مزاجی ہمیشہ اپنے آپ کو مذہبی جھگڑہ سے علیحدہ رکھا لیکن مسلمانون کو پہلا وہم باقی تھا لہذا اُنھون نے ان مدارس کو مثل مشن اسکولون کے خیال کیا جو درحقیقت اونکی غلطی سمجھ کا قصور تھا کیونکہ گورنمنٹ کی ہمیشہ یہ پالسی رہی ہے کہ سرکاری مدارس مین جو کتابین رائج کیجاوین اونمین کسی مذہب کی بُرائی بھلائی کچھ نہو۔ گو بہدد ان قوم کی کوشش سے یہ وہم دور ہوگیا ہے لیکن افسوس ہے کہ بعض اوقات غلطی کیوجہ سے سرکاری مدارس مین بھی ایسی کتابین رائج ہوجاتی ہین کہ جنمین مذہبی جھگڑے موجود ہین اور جب لڑکے اون کتابونکو اپنے مکان پر یاد کرتے ہین تو اونکے جاہل والدین اون مذہبی حملون کو سنتے ہین تو اونکو یقین ہوجاتا ہے کہ سرکاری مدارس کا مقصد یہی اشاعت مذہب عیسوی ہے چنانچہ میرٹھہ اور اٹاوہ کے ہائی اسکولونکی ابتدائی درجونمین ایک کتاب ہیلپ ٹو انگلش کنورسیشن جو پڑہائی جاتی ہے۔ اوسکے آخری صفحات مین فقرے صاف صاف ایسے لکھے گئے ہین جنمین مذہب عیسوی کی فضیلت اور دیگر ادیان کی مذمت ہے اس سے بڑہکر یہ کہ الہ آباد یونیورسٹی نے انٹرنس کی کورس کیواسطے جو کاکس ہسٹری تجویز کی ہے اور جو اسوقت داخل کورس ہے اوسمین اکثر جملے مذہب اسلام پر اسقدر سخت کئے ہین کہ جنکو کوئی مسلمان نہین دیکھ سکتا چنانچہ مین تمثیلاً چند فقرون کا ترجمہ سناتا ہون (اسپر پریسیڈنٹ صاحب نے فرمایا ترجمہ پڑہنے کی ضرورت نہین ہے مسلمانون کو ناگوار گذریگا لیکن حاضرین نے فرمایا ترجمہ ضرور سنا جاوے۔

ریورنڈ کاکس اپنی تاریخ مین ایک جگہہ لکھتے ہین کہ اکبر اگر مسلمان تھا تو یہ خیال کہ اسلام مین مسلمانون اور غیر قومون کے ساتھہ یکسان انصاف کرنا یکجا جمع ہونا ممکن ہے یک لخت چھوڑ دینا چاہیے لیکن اسکا جواب بہت مختصر یہ ہے کہ اکبر مسلمان نہ تھا۔"

دوسری جگہہ لکھا ہے کہ یہ امر مسلم الثبوت ہے کہ ایسے آدمی مین جو کہ مسلمان اور ظالم ہے اچھی عقل

لیاقت اور رحمدلی بہت کم دیکھی گئی ہے اور یہ بھی نہین دیکھا گیا کہ دس نے اون پر عمل کیا ہو لیکن جو تجربہ کہ ہمین تاریخ بتاتی ہے وہ یہ ہے کہ آدمی جب تک اسلام کو ترک نکرے ممکن کی خاص حالت کا انکار نکرے اور اسکے شریعت کے احکام کی کل ضرورتون مین سختی کے ساتھ مخالفت نکرے ان خصلتون تک نہین پہونچ سکتا - اکبر کی بردباری یہ ثابت کرتی ہے کہ مذہب اسلام بردبار نہین ہے اکبر کی بے طرفداری اور ثابت قدمی کے ساتھ عدل کرنا یہ ثابت کرتا ہے کہ اسلام صرف اسلام کے جاتے رہنے پر اپنی حالت درست کر سکتا ہے اوسوقت جبکہ کوئی مسلمان اوس راستہ پر جو اکبر نے اختیار کیا چلتا ہے وہ اس مذہب سے سمجھ کہ ہے بالکل باہر ہو جاتا ہے اور پیشتر اسکے کہ وہ اوس نتیجہ تک پہونچے کہ انصاف ایک ایسی چیز کی ہے مین تمام آدمی برابری اور مساوات کا حق رکھتے ہین وہ بالکل اوس مذہب مین نہین رہتا -

غرضکہ اسی قسم کے دلشکن جملے بہت سے اس کتاب مین مندرج ہین چونکہ ایسی متعصبانہ کتاب کا جسمین قومی مذہب غلط اور بے بنیاد قیاسات پر لکھی ہو سرکاری مدارس مین جاری رہنا نہ صرف خلاف انصاف ہے بلکہ درحقیقت برٹش گورنمنٹ کی پالیسی کے بھی خلاف ہے جس سے رعایا کے ایک بڑی گروہ کو رنج ہوتا ہے لہذا مین یہ رزولیوشن پیش کرتا ہون تاکہ مسلمانون مین کسی قسم کی ناراضی گورنمنٹ کی جانب سے پیدا نہو اور امید کرتا ہون کہ آپ سب صاحب اسکو پاس کرینگے - مولوی صاحب نے فرمایا کہ اسی قسم کے نامناسب الفاظ کاکس ہسٹری مطبوعہ لندن جسکو لانگ مین گرین اینڈ کمپنی نے ۱۸۸۳ء مین چھاپا ہے صفحہ نمبر ۴۸ و ۵۰ و ۶۹ وغیرہ مین مندرج ہین -

منشی احمد علی صاحب شوق اڈیٹر اخبار آزاد لکھنو نے اس رزولیوشن کی مختصر لفظون مین تائید کی -

سید احمد خان نے اوس تائید کو سپوٹ کیا اور سپوٹ کرتے وقت حسب مندرجہ ذیل گفتگو کی -

اسپیچ سید احمد خان

جو رزولیوشن کہ ہمارے مخدوم مولوی بشیر الدین صاحب نے پیش کیا اور جسکی تائید ہمارے دوست منشی احمد علی صاحب نے کی یہ ایک ایسا رزولیوشن ہے جس سے ایجوکیشنل کانگریس کے تمام ممبر صرف اتفاق ہی نکرینگے بلکہ اوسکو محمدن ایجوکیشنل کانگریس کے افتخار کا باعث سمجھینگے۔ ہماری ایجوکیشنل کانگریس چار سال سے قایم ہے اوسمین بہت سی بحثین ہوئین اور بہت سے رزولیوشن پیش ہوئے اور پاس ہوئے۔ لیکن آج اوس نے وہ کام کیا ہے جو اوسکو کرنا لازم تہا۔

بدبختی سے ہماری قوم مسلمان مدت دراز تک انگریزی تعلیم سے علیحدہ رہی اور انگریزی تعلیم کو خلاف مذہب اسلام سمجھتی رہی نہایت مشکلون اور مباحثون اور محنتون سے کسیقدر اونکو انگریزی تعلیم پر رغبت ہوئی ہے لیکن اگر ایسی کتابین اور ایسی نامعقول اور بیہودہ مضمون کی جو فی الحقیقت سرتا پا غلط اور خلاف واقع ہے درس مین داخل ہون تو ضرور مسلمانون کو انگریزی تعلیم سے نفرت ہوگی۔ اور ہماری قوم کو نقصان پہونچے گا۔

اسمین کچھہ شبہہ نہین کہ لٹریچر گو وہ کسی زبان کی ہو اون لوگون کے مذہبی خیالات سے جنکی وہ لٹریچر ہے خالی نہین ہوتی مگر مذہبی خیالات کا جو غالباً ہر قوم مین نیکی کی طرف مایل ہوتے ہین لٹریچر مین ملا ہوا ہونا دوسری بات ہے اور دوسرے مذہب کی مذمت کرنا ایک دوسرا امر ہے۔ خصوصاً ایک تاریخ کی کتاب مین جسمین انسانون کے افعال کے حسن و قبح پر بحث ہوسکتی ہے نہ مذہبی مسایل کے حسن و قبح پر اور نہ کسیکے افعال وہ کیسے ہی بد ہون مذہبی نتایج پر دلیل ہوسکتے ہین۔ افسوس کہ انگریزی تاریخ کی کتابین بہت کم ایسے ہین جو تعصب سے خالی ہون اور مسلمانونکی تاریخ ٹھنڈے دل سے اونمین لکھی گئی ہو۔

افسوس ہے کہ ہماری قوم مین ابتک کوئی ایسا شخص پیدا نہوا جو انگریزی لٹریچر مین کامل ہو اور وہ ایسی کتابین انگریزی مین تصنیف کرے جو باعتبار عمدگی اور لٹریچر اور خوبی مضامین کے مدرسون اور کالجون

ین درس مین داخل کرنیکے لایق ہون اور اسلیے یہ مجبوری ہمکو ہی آتا مین یہ ہنی پڑتی ہین جو انگریزون نے لکھی ہین جنکے مصنف متعصب وغیرہ متعصب سب قسم کے ہین اور بجز اون کتابون کے اور کوئی ذریعہ ہمکو انگریزی زبان اور انگریزی علوم کے حاصل کرنیکا نہین ہے - مین خود دو یونیورسٹیون کے سینٹ کا ممبر ہون مین ہرگز یقین نہین کرسکتا کہ کسی یونیورسٹی کا یا گورنمنٹ کا ایسا ارادہ ہو کہ کالج اور اسکول مین ایسی کتابین درس مین داخل کرے جو ہندوستان کے مسلمان کے مذہب پر حملہ آور ہون - ممبران سنیٹ یا فکلٹی ات آرٹس اون کی لٹریچر اور خوبی ادا اور سلاست عبارت کے کتابون کو منتخب کرتے ہین اور حتی المقدور مذہبی بحث کی کتابون سے پرہیز کرتے ہین باین ہمہ کوئی نہ کوئی صفحہ یا فقرہ ایسا نکل آتا ہے جسکو مسلمان مذہب اسلام کی نسبت حملہ یا مذہب کی اہانت سمجھتے ہین - کاکس ہسٹری کا بھی یہی حال ہے مجھکو معلوم ہوا ہے کہ ہمارے کالج کے لایق ہیڈ ماسٹر نے اون مقامات کو جنکی نسبت ہمارے مخدوم مولوی محمد بشیر الدین صاحب نے اشارہ کیا ہے پڑہنے سے چہڑوا دیا ہے اور ہر ایک اسکول کے ماسٹر و ٹیچر کو یہی کرنا چاہیے -

چندروز ہوئے کہ کاکس ہسٹری کی نسبت مین نے بھی شکایت سنی تھی اوسیوقت مین نے ڈایرکٹر پبلک انسٹرکشن کی خدمت مین ایک چٹھی اوسکی نسبت لکھی تھی اور بعض اخبارونمین جو اوسکی شکایت چھپی تھی وہ اخبار بھی بھیجے تھے اور سکے جواب مین صاحب ممدوح نے اوسپر بڑی توجہ کی تھی - کوئی شبہہ نہین ہے کہ اگر ایسی کتاب کورس مین داخل ہوگئی ہے تو صرف دہوکہ یا اتفاق سے داخل ہوگئی ہے قصداً اوسکا داخل کرنا ہرگز خیال نہین کرنا چاہیے -

کتابین جو کورس مین داخل ہوتی ہین اونکے منتخب کرنے مین اونکو ابتدا سے انتہا تک لفظ بلفظ نہین پڑہتے بالاجمال وسکو دیکھتے ہین اور اوسکی خوبی کو پسند کرتے ہین یا کسی مشہور و معروف کتاب کو کورس مین داخل کرتے ہین پس اگر اونمین کوئی ایسا مقام نکل آوے جو مذہب کے برخلاف ہو تو میری دانست مین اوسکا الزام منتخب کرنے والون پر ہوتا ہے اور بہتر طریقہ یہی ہے کہ وہ مقام درس مین داخل نکیا جاوے

اے صاحبو یہ سب جزوی باتین ہین اگر کوئی کتاب کورس سے خارج ہوگئی یا کسی نیک ماسٹر نے ایک صفحہ یا دو صفحے کسی کتاب کے پڑہانے سے چہڑا دئے اس سے کیا ہوتا ہے - ہمارے طالب علم جو انگریزی زبان اور انگریزی علوم تحصیل کرتے ہین اونکو علاوہ کورس کی کتابون کے اور بہت سی کتابین لٹریچر کی و ہسٹری کی خود بہی پڑہنی پڑتی ہین اور اونمین اوس سے زیادہ سخت مضامین اونکے مطالعہ مین آتے ہین جو کاکس ہسٹری سے زیادہ سخت و ناگوار اور مذہب اسلام کی نسبت سراسر غلط ہین - پس ہمکو سب سے بڑی ضرورت یہ ہے کہ ہماری ہسٹری ہمارے مذہبی خیالات نہایت عمدگی اور خوبی سے اور عمدہ لٹریچر مین جو پڑہنے اور فایدہ اوٹہانیکے قابل ہو انگریزی زبان مین لکہی جاوین اس قسم کی کتابون پر جنکی شکایت ہے نہایت قابلیت اور فصاحت سے ریویو تحریر ہون - مگر بدبختی سے ابہی نہ ہماری قوم مین ایسے لوگ موجود ہین اور نہ ہماری قوم کو اس طرف خیال ہے مگر خدا سے نا امید نہ ہونا چاہیئے کوئی دن ایسا آویگا کہ ہم ان سب ارادون کے پورا کرنیکے قابل ہونگے -

محمڈن ایجوکیشنل کانگریس کا بلاشبہہ ایک فرض یہی ہے کہ اس قسم کے امور پر جسکو ہمارے مخدوم مولوی بشیرالدین صاحب نے پیش کیا ہے اپنی توجہ مبذول کرے اور جو کام محمڈن ایجوکیشنل کانگریس کو کرنا تہا وہ آج مولوی بشیرالدین صاحب نے کیا ہے پس ہم سب کو اس تحریک پر مولوی صاحب ممدوح کا شکر گذار ہونا چاہیئے -

اسکے بعد پریسیڈنٹ اپنی کرسی پر سے اوٹہے اور حسب مندرجہ ذیل مختصر مگر دلچسپ گفتگو کی -

اسپیچ جناب خان بہادر مولوی سید فریدالدین احمد خانصاحب پریسیڈنٹ

اے صاحبان حاضرین جلسہ - ہمارے دوست مولوی محمد بشیرالدین صاحب نے اس رزولیوشن کی نسبت جس جوش سے تقریر کی ہے کوئی مسلمان نہوگا جو اوسکا شکریہ ادا نکرے جن مختصر الفاظ منشی احمد علی صاحب

توقع نے اسکی تائید کی ہے وہ ہمیشہ باعث فخر رہیگی ان دونون کے بعد سر سید کی گفتگو ہے جو لکچر قرار دیا جاتا ہے آج مسلمان دیکھیں اُسکی طبیعت کو کہ کوئی شخص اسلامی ہے مابین اوس سے زیادہ بدچلن نہیں کر سکتا ہے اگر تمام معصیت اوسکی گردن پر ہین وہ حدود کریگا کہان یہ وہ معنی نہیں دیکھین کہ کوئی متعصب بھی اوس سے اختلاف کریگا مسلمانون نے اسی وجہ سے تعلیم انگریزی سے انکار کیا ہے کہ اوس سے اون مین مذہب ہوتی ہے اس ہمکو امید ہے کہ جو رزولیوشن پیش ہوا ہے وہ سب کے اتفاق سے پاس ہوگا تمام ممبرون نے اس رزولیوشن سے جو پیش ہوا اتفاق کیا اور بالاتفاق رزولیوشن مذکور پاس ہوا

بعد اسکے سکرٹری نے پانچوان رزولیوشن جو ذیل مین مندرج ہے اجلاس کے سامنے پڑھا

رزولیوشن نمبر ۵

اس کانگریس کی یہ راے ہے کہ ہر زمانہ مین ایسے لوگونکا موجود ہونا ضرور ہے جو مذہبی مسائل اور علم فقہ و حدیث سے کما حقہ واقف ہون تاکہ عام لوگون کو جو مسایل مذہبی کے پوچھنے کی ضرورت پڑتی ہے وہ انکو بتا سکین اور عام لوگونکو مذہب اسلام کی ہدایت کر سکین اور اونکے لئے ایسے مدارس کا قایم رہنا جس سے ایسے لوگ پیدا ہون لازمی ہے پس مسلمانون کو اس قسم کے مدارس کی امداد کرنا اور اسباب کی کوشش کرنا کہ ان مدارس کی تعلیم مین اس قسم کا انتظام کیا جاوے جس سے اس درجہ کے علما پیدا ہون لازم اور ضرور ہے۔

مولوی محمد بشیر الدین صاحب نے جو اس رزولیوشن کے پیش کرنے والے تھے اس رزولیوشن کی تحریک کی اور تحریک کرتے وقت ایک مختصر اسپیچ حسب مندرجہ ذیل کی۔

اسپیچ مولوی محمد بشیر الدین صاحب اڈیٹر نجم الاخبار اٹاوہ

جناب پریسیڈنٹ صاحب و بزرگان قوم۔

قبل اسکے کہ مین رزولیوشن پیش کرون یہ ظاہر کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ موجودہ عربی مدارس جہان

فقہ حدیث وغیرہ علوم دینی کی تعلیم دیجاتی ہے اونمین تسلیم کرتا ہون کہ بہت سے نقص موجود ہین لیکن میرے
خیال مین بجاے اسکے کہ اون سے نفرت رکھی جاوے زیادہ مناسب یہ ہے کہ اونکی امداد کیجاوے اور
اونمین اس قسم کی اصلاح کیجاوے تاکہ اون سے بزرگ پیدا ہون جو اشاعت اسلام کا کام عمدہ طور پر کرسکین
کیونکہ ہماری قوم کو آج اسبات کی بھی اشد ضرورت ہے کہ بکثرت عمدہ واعظ پیدا ہون اور اگر واعظ ہوسکتے ہین
تو انہین مدارس کے ذریعہ سے لہذا ہمکو ضرورت ہے کہ ہم اون مدارس کی مدد کرین اور اونکا انتظام اس
ڈھنگ سے کرنیکی کوشش کرین تاکہ جو خرابیان موجود ہین وہ دور ہوجاوین -

خان بہادر شیخ احمد حسین صاحب تعلقدار پریاوان نے اس رزولیوشن کی تائید کی لیکن مباحثہ
کسیقدر طول ہوا - مولوی محمد اسحق صاحب رئیس تیر گانون ضلع بارہ بنکی - مولوی محمد حسن صاحب -
خواجہ یوسف شاہ صاحب - ڈاکٹر فضل الدین صاحب - منشی محمد رحمت اللہ صاحب رعد -
شیخ خیر الدین صاحب - جناب مولوی نذیر احمد صاحب نے گفتگو کی اکثر تقریرون مین اختلاف
راے تہا محمد عبد اللہ صاحب اکونٹینٹ لاہور نے کہا کہ اس رزولیوشن کو ملتوی کردینا چاہیے -

بعض صاحبون نے کہا کہ یہ رزولیوشن اصول کانگریس کے برخلاف ہی سکرٹری نے قواعد کانگریس
کی بعض دفعات پڑہ کر سنائین اور کہا ایسے مدارس کا قایم کرنا یا اونکی نگرانی کرنا یا تائید کرنا مقاصد کانگریس
مین داخل ہے -

شیخ احمد حسین صاحب نے جو اس رزولیوشن کے موید تہے اون مشکلات پر جو اس رزولیوشن کے
عمل درآمد مین ہونگے خیال کرکے اپنی تائید کو واپس لیا اور رزولیوشن کا بھی واپس ہونا مناسب سمجھا -

مولوی محمد بشیر الدین صاحب نے بھی جو اس رزولیوشن کے موید تہے رزولیوشن کا واپس ہونا
منظور کیا چنانچہ یہ رزولیوشن واپس کیا گیا -

بعض صاحبون نے اصرار کیا کہ اسقدر مباحثہ کے بعد رزولیوشن کا قطعی فیصلہ ہونا چاہیے اسلئے

واپس نکیا جاوے -

سکرٹری نے قواعد مباحثہ متعلق ایجوکیشنل کانگریس پیش کئے اور کہا کہ رزولیوشن کے پیش کرنیوالے کو ہر وقت اختیار ہے کہ جب چاہے رزولیوشن کو واپس لیلیوے مگر اسپر آیندہ بحث نہین ہو سکتی اور جسقدر بحث ہوئی ہو وہ کالعدم متصور ہے -

غرضکہ کارروائی اس رزولیوشن کی ملتوی ہولی اور رزولیوشن واپس ہو گیا -

بعد اسکے سکرٹری نے چھٹا رزولیوشن جو ذیل مین مندرج ہے اجلاس مین پڑھکر سنایا -

رزولیوشن نمبر ۶

اس کانگریس کی یہ راے ہے کہ جو رزولیوشن محمدن ایجوکیشنل کانگریس منعقدہ ۲۷ - ۲۸ - ۲۹ - ۳۰ - دسمبر ۱۸۸۸ء مین بمقام لاہور پاس ہوئے - تھے اون پر بہت کم عملدرآمد ہوا ہے اسلئے مناسب ہے کہ ایک یا حسب ضرورت ایک سے زیادہ منادان رزولیوشنس کو ایجوکیشنل کانگریس کے مقاصد کو وسعت سے اشاعت دینے کی غرض سے مقرر کئے جائین اور اونکے امداد کے لئے حسب حسب اسٹیشن مین کہ وہ کام کرنے کے لئے سال بہر مین جا دین ممبران کانگریس جو اسمقام مین موجود ہون ہر طرح سے کوشش کرین - اس سے امید ہے کہ علاوہ اخراجات خور و نوش کی جو عموماً مسلمان بھائیونکی دعوتون سے پورے ہو جایا کرینگے - ہمارے منادون کی مدلل اور پُر اثر وعظ حاضرین سے کچھ چندہ بھی جمع کر سکینگے - البتہ اونکے باقی اخراجات کانگریس کو بہم پہونچانے چاہئین ایسے مقامات مین جہان بیشتر کانگریس کے ممبر موجود نہون دوسرے مقامات کے ممبر اپنے دوستونکو منادونکی دوستانہ اعانت کی تحریک کرین -

اس رزولیوشن کو شیخ کرم آلہی صاحب نے جاوسکے محرک تھے پیش کیا اور پیش کرتے وقت ایک پُر جوش تقریر کی مگر افسوس ہے کہ اونہون نے اپنی تقریر تحریر فرماکر ہمارے پاس نہین بھیجی -

شیخ خیر الدین صاحب نے اس تحریک کی تائید کی اور تائید کرتے وقت مختصر اسپیچ کی جو ذیل مین مندرج ہے

اسپیچ شیخ خیر الدین صاحب

جناب صدر انجمن -

جو رزولیوشن اسوقت بابو کرم الٰہی صاحب نے پیش کیا ہے اور جو راے انہون نے اسکے متعلق ظاہر کی ہے اس سے آپنے دیکھ لیا ہوگا کہ یہ تجویز ایک کارآمد تجویز ہے جن رزولیوشن کو کانفرنس کرنیکی تجویز مین نے کل پیش کی تھی میرے دوست کی تجویز گویا انہین رزولیوشن کے عملدرآمد کا ایک عمدہ اور عملی ذریعہ ہے اسواسطے مین اوسکی تائید کرتا ہون -

اس رزولیوشن پر منشی سراج الدین صاحب - ڈاکٹر فضل الدین صاحب - جناب مولوی نذیر احمد صاحب - منشی احمد علی صاحب شوق - میر ظہور حسین صاحب - مولوی محمد عبد الغنی صاحب مولوی عبد العزیز صاحب - مولوی امام الدین صاحب - خواجہ یوسف شاہ صاحب - خواجہ سجاد حسین صاحب مولوی عبد الکریم صاحب - منشی شمس الدین صاحب - مولوی محمد عبد اللہ صاحب - مولوی سید محمد صاحب - مولوی محمد حسن علی صاحب - واعظ نے گفتگوئین کین اگرچہ ہر ایک صاحب کی گفتگو مختصر تھی مگر افسوس ہے کہ کسی نے تحریر کر کے ہمارے پاس نہین بھیجین ورنہ اونکی چھپنے اور مختلف خیالات اور رایون کے معلوم ہونے سے نہایت لطف آتا -

مولوی حسن علی صاحب کی تقریر کا خلاصہ مولوی محمد بشیر الدین صاحب نے نجم الاخبار اٹاوہ مطبوعہ آٹھوین جنوری ۱۸۹۰ء مین چھپایا ہے اوس خلاصہ کو جو نہایت دلچسپ ہے ہم اسمقام پر نقل کرتے ہین

نقل خلاصہ اسپیچ مولوی محمد حسن علی صاحب واعظ

مولوی صاحب نے بیان کیا کہ اس کانگریس کا بڑا مقصد مسلمانون کو تعلیم کا شوق دلانا ہے

چنانچہ مین نے اپنی نوکری چھوڑکر خود کو وقف اسلام کر رکھا ہے اور شہرون شہرون پھر کر مسلمانون کو اپنی تفہیم کلو واعظ سناتا ہون گویا اس کانگریس کی منادی کا کام مین نے ابتک انجام دیا ہے اور مین وعدہ کرتا ہون کہ آیندہ بغیر خرچ ریل وغیرہ لینے کے مین کانگریس کے مقاصد جابجا بیان کرتا رہونگا اور آنریری طور پر کانگریس کا منادی رہون گا -

مولوی صاحب نے اسی تقریر مین یہہ بھی بیان کیا ہے کہ لعنت ہے اوس علم تعلیم پر جو بغیر دینداری کے ہو اور افسوس ہے اوس دینداری پر کہ قوم کو افلاس مین دیکھین اور گوشہ مین بیٹھے رہین اور مین وعدہ کرتا ہون کہ مین ایک مہینے تک بورڈنگ ہوس مدرسۃ العلوم مین رہونگا تا طلبا کو دینداری کی تلقین کرون اور جسطرح اب بورڈر پرنسپل کے جرمانہ کے خوف سے نماز پڑہتے ہین آیندہ وہ خدا کے خوف سے نماز پڑہین گے لہذا سید احمد جو محمدن ایجوکیشنل کانگریس اور نیز مدرسۃ العلوم و بورڈنگ ہوس کا سکرٹری ہے اپنا فرض منصبی سمجھتا ہے کہ اس تقریر پر کچھہ ریمارک کرے -

ہم جناب مولوی محمد حسن علی صاحب کے اس ارادہ پر کہ وہ بذریعہ اپنے واعظات کے محمدن ایجوکیشنل کانگریس کے مقاصد کو شایع کرینگے اور اسبات پر کہ وہ بورڈنگ ہوس مین آکر ایک مہینہ تشریف رکھین گے اور طالب علمون کو واعظ سناوینگے نہایت دل سے شکر ادا کرتے ہین -

مگر اُنہون نے اسی زمانہ مین جبکہ وہ چندروز بورڈنگ مین رہے ملاحظہ کیا ہوگا کہ ہماری بورڈنگ ہوس کے طالب علمونکو دینداری کی بخوبی تلقین ہوئی ہے جو کسی کالج کے طالب علمون کو نہین ہے - یہہ بھی اُنہون نے دیکہا ہوگا کہ طالب علم پرنسپل صاحب کے جرمانہ کی خوف سے نماز نہین پڑہتے بلکہ دلی شوق اور شاید خدا کے ڈر سے پڑہتے ہین مگر ہمکو اس کلمہ کی نسبت جو اُنہون نے طالبعلمونکے نماز پڑہنے کی نسبت فرمایا بلا شبہ افسوس ہے بہرحال آخرکار بہت سی گفت و شنید کے بعد نسبت رزولیوشن پیش شدہ کے پریسیڈنٹ نے بالفاظ مناسب ووٹ لیے جانیکی تحریک کی سب نے رزولیوشن کے حق مین ووٹ دئیے اور بالاتفاق یہ رزولیوشن پاس ہوا -

اسقدر کارروائی کے بعد اجلاس برخاست ہوا -

اجلاس پنجم

۲۹ - دسمبر ۱۸۸۹ء - روز یکشنبہ سات بجے شب کے

خان بہادر مولوی سید فرید الدین احمد خانصاحب پریسیڈنٹ

رات کے اجلاس کے لئے سنٹرل ہال مدرستہ العلوم شیشہ آلات وروشنی سے بخوبی آراستہ کیا گیا تہا رات کا سہانا وقت اجلاس کے لئے بالتخصیص سلئے قرار دیا گیا تہا کہ منشی احمد علی صاحب شوق کا مسدس جو قومی حالات پر ہے بہ طمانیت سنا جاوے -

سات بجے سے پہلے سب لوگ ہال مین آکر جمع ہو گئے اور وقت آنیکے منتظر تہے وقت معین پر پریسیڈنٹ تشریف لائے اور کرسی صدر انجمن پر تشریف فرما ہوئے -

منشی احمد علی صاحب شوق اوٹھے اور مسدس کے چند مقامات کے بند پڑہے جو سلاست زبان ورنگینی مضامین اور چستی بندش اور صنائع شعری مین بے نظیر تھے - میر حامد شاہ نے اپنے سفرنامہ مین ٹہیک لکہا ہے کہ یہ نظم کیا بلحاظ بندش وحدت بیانی اور کیا بلحاظ حسن الفاظ نہایت تعریف کی مستحق ہے اوسکی خوبی صرف اوسکے دیکھنے سے تعلق رکہتی ہے بیان کرنا صرف خیال ہی خیال ہے -

ہمکو افسوس ہے کہ منشی احمد علی صاحب شوق نے یہ مسدس ہمکو عنایت نہین کیا کہ ہم اوسکو کانگریس کی کارروائی کے ساتھ چہاپ دیتے بلکہ فرمایا کہ وہ خود اسکو چہاپین گے اور مدرستہ العلوم علیگڈہ کو عنایت فرماوینگے تاکہ اوسکی قیمت سے مدرستہ العلوم کے طالب علمونکے وظائف کو مدد پہونچے -

اسکے بعد آغا کمال الدین سنجر ایرانی نے نہایت شان وشوکت سے اپنی فارسی نظم پڑھی اور نیز
سب صاحبون نے جنہون نے اپنی مہربانی سے اس موقع کے لیے نظمین لکہی تہین وہ پڑہی گئین یہ
تمام نظمین ضمیمہ رپوٹ کانگریس مین چہاپ ہو گئی ہین ۔

پریسیڈنٹ نے ہر ایک صاحب کا جنہون نے نظمین پڑہین موقع بموقع شکریہ ادا کیا قریب گیارہ بجے
[illegible] کے اجلاس ختم ہوا ۔

اجلاس ششم

۳۰- دسمبر ۱۸۸۹ء روز دوشنبہ وقت صبح

خان بہادر مولوی سید فرید الدین احمد خان صاحب صدر انجمن

اسوقت کا وہ اجلاس ہے جسکے لئے سب کے دل مضطر اور آنکھین مشتاق تہین یعنی یہ وقت جناب مولانا مولوی نذیر احمد صاحب کے لکچر کے لئے مقرر تہا - تمام ممبر اور وزیٹر ہال مین جمع تہے پریسیڈنٹ اپنی کرسی پر جلوہ فرما تہے کہ اتنے مین مولوی نذیر احمد صاحب تشریف لائے اور مجلس کی زبان حال نے گویا یہ شعر پڑہا **شعر**

بیا شکر فشان کن آن لب لعل شکر خارا	کہ احیا میکند لعل لبت طرز مسیحا را

غرضکہ مولانا نے اپنا لکچر شروع کیا جس خوبی اور عمدگی سے لکچر دیا ہے اسکو بجز سحر حلال کے اور کچہہ نہین کہا جاتا کیا آدمی خیال کرسکتا ہے کہ ایک شخص اپنی فصاحت سے چار گھنٹہ تک سینکڑون لوگون کو اپنی طرف ایسا متوجہ کرے کہ مثل تصویر ساکت اور خود اپنے آپ کو فراموش کرکے ہمہ تن گوش ہوجاوین غرضکہ گیارہ بجے لکچر ختم ہوا اور پہر مجلس کی زبان حال نے گویا یہ شعر پڑہا **شعر**

تو حرف زنی و بر لب تو	روح القدس آفرین نوید

میر حامد شاہ صاحب نے اپنے سفرنامہ علیگڈہ مین اس لکچر کی کیفیت اسطرح پر لکہی ہے کہ سب سے پہلے مولوی صاحب موصوف نے کہڑے ہوکر ایسی جرأت اور دلیری سے لکچر کو تمہید چند اشعار سے

سا شروع کیا جسکی آمد ایک گرجتے ہوئے بادل سے کم نہ تھی۔ مولوی صاحب کے خداداد حسن بیان اور انکے عالمانہ لیاقت و فضیلت کا تو زمانہ پہلے ہی قایل ہے۔ مگر اس لکچر میں جو فصاحت و بلاغت مولوی صاحب کی ظاہر ہوئی ہے شاید پہلے کسی لکچر میں اسکی جلوہ گری ہونیکا موقع ملا ہوگا۔ جس خوبی اور عمدگی سے ہر ایک پہلو متعلق مسلمانوں کی نسبت کیا بلحاظ ترقی دنیاوی اور کیا بلحاظ اغراض و مطالب دینی مولوی صاحب نے بحث کی ہے کہا جا سکتا ہے کہ وہ انہیں کا حصہ تھا۔ علیگڈہ کالج نے اسے [illegible] بڑے عالی دماغ کیے۔ انہوں نے اس زور سے آیات کلام مجید کی بابت بیان اور احادیث نبوی کا ایک سلسلہ جاری رکھا ہر ایک امر ضروری کے متعلق مطابقت آیات بیان [illegible] اپنی لیاقت ہمہ دانی سے جمیع مطالب و اغراض مسلمانونکے پہنچے جاتا اسی لکچر پایا جاتا تھا۔ موقع موقع پر کلمات ظرافت آمیز کا اظہار بھی ایک قیامت ڈھاتا تھا۔ ابتداء زمانہ شیوع اسلام سے شروع کرکے اخیر زمانہ حال تک جس لطافت اور حسن ترتیب سے مولوی صاحب موصوف نے اپنے لکچر کو رونق بخشی ہے اور جن معنی خیز اشارات سے اصحاب کبار اور دیگر بزرگان دین کے واجب اللحاظ حالات سے انہوں نے اپنے لکچر کو آراستہ کیا ہے اسکی خوبی ہر ایک مرد دماغ بزرگ سے داد لئے بغیر نہیں رہتی۔ خوش نصیب ہیں وہ لوگ جو ایسے لکچر کو دیکھینگے اور پھر بڑا خوش نصیب ہونگے وہ اصحاب جو اوسکے مطالب پر غور کرکے اوسپر عملدرآمد کرینگے۔

مولوی **محمد بشیر الدین** صاحب نے نجم الاخبار اٹاوہ مطبوعہ ۸ - جنوری سنہ ۱۹۰۰ع میں اس لکچر کی نسبت یہ لکھا ہے۔

۳۰ - تاریخ کو پھر جلسہ ہوا ۸ بجے سے مولوی نذیر احمد صاحب مصنف توبۃ النصوح نے لکچر دیا اول ایک غزل حسب حال پڑھی پھر لکچر دینا شروع ہوا ½۱۱ بجے تک انکا لکچر ہوا انکا طرز بیان نہایت عمدہ ہے۔ ان میں یہ کمال تھا کہ کبھی رلا دیتے تھے اور کبھی ہنسا دیتے تھے لکچر میں پچھلے مسلمانوں کے فضائل بیان کئے گئے تھے اور موجودہ زمانہ کے مسلمانوں کی حالت اور تعلیم کی ضرورت تھی

سر سید کی بڑی خوشامد اور تعریف ہی نہ تھی بلکہ جو باتین درحقیقت اونمین تعریف کے لایق ہین اونکی تعریف اور اونکے عقاید کی مذمت تھی اونکا لکچر کیا تھا اچھا خاصا وعظ تھا -

چونکہ ساڑہے گیارہ بجے تک انکا لکچر ہوا لہذا بعد ختم لکچر اور کوئی کارروائی نکی گئی اور بہت جوش سے نعرہاے خوشی اونکے نام پر بلند ہوئے اور خوب چیئرز ہوئے گئے - پریسیڈنٹ نے نہایت عمدہ الفاظ مین مولوی نذیر احمد کا شکریہ ادا کیا -

---

* نہایت افسوس ہے کہ ایسے بزرگون کی نسبت خوشامد کا احتمال کیا جاتا ہے مجھکو کسی قسم کی خواہش نہین کوئی حاجت نہین اور مجھہ سے شخص کی جو محض گوشہ نشین ہی بقول شخصے کہ ؎

نہ بر اشترے سوارم نہ چو اشتر زیر بارم	نہ خلیفۂ رعیت - نہ غلام شہریارم

البتہ جس کسی نے میری نسبت کچھہ لکھا حالی ہو یا نذیر اونکی نسبت یہ کہا جا سکتا ہے کہ غلط ہی جس سے مین بھی متفق ہون مگر خوشامد کے کیا معنی ہین - بین حقیقت مین اون دونو صاحب کی پانون کی جوتیان سیدہی کرنیکے بھی لایق نہین ہون تو مجھہ بیچارے کی کیا خوشامد کرینگے ۱۲ سید احمد

اجلاس ہفتم

۳۰ - دسمبر روز دوشنبہ بعد نماز ظہر

خان بہادر مولوی سید فرید الدین احمد خانصاحب پریسیڈنٹ

یہ اجلاس اس سال کی کانگریس کا آخری اجلاس تھا ممبران ذیشان موجودہ ہال مین جمع ہوئے پریسیڈنٹ نے بقیہ کارروائی کے شروع کرنے کا اشارہ کیا سکرٹری نے ساتوان رزولیوشن جو ذیل مین مندرج ہے اجلاس مین پڑہ سنایا -

رزولیوشن نمبر ۷

اس کانگریس کی یہ رائے ہے کہ قواعد کانگریس کی دفعہ ۱۲ کے فقرہ اخیر کے مطابق ممبران کانگریس اس بات پر متفق ہین کہ آیندہ جس جگہہ کانگریس کا اجلاس ہونا قرار پاوے اور وہان کے بزرگ اہتمام جلسہ و ممبران کی آسایش و آرام و مہمانداری کے انتظام کے لئے کانگریس فنڈ سے کچھہ اعانت چاہین تو سکرٹری کو جایز ہوگا کہ اون سے زر چندہ ممبری کانگریس مین سے جو اوس اجلاس کی بابت آنیوالا ہو کسیقدر رقم دینے کا اقرار کرے بشرطیکہ اوس تعداد سے زیادہ نہو جو کارروائی ایجوکیشنل کانگریس و چھاپہ رویداد وغیرہ کے محفوظ رکھنے کے بعد باقی رہے -

خواجہ یوسف شاہ صاحب نے جو اس رزولیوشن کے پیش کرنے والے تھے کہا کہ ایجوکیشنل کانگریس کا یہ چوتھا اجلاس ہے اور جسطرح پر یہ اجلاس ہوئے ہین اور جسقدر اخراجات اون لوگون نے برداشت

برداشت کیے ہین جنھون نے اوسکا اہتمام اپنے ذمہ لیا ہے وہ بھی آپکو معلوم ہین اسطرح پر ہمیشہ اجلاسون کا ہونا نہایت مشکل معلوم ہوتا ہے پس ضرور ہے کہ کوئی ایسی تجویز کیجاوے جس سے ان اجلاسون کے ہونے مین آسانی ہو - جو تجویز کہ مین نے پیش کی ہے اگر وہ منظور ہو تو غالبا کانگریس کے آیندہ اجلاسون کی جس جگہ مناسب ہو منعقد ہونے مین آسانی ہوگی -

سید احمد خان نے اس تحریک کی تائید کی اور کہا کہ ایسی تدبیر اختیار کرنی جس سے ہر سال ایجوکیشنل کانگریس کا جلسہ قایم رہے اور جہان مناسب معلوم ہو وہان منعقد ہو سکے نہایت ضرور ہے - اگرچہ یہ امر کہ ان جلسون سے قوم کو کچھ فایدہ ہوتا ہے یا نہین معرض بحث مین ہے مگر میرا خیال یہ ہے کہ اس قسم کے سالانہ جلسون سے تین امر متعلق ہین -

اوّل سال بھر مین مسلمانونکا باہم جمع ہونا -

دوسرے تمام زمانہ جلسہ مین بجز قومی بھلائی کی باتون کے اور کسی امر کا ذکر فکر نہونا -

تیسرے جو امور کہ ان جلسون مین طے ہون اونکا عملدرآمد ہونا بلاشبہہ اصلی کام یہی پہلا امر ہے اور کچھ شبہہ نہین کہ اسمین ابتک کچھ کامیابی نہین ہوئی - پہلے دونون امرون مین نہایت کامیابی ہوئی ہے اور میرے نزدیک اون دونون امرون مین کامیابی ہونا بڑی بڑی کامیابیون کی اگر خدا چاہے بنیاد ہے پس جسطرح ہو سکے ان سالانہ جلسون کو قایم رکھنا واجب ہے -

اب تک جسقدر جلسہ ہوئے ہین وہ شاہانہ جلسے کہے جا سکتے ہین جنمین ہزارون روپیہ خرچ پڑتے ہین اسطرح پر یہ سالانہ جلسہ کبھی نہین چل سکتا - ضرور ہے کہ اسکے اخراجات کو جہانتک ممکن ہو کم کیا جاوے اور جو لوگ کہ اوسکا اہتمام اپنے ذمہ لین اونکو آمدنی چندہ ممبری سے امداد دینی واجب ہے یہ رزولیوشن نہایت عمدہ پیش ہوا ہے جسکے لیے سب کو خواجہ یوسف شاہ صاحب کا شکر کرنا چاہیے -

پریسیڈنٹ نے اس تائید کو مختصر الفاظ سے سپورٹ کیا اور تمام ممبرون نے اس تحریک پر اتفاق کیا اور

باتفاق یہ رزولیوشن پاس ہوا -

بعد اسکے سکرٹری نے آٹھوان رزولیوشن جو ذیل مین مندرج ہے اجلاس مین پڑہا -

رزولیوشن نمبر ۸

اس کانگریس کی یہ راے ہی کہ مدرسۃ العلوم علیگڈہ کی بابت جو قانون تقرر ٹرسٹیان پاس ہوا اور جو انتظام جائنٹ سکرٹری اور آیندہ لایف سکرٹری آنریبل جسٹس سید محمود کی بابت کیا گیا اوس پر کانگریس کو کامل اطمانیت ہے - اسکے لئے ایک ووٹ آف کانفیڈیشن پاس کیا جاوے -

اس رزولیوشن کو خواجہ یوسف شاہ صاحب نے بحیثیت محرک تحریک پیش کیا - افسوس ہے کہ انکی گفتگو جو اس رزولیوشن کے پیش کرتے وقت اونہون نے کی قلمبند نہین ہوسکی اونہون نے متانت سے گفتگو کی اور پنجاب کی تمام انجمن ہاے اسلامیہ کا ذکر کرکے انکا انجمنین پنجاب کی اس تجویز سے کہ آنریبل جسٹس سید محمود آخرکار اپنے باپ کی جگہہ لیف سکرٹری ہون متفق تہین اور ہر ایک انجمن نے اجلاس کرکے اوسکی نسبت رزولیوشن پاس کئے - اونہون نے کہا کہ کل پنجاب کی یہی خواہش تہی کہ امر مجوزہ پاس کیا جاوے اور جبکہ وہ پاس ہوگیا تو تمام پنجاب کو خوشی اور طمانیت ہوئی -

مگر چونکہ اس امر مین کسیقدر اختلاف ہوا تہا جسکے لئے تمام پنجاب کو افسوس ہی اور بعض مضامین اخبارات مین چہاپے گئے تہے اسلئے مین نے مناسب سمجہا کہ اس مجمع مین جسمین مختلف صوبون اور متعدد اضلاع کے لوگ مسلمانون کی تعلیم کو ترقی دینے کے لئے جمع ہین اور جسکا بہت بڑا ذریعہ محمدن اینگلو اورینٹل کالج علیگڈہ ہے اور ہمارے محمدن ایجوکیشنل کانگریس سے پورا تعلق رکہتا ہے تجویز مذکورہ کی نسبت جو پاس ہوچکی ہے ووٹ آف کانفیڈیشن پاس کیا جاوے اور امید ہے کہ تمام حاضرین اس امر مین میرے ساتہ اتفاق کرینگے

خان بہادر مولوی فریدالدین احمد خانصاحب نے اس تحریک کی تائید کی جو گفتگو کہ اونہون نے اوس موقع پر فرمائی وہ بہی قلمبند نہین ہوئی - انہون نے ووٹ آف کانفیڈیشن پاس ہونے کو ایسے

مجمع مین پسند کیا اور کالج کو اور قوم کو آنریبل جسٹس سید محمود کے آیندہ سکرٹری ہونے پر مبارکباد دی اور نہایت مختصر لفظون مین اوس اختلاف قلیل سے جو اس امر مین ہوا افسوس ظاہر کیا - وقت تنگ تہا اور سب لوگ آج کی ریل مین جانے والے تہے اسلیئے اونکی کل تقریر نہایت مختصر تہی -

اسکے بعد مولوی محمد بشیر الدین صاحب اڈیٹر نجم الاخبار اٹاوہ اپنی کرسی پر سے اوٹھے اور ایک مختصر گفتگو کی اونکی گفتگو بہی قلمبند نہین ہوئی مگر اونکی گفتگو کا منشا یہ تہا کہ اگر ایسا ووٹ پاس ہوتا جو باہمی اتفاق پر مائل کرتا تو بہتر ہوتا -

بعد کو مولوی محمد بشیر الدین صاحب نے نجم الاخبار اٹاوہ مطبوعہ آٹھوین جنوری مین اس ووٹ کے بالاتفاق پاس ہونیکا ذکر لکہنے مین اپنی اوس گفتگو کو بہی چہاپا ہے جو اونہون نے اوسوقت کی تہی اور ہم مناسب سمجہتے ہین کہ اوسکو بجنسہ اسمقام پر نقل کردین -

نقل عبارت نجم الاخبار اٹاوہ

اونکی یعنی مولوی فریدالدین صاحب کی تقریر ختم ہونیکے بعد محمد بشیر الدین اڈیٹر نجم الاخبار نے بیان کیا کہ مولوی فریدالدین صاحب اگرچہ میرے بزرگ ہین اور مین اونکی مثل اپنے بزرگون کے عزت کرتا ہون لیکن وہ مجہے معاف کرین کہ اونکی تقریر نہایت نامناسب ہے اگرچہ اس جلسہ مین میرا کچہہ کہنا بالکل خلاف عقل ہے لیکن میرا کانشنس مجہے مجبور کرتا ہے کہ مین آزادی کے ساتہہ یہ راے ظاہر کرون کہ اس مجلس مین اس رزولیوشن کا پیش ہونا بالکل نامناسب امر ہے اچہا برا جو کچہہ ہوتا تہا وہ ہوچکا اب مخالفین قانون ٹرسٹیان کا منہہ چڑانے سے کیا فایدہ ہے - اس وقت اس قسم کا رزولیوشن پاس ہونا چاہیئے تہا کہ کالج کے بانیون مین جو مخالفت ہوگئی ہے وہ دور ہو نہ کہ ایسا رزولیوشن پیش کرنا کہ جس سے مخالفت زیادہ ہو اسوقت کالج کی خیرخواہی اسمین ہے کہ مخالفت دور کرائے جانیکی کوشش کیجاوے نہ اسمین کہ اور زیادہ مخالفت پیدا کیجاوے محمد بشیر الدین کی تقریر کے بعد ووٹ لیا گیا اور سبنے بالاتفاق رزولیوشن کے

پاس کئے جانیکی راے دی ختم ہوئی وہ عبارت جو نجم الاخبار مین چھپی تھی -

مگر مولوی محمد بشیر الدین صاحب نے جو نہایت ہمدردی سے اوسوقت گفتگو کی اونکی گفتگو ختم ہونے پر مولوی فرید الدین صاحب دوبارہ اپنی کرسی پر سے اوٹھے اور کہا کہ میرے دوست مولوی محمد بشیر الدین صاحب کو اس ووٹ کے جو پیش ہوا ہے پاس ہونے مین کچھ اختلاف نہین ہے بلکہ وہ بیک جہتی سی ایک ایسے امر کا ہونا چاہتے ہین کہ جو امر ہونا تہا وہ ہوگیا اب باہمی اتفاق ہونا چاہیئے جسکے لئے ہمکو شکر گذار ہونا چاہیئے اسکے بعد ووٹ لئے گئے اور تمام حاضرین کے اتفاق سے بغیر کسی استثنا کے رزولیوشن پاس ہوا - کالج کے طالبعلمون نے جو کثرت سے اوسوقت موجود تھے نہایت جوش سے چیئرز دی -

پیشی حساب جمع خرچ بابت سال سوم

رزولیوشنون کی کارروائی کے ختم ہونے کے بعد سکریٹری نے حساب جمع خرچ بابت سال سوم محمڈن ایجوکیشنل کانگریس پیش کیا جس سے ظاہر ہوتا تہا کہ گذشتہ سال مین کل آمدنی بقدر ـــہ ۱۴؍۶؍پا کے ہوئی اور خرچ جسمین خریداری ہزار روپیہ کے پرامیسری نوٹ کی بھی واسطے اسکالرشپ کی حسب تجویز اجلاس سال گذشتہ شامل ہے بقدر للمعہ ا؍۲؍پاے کے ہوا اور مالـــہ ۱۴؍۲؍پاہر باقی ہے - چنانچہ حساب پیش کردہ سکریٹری اجلاس سے منظور ہوا -

خود حساب بہ تفصیل رقوم اس روئداد کے تتمہ مین شامل ہے -

اختتام کارروائی اجلاس

جبکہ تمام کارروائی جو متعلق اجلاس تھی ختم ہوگئی تو شیخ خیر الدین صاحب نے پنجاب کے بزرگونکی جانب سے جو اجلاس مین تشریف لائے تھے شکریہ ادا کیا اور مسٹر تھیوڈور بک پرنسپل نے بھی ایک گفتگو کی جسمین علاوہ شکریہ اون بزرگون کے جنہون نے قدم رنجہ فرمایا تھا - کالج کے متعلق بھی کچھ حالات تھے چنانچہ ہم اون دونون اسپیچون کو اس مقام پر ثبت کرتے ہین -

تقریر شیخ خیر الدین صاحب جو انہون نے شکریہ ادا کرنیکے وقت کی

جناب صدر انجمن - آنریبل سید - آنریبل مسٹر جسٹس محمود و دیگر بزرگان اضلاع شمال مغرب میرے ہموطن پنجاب کے ڈیلیگیٹ صاحبان نے مجھکو ہدایت کی ہے کہ مین آپکے اور اپنی طرف سے آپکا شکریہ ادا کرون - جس مہربانی سے آپ صاحبان ہمارے ساتھہ پیش آئے ہین اور ہماری آسودگی اور آرام کی جو جو تجاویز آپ صاحبان نے کی ہین اور جو آسایش آپ کے طفیل ہمکو حاصل ہوئی ہے اسکا پورا شکریہ ادا کرنا ہمارے احاطہ امکان سے باہر ہے جس اخوت اسلامی سے برتاؤ آپ صاحبان نے ہمارے ساتھہ کیا ہے وہ بیشک آپ ہی کا حصہ تہا اور ہم سب آپ کے تہ دل سے شکر گذار رہین -

(مین سخت ناشکری کا مرتکب ہونگا اگر اس موقعہ پر اپنے مہربان پیشوا اور ہادی رہنما آنریبل ڈاکٹر سر سید احمد خان بہادر بالقابہ کا جو میرے قبلہ اور میری قوم کے سرتاج ہین نیز آنریبل سید محمود صاحب بہادر جج ہائیکورٹ الہ آباد کا جو ہمارے میزبان اور ہماری قوم کے مایہ فخر ہین خاص شکر گذاری کے ساتھہ ذکر نکرون ان صاحبان کی بے تکلف میل جول عمدہ مثال اور اعلیٰ ترین درجہ کے اخلاق اور سچے برادرانہ اور مشفقانہ محبت کا کماحقہ شکر ادا کرنا میری طاقت سے باہر ہے - آپ ہماری قوم کی تہذیب اور اخلاق کی عمدہ ترین نمونہ ہین اور اگر ہم اعلیٰ اور حقیقی ترقی کرنا چاہتے ہین تو ہمین چاہیئے کہ ہم آپکی عمدہ مثال سے فایدہ اوٹھاوین (اسوقت مجھکو ایک ایسے مہربان کا بھی خاص طور پر ذکر کرنا ہے جو ہمارے کہانے وغیرہ کے کام کے مہتمم اعلیٰ تھے میرا مطلب جناب خانصاحب مسٹر زمان اللہ خانصاحب سے ہے جنہون نے ہمکو نہایت پر تکلف مزیدار اور وقت پر کہانے دئے اور ہمارے شکر گذاری کے باعث ہوئے اور جنہون نے اپنے آرام کو ہماری آسایش پر قربان کر دیا - اسکے ساتہہ ہی مین اون بزرگونکا بھی احسان مانتا ہون جنہون نے خانصاحب موصوف کی اس کام مین اعانت کی - (جناب خان بہادر سید فریدالدین احمد صاحب بھی

خاص شکریہ کے حقدار ہین جنہون نے ہماری سواری وغیرہ کا اہتمام کیا اور دیگر آسایش کے ضروری سامان ہم پہونچائے اور انکی نگرانی کی -

مین ایک سخت فروگذاشت کا مرتکب ہونگا اگر اس موقعہ پر اس جلسہ کے پریسیڈنٹ صاحب بہادر کا شکریہ ادا نکرون - انہون نے کل کاروبار متعلقہ کو اس خوبی سے نباہا ہے کہ وہ انہین کا حصہ تھا اور ہر ایک اسپیکر کے ہر ایک فقرہ کی جو داد دیے جانیکے قابل تھا داد دی ہے - بیشک وہ سب بڑے شکریہ کے حقدار ہین -

اخیر مین عام طور پر ہم اضلاع شمال ومغربی کے جملہ بزرگان کا جنکی حسن خلق سے ہم نے فایدہ اوٹھایا شکریہ ادا کرتے ہین خدا بار بار ایسے موقعے دیکھنے نصیب کرے - آمین ثم آمین -

ترجمہ اسپیچ انگریزی مسٹر تھیوڈور بک پرنسپل کالج

مسٹر پریزیڈنٹ وجنٹلمین

چونکہ اس کانگریس کے زمانہ مین محمدن اینگلو اورینٹل کالج کی جانب اسقدر توجہ ظاہر کی گئی ہے اسلئے میرے نزدیک یہ بات کچھ نامناسب نہین ہے کہ جو خیالات ہم یہان تعلیم کی نسبت رکھتے ہین اور جو مقاصد ہمکو مدنظر ہین انکی نسبت مین چند الفاظ بیان کرون گو ہم ان خیالات کے پورا کرنے اور ان مقاصد کی تکمیل مین بخوبی کامیاب نہون - اے صاحبو جن وسیلون سے ہم اس تعلیم کو جو یہان دیجاتی ہے بہ نسبت اوسکے ایک زیادہ تر اعلی درجہ پر پہونچایا چاہتے ہین جو سرکاری مدرسون کی تعلیم کے ذریعہ سے حاصل ہوسکتا ہے انمین سے آپنے بعض ذریعونکو ملاحظہ فرمایا ہوگا -

جو تعلیم ہندوستانکی یونیورسٹیون مین دیجاتی ہے اسمین بڑا نقص یہ ہے کہ واقعات کے معلوم کرنیکی جانب بہت زیادہ توجہ اور عقل کو تعلیم وتربیت دینے کی جانب بہت کم توجہ کیجاتی ہے - ہندوستانی طالبعلم اس غرض سے کہ وہ اپنے امتحانات مین کامیاب ہوسکین بجاے سیکھنے اسبات کے کہ معاملات

پر کسطرح پر غور کرنا چاہیئے مختلف معلومات کا ایک ذخیرہ جمع کرنے یا یون کہو کہ اپنے حافظہ پر بوجھہ ڈالنے پر مجبور کیئے جاتے ہین لیکن ہمکو ضروریات زمانہ کے مطابق عمل کرنا اور امتحانات یونیورسٹی مین اپنے طالبعلمونکو پاس کرانے کے لیئے حتی الوسع نہایت کوشش کرنی چاہیئے لیکن اسیکے ساتھہ ہم غور و فکر کی قوت کو تربیت دینے کے واسطے کوشش کرتے ہین چنانچہ ہمارا یونین ڈبیٹنگ کلب اسکا ایک ذریعہ ہے اگر آپ کے نزدیک اسمین کوئی نقصانات ہین اور اگر تقریر کرنیوالے بعض اوقات کوئی نامناسب باتین بیان کرتے ہین تو یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ وہ یہ بات سیکھتے ہین کہ ایسے موقعون پر کسطرح پر برتاؤ کرنا چاہیئے اور جو غلطیان اونسے سرزد ہون وہ صرف اس بات کا ثبوت ہین کہ انکو اس قسم کی تعلیم کی ضرورت ہے جو مباحثے ہمارے کلب مین ہوتے ہین گو انمین عمدہ عمدہ خیالات کا اظہار اور فصاحت آمیز اسپیچین نہ ہوتی ہون تاہم اس لحاظ سے کہ انمین مخالفین کے دلایل کے ساقط کرنے اور اونکے سلسلے کو قایم کرنیکی ضرورت پڑتی ہے انکے ذریعہ سے منطقی قوت کو تربیت حاصل ہوتی ہے علاوہ برین جو مشق کاروبار کے انجام دینے مین انکے ذریعہ سے ہوتی ہے وہ غالباً ہمارے ان طالبعلمون کے حق مین نہایت فایدہ مند ثابت ہوگی جنکی نسبت مین امید کرتا ہون کہ وہ کالج کے چھوڑنے کے بعد انجمن ہاے اسلامیہ اور دوسرے سوسیٹیون کے ممتاز اور کارآمد ممبر ہوجاوینگے پس مین خیال کرتا ہون کہ کالج کی یہ ڈبیٹنگ سوسیٹی جسکے ذریعہ سے مجمع عام مین گفتگو کرنے اور عام کاروبار کے انجام دینے کا ملکہ حاصل ہوتا ہے - ہمارے طالب علمونکی عقلین تیز ہوتی ہین اور اونکے شوق و توجہہ کے میدان کو وسعت حاصل ہوتی ہے - اسکے کتب خانہ کے ذریعہ سے علم ادب کے سیکھنے کا ذریعہ حاصل ہوتا ہے - اور اخبارات کے ذریعہ سے وہ ان واقعات سے واقف ہوتے رہتے ہین جو دنیا مین ظہور مین آتے ہین - یعنی یہ یونین کلب میرے نزدیک تعلیم کا کوئی حقیر وسیلہ نہین ہے -

جو تعلیم سرکار دیتی ہے وہ ضرورتاً اصلی تعلیم کے تمام مدارج کو ترقی دینے کے لایق نہین ہے تعلیم کا

ایک نہایت ضروری جزو جسکو وہ پورا نہین کرسکتی ہے مذہبی تعلیم ہے مین خیال کرتا ہون کہ آپ صاحبونکو
اس امر کا اطمینان ہے کہ یہ کالج یہان ایک نہایت بڑی ضرورت کے رفع کرنے کے واسطے کوشش کر رہا ہے
جن مسلمان طالب علمونکو انگریزی کی تعلیم دیجاتی ہے انکی نسبت پر اکثر اوقات یہ دہبہ لگایا جاتا ہے کہ
وہ اپنے مذہبی فرایض کے انجام دینے مین بے پروا ہوجاتے ہین اور اپنے مذہب کے اصول سے ناواقف
ہوتے ہین مین اپنے مسلمان سکتری مولوی حسن علی کی زبانی اس بات کو سنکر نہایت خوش ہوا کہ جو
حالات یہان طالب علمونکے انہون نے دیکھے ہین انسے یہ بات اونکو باور ہوگئی ہے کہ اس مدرسہ
کے طالب علمون کے ذمہ یہ الزام نہین لگایا جاسکتا ہے اور انہون نے اور کسی طالب علمونکی بہ نسبت
جو انہون نے دیکھے ہین زیادہ تر مذہبی سرگرمی انمین پائی ہے۔

مین اب دلیرانہ کہیلون کے اثر اور فایدہ کی نسبت جیسے کہ کرکٹ اور فٹ بال ہین چند الفاظ کہنا
چاہتا ہون اول تو ان کہیلون کے ذریعہ سے اس قسم کی جسمانی تربیت حاصل ہوتی ہے جو ان تمام
شخصون کے حق مین جو دنیا کے کاروبار مین مصروف ہون بے بہا ہے اکثر طالب علم جو یونیورسٹی
کے امتحانات مین اپنے تئین ممتاز کرتے ہین یہ امتیاز اپنی تندرستی کا اسقدر نقصان اوٹھا کر حاصل
کرتے ہین کہ وہ دنیوی کاروبار کو ایسے کمزور جسمونکے ساتھ شروع کرتے ہین کہ وہ بہت سے کامون کے انجام دینے
کیواسطے ناقابل ہوجاتے ہین کیونکہ انکی قوت آدہی رات کو محنت اور مشقت کرنے اور کثرت سے کتابون کے
یاد کرنے کے باعث سے جو ہندوستان کی یونیورسٹیونکا لوازمہ ہے برابر کمزور ہوتی رہتی ہے لیکن
ان کہیلون کے جسمانی فایدون کے علاوہ ایسے اخلاقی فایدے بہی ہین جو ان شخصون پر کم ظاہر ہوتے ہین
جنہون نے انکے قوت بخش اثرون سے کبہی حظ نہ اوٹہایا ہو چنانچہ منجملہ ان فایدون کے ایک وہ ترغیب ہے
جو باہمی ہمدردی کے فیلنگ کو ہوتی ہے مثلاً فٹ بال کے کہیل سے صرف کہیلنے والونکو ہی نہین بلکہ
دیکہنے والون اور معلمون اور طالبعلمونکو بہی اس بات کا خیال پیدا ہوتا ہے کہ وہ ایک زندہ جسم کے عنصر ہین

اور ہر ایک دوسرے کے ساتھہ دردشریک اور ایک دوسرے کی کامیابی مین خوش ہوتا ہے اور شکست مین رنج کرتا ہے غرضکہ کل جماعت ایک ایسی عقد مین وابستہ معلوم ہوتی ہے جس سے خون ایک شخص کی رگون کا دوسرے شخص کی رگون مین دوڑتا ہی اور مشترک طور پر حرکت کرتا ہے مین یہ نہین کہتا ہون کہ اسکے باعث سے صرف ایک عام جوش ہی نہین بلکہ ایک پرجوش خیال اتفاق کا پیدا ہوتا ہے ۔

اے صاحبو ہم فانی انسانونکی عادت اپنے تئین اپنے خاص خول مین بند کرنے اور صرف اپنی ذاتی مطالب کی خبرگیری کرنے اور خودغرض اور خودبین ہونیکی ہے پس اس قسم کا کوئی اثر جسکے ذریعہ سے لوگ اپنے خول مین سے اپنے تئین باہر نکالین اور ایک مشترک فایدے کے واسطے فکر کرین تعلیم و تربیت مین نہایت ضروری ہے علاوہ اسکے جو اثر ان کہیلون سے ان شخصونکی خصلت پر پیدا ہوتا ہے جو انکو کہیلتے ہین وہ نہایت مفید طور کا ہوتا ہے یعنی وہ انکی خصلت کو قایم کرتا ہے اور اس عمدہ صفت اور دلی جوش کو ظاہر کرتا ہے جنکے ذریعہ سے انسان سوسیٹی کے پسندیدہ اور سرگرم ممبر ہوجاتے ہین انکے ارادے بڑہ جاتے ہین انکے مذاق کو ترقی ہوتی ہے اور اونکی ہمت بڑہتی اور پختہ ہوتی ہے غرضکہ وہ آدمی بنجاتے ہین ۔

دوسرا مضمون جسکا مین ذکر کرنا چاہتا ہون وہ ہے جسکا ہمارے کالج کے بانی نے جمعہ کو اپنی گفتگو مین ذکر کیا تہا یعنی آنریبل سرسید احمد خان نے یہ بیان فرمایا تہا کہ کالج کے قایم کرنے سے انکا ایک خاص مقصد مسلمان اور انگریزون کے درمیان دوستانہ فیلنگ کا پیدا کرنا اور طرفینی بدگمانی اور بے اعتباری کا رفع کرنا تہا تاکہ ایک قوم دوسرے قوم کے حالات کو سمجھہ سکے اور ایک مستحکم اور دایمی دوستی کی بنیاد قایم ہوجاوے اے صاحبو مین خیال کرتا ہون کہ ایک انگریز ہونے کی حیثیت سے مین یہ بات کہہ سکتا ہون کہ ہم نے اس کالج کے احاطہ کے اندر یہ نتیجہ حاصل کیا ہے یہ ہمدردی دو قسم کی ہوتی ہے یعنی ایک تو کسی قوم کے اشخاص واحد کے ساتہہ دوسرے اس قوم کے مقاصد اور اولوالعزمیون کے ساتہہ

اب مین خیال کرتا ہون کہ دونون قسم کی ہمدردی یہان پائی جاتی ہے اگر معلم اپنے طالبعلم کو گرم دل اور عقیل خوش خلاق اور دلیر۔ باہمت محبت کرنیوالا پاوے تو میرے نزدیک اس بات مین معلم کی کوئی تعریف نہین ہے بلکہ وہ ایک لازمی نتیجہ ہے (بشرطیکہ اوسکی خصلت مین کسیقدر ہمدردی ہو) کہ اسکے دلمین اس قسم کے طالبعلمونکی نسبت ایک سرگرم محبت پیدا ہوئیگی ایک ایسی محبت جو محبت کرنیوالے کیواسطے خوشی کا مخرج ہے اور جلاوطنی کے خیال کو کم بلکہ مین کہہ سکتا ہون کہ دور کردیتی ہے اور اوس مقام اور اون شخصونکا جو اوس محبت کو پیدا کرتے ہین اوسکو گرویدہ بنادیتی ہے اس کالج کے بانی نے اپنا یہ اصول قرار دیا کہ پروفیسر اور معلم اسی احاطہ کے اندر رہا کرین جسمین بورڈر رہتے ہین اس انتظام سے انہون نے صرف طالبعلمون کو ہی نہین بلکہ پروفیسرونکو بھی ایک نعمت بخشی ہے جو اسکے باعث سے ہر روز اور ہر گھنٹہ اپنے طالبعلمون کے ساتھ میل جول مین رہتے ہین انکی سوسیٹی سے حظ اوٹھا سکتے ہین انکے کھیلون مین شریک ہو سکتے ہین اور اپنے کام مین ایک ایسا لطف اور اپنی زندگی مین ایک ایسی رضامندی حاصل کر سکتے ہین جو دوسری طرح پر حاصل نہین ہوسکتی ہے۔ دوسری قسم کی ہمدردی مسلمانونکی قوم کی بہبودی اور اوسکی ترقی کی امیدون اور ایک ناموافق مقدر کے مقابلہ مین اسکے مشکلات اور کوششون کے ساتھ ہے اب سبات مین اور اسلام کی گذشتہ شان و عظمت کی داستان اور اوسکے انقلابات کی پراثر تواریخ۔ اسکے موجودہ زوال کے رنج آمیز نشانیون اور ان دلیرانہ کوششون مین جو ہمدردان قوم بدقسمتی کے مدوجزر کے روکنے کے واسطے کرتے ہین غرضکہ ان سب باتون مین نہایت سمجھوال شخص کے خیالات کو بھی برانگیختہ کرنے کے لئے بہت کچھ موجود ہے اس قسم کے کام کیواسطے کوشش کرنا ان شخصون کے نزدیک ضرور ایک خوشی کی محنت ہوگی جو اس دنیا کو صرف کمانے پینے کی جگہہ نہین سمجھتے ہین بلکہ ایک ایسی شے کی ضرورت سمجھتے ہین جسکی وہ پیروی کرسکین اور اپنے خیالات کو ہر روز بلند ارادون مین کام مین لاسکین اور وہ معمولی کامونکی بےلطفی اور مایوسی کی تاریکی پر

روشنی ڈالنے کے لیئے اس قسم کے کسی اثر کے محتاج ہین پس کچھہ تعجب کی بات نہین ہے کہ اس کالج نے اس احاطہ کے اندر انگریزون اور مسلمانون کے درمیان اتحاد یعنی ایک ایسا اتحاد پیدا کرنے مین جو گوشت اور خون کا تعلق ہے اور ایسا ہی مضبوط اور مین یقین کرتا ہون ایسا ہی مستقل ہی جیسے کہ انسانی تعلقات ہو سکتے ہین اور اتفاق کا خیال اور قومی اور مذہبی اختلافات کی فراموشی اور محبت اور خوشی کا ایک مخرج پیدا کرنے مین اپنے بانی کے مقصد کو کسیقدر پورا کیا ہے -

مین اب اس کام کی وسعت کی نسبت جو ہمنے اختیار کیا ہے چند الفاظ کہنا چاہتا ہون اس کالج کا مقصد مسلمانون کے قوم کی گذشتہ ثروت و اقبال کو بحال کرنیکے واسطے بطور ایک زبردست اثر کے کام دینا ہے اسوقت تک ان گریجوایٹونکی تعداد جو اس کالج سے پاس ہو کر نکلے ہین بہت کم ہے اور اگر اونکی تعداد بہت زیادہ بھی ہو جاوے تو بھی وہ مسلمانون کے قوم کے زوال کے روکنے کے واسطے بالکل ناکافی ہونگے اگر کالج اس مقصد مین کامیاب ہونا چاہتا ہے تو اسکو اپنے جب داب کے احاطہ کو مت کچھہ بڑہانا چاہیئے اسکو کسی روز انگلستان کے ان بڑے انسٹیٹیوشنون کی ہمسری کرنیکے واسطے جنہون نے قومی عظمت پر اسقدر بڑا اثر ڈالا ہے کوشش کرنی چاہیئے یعنی میری مراد اکسفورڈ اور کیمبرج کی یونیورسیٹیون سے ہی گو یہ ایسا کام ہے جو ایک یا دو نسلون مین پورا نہین ہو سکتا ہے اور درحقیقت یہی آرزو اور آخری منشا اوسکے بانیونکا ہے جبوقت مسٹر سید محمود نے انگلستان مین مجھسے اس کالج کے اسٹاف مین شامل ہونیکی استدعا کی تھی تو انہون نے مجھسے بیان کیا تھا کہ اوسکا مقصد ایک عمدہ انڈین محمڈن یونیورسٹی کا قایم کرنا ہے ہم اس دن کے دیکھنے کی توقع نہین کر سکتے ہین لیکن مین اپنی آنکھون سے اس دن کے دیکھنے کی توقع کرتا ہون جبکہ اس کالج کے کالج کلاسون مین ایک ہزار مسلمان طالبعلم ہونگے اور جبکہ اس کالج مین ایک ہزار طالب علم پڑہتے ہونگے تو مین خیال کرتا ہون کہ مسلمانونکی قوم کی بہبودی پر صریح یا دہ ایک بڑا اثر ڈالنا شروع کرے گا آپ کہین گے کہ یہ امید پوری نہین ہو سکتی ہے لیکن

میرا یہ خیال نہیں ہے تین برس کا عرصہ ہوا کہ کالج کلاسون مین مسلمانون کی تعداد صرف (۲۰) تھی اب وہ
(۶۵) یا سے چند سے کسیقدر زیادہ ہے انمین سے (۳۵) یا نصف سے زیادہ فرسٹ ایر کلاس مین پڑھتے ہین
فرض کرو کہ ہر ایک کلاس مین اسیقدر طالب علم ہوں جسقدر اس کلاس مین ہین تو اسوقت (۱۴۰) طالبعلم
ہوجاوینگے اس بات کا فرض کرنا کچھہ ناواجبی نہین ہے کہ بیشی کی یہ شرح جاری رہیگی اور ہر ایک کلاس
تعداد مین دوچند ہوجاویگا اور اسوقت (۲۸۰) طالبعلم ہوجاوینگے (۱۴۰) سے ایکہزار تک پہونچنا ایک
دو بہت ہی بڑی جست ہے لیکن اسقدر بڑی نہین ہے کہ ابتدائی اور دوسرے درجہ کی تعلیم کے پھیلنے سے
بیس یا پچیس برس کے عرصہ مین وہ پوری نہو سکے لیکن یہ سوال کیا جا سکتا ہے کہ یہ ان طالبعلمونکو
کہان جگہہ دینگے؟ کیا آپکے پاس اسقدر طالبعلمونکے لئے جگہہ موجود ہے؟ مین جواب دیتا ہون کہ
یقیناً جگہہ موجود ہے بالفعل ہمارے بورڈنگ ہوس کے کچی بارگون مین ستر کمرون سے زیادہ ہین
فرض کرو کہ بورڈنگ ہوس کی ایمن دوہری بنائی جاوے اور ہر ایک سمت پر کمرون کی دوہری ایمن ہوجاوے
اور فرض کرو کہ ایک دوسری منزل بنائی جاوے اسوقت صرف نصف چوک مین ڈہائی سو سے زیادہ
کمرے ہوجاوینگے فرض کرو کہ ان مین سے نصف کمرون مین ہر ایک مین دو دو طالبعلم رہا کرین پس
سر آدہے چوک مین قریباً چارسو بورڈر رہ سکین گے لیکن ہمارے پاس موجودہ چوک کی برابر دو یا تین
چوک کے بنانیکے واسطے کافی زمین موجود ہے اور اسوجہ سے جگہہ کی کمی کی بنا پر ایکہزار بورڈرونکی سکونت
مین کوئی دشواری نہین ہے اب اے صاحبو بورڈرونکی اسقدر تعداد بڑہنے کے بعد آپ دیکھین گے
کہ صرف تعلیم کی مقدار ہی زیادہ نہوجاویگی بلکہ اوسکی نوعیت کو بہی ترقی ہوگی ایک طبیعت کا دوسری
طبیعت پر اثر پیدا ہوگا اور اوس مقام کی عقلی زندگی زیادہ تر مسرت انگیز اور زیادہ تر تقویت بخش
ہوجاویگی نیز ہم اس تعداد کثیر مین ایسے طالبعلم پاوینگے جو ہر قسم کی لیاقت اور ہر قسم کی دانشمندی
یعنی علم ادب اور ریاضی اور فصاحت و بلاغت مین فضیلت رکھتے ہونگے اور مردانہ کہیلون کرکٹ اور

فنٹ بال مین نہایت عمدہ انگریزی ٹیم کی برابر ہونگے عربی اور فارسی کا علم استحکام کو اپنا گھر سمجھیگا قانون دان - اخبار نویس - عالم - اور ایسے شخص جو کاروبار زندگی کے ہر ایک شعبہ مین نام پیدا کرنیکے لایق ہونگے اس کالج سے نکلکر دنیا مین جا دینگے القصہ یہ کالج مسلمانونکی بہبودی کا مرکز اور مسلمانونکی قوم کا فخر اور اسبات کا ایک ثبوت ہو جاویگا گو اگرچہ ناموافق حالات کی وجہ سے اور قابلیت یا مستعدی کے نہونے سے ایک قوم کو زوال ہو سکتا ہی تاہم نئی قوت اور حب وطنی کا ایک جوش پھیلنے اور عام بہبودی مین سبکے مصروف ہونے سے ایسی قوم بحال ہو سکتی ہے وہ دنیا کی قومون مین ایک قابل رشک درجہ حاصل کرسکتی ہے علوم و فنون مین سب سے آگے کے درجہ پر پہونچ سکتی ہے اور یہ بات ثابت کرسکتی ہے کہ مد و جزر کے بعد بہار شروع ہوگا (جیسا کہ ہمارے جلیل القدر شاعر حالی نے بیان کیا ہے)
"اور خزان کے بعد بہار اور جاڑے کے بعد گرمی آویگی"

اے صاحبو یہ بڑی کانگریس مسلمانون کیواسطے ایک مبارک شگون ہی جسوقت ہم لوگون نے جو یہان رہتے ہین اپنے دوستونکو شمال و جنوب اور بہار اور اودھ اور اپنے خاص صوبہ کے شہرون اور آخر کار خاص کر پنجاب سے پر جوش گروہون مین ہر ایک ٹرین مین آتا ہوا دیکھا تو ہمارے دل مسرت اور خوشی سے دھڑکنے لگے کیا ایک قوم کو مردہ کہہ سکتے ہین جبکہ اسکی تعلیم و تربیت کی نسبت مشورہ کرنیکی درخواست پر اسقدر آدمی بہت سے ملکون سے اسکی ترقی کے باب مین غور و فکر کرنیکے لئے باہم جمع ہوتے ہین نہین اے صاحبو مسلمانون مین اب بھی جان باقی ہے اور مین یقین کرتا ہون کہ یہ محمڈن ایجوکیشنل کانگریس انکی خفتہ قوتون کے جیتانے مین موثر ذریعہ ثابت ہوگی -

اور اب مین ان شخصونکی نسبت جنہون نے میرے حق مین بڑی مہربانی ظاہر فرمائی ہے ایک یا دو لفظ ذاتی شکریہ کے کہنے سے باز نہین رہ سکتا ہون جس زمانہ مین کہ مجھسے اس کالج مین انکی استدعا کی گئی تھی اوسوقت مجھکو سر جان ماسٹر پیچی سے ملنے اور اس جدید حالت کی امیدون کی نسبت جسکو

مین اخذ کیا کرنا چاہتا تھا کچھہ ذکر سننے کی عزت حاصل ہوئی تو سر جان نے مجھسے فرمایا کہ اگر مین یہان آؤنگا تو مین یہان ایک نہایت جلیل القدر شخص دیکھونگا جو انکی خوش نصیبی سے انکو ملا تھا پس میرے نزدیک جو ایک نوجوان آدمی تھا علیگڈہ آنیکے لیے اسبات کا معلوم کرنا سب سے زیادہ بڑی ترغیب تھی کہ مجھکو اکثر اوقات دنیا کے اصلی بڑے آدمیون مین سے ایک شخص کے ساتھہ سابقہ پڑیگا مینے خیال کیا اور مین یقین کرتا ہون کہ صحیح خیال کیا کہ کوئی تعلیم اوس تعلیم کے برابر نہین ہوسکتی ہے جو ایک اصلی بڑے شخص کی صحبت مین ہمیشہ رہنے سے حاصل ہوتی ہے چنانچہ میری امیدین توقع سے زیادہ پوری ہوئی ہین مین اپنی زندگی مین کوئی تعلیم اس مدامی صحبت اوران نصیحتون سے (یعنی غور کرنے اور کاروبار زندگی کے انجام دینے اور سب سے زیادہ اعلی مقاصد اور ہمدردی کے کامون مین جان کے نثار کرنیکی نصیحتون سے) جو مینے اپنے معزز آقا اور اوس جلیل القدر شخص سے حاصل کی ہین جسپر دنیا کی ہر ایک قوم فخر کرسکتی ہے یعنی سید احمد خان سے زیادہ تر مفید نہین ثابت ہوئی ہے پس مین سب سے پہلے انکا شکریہ ادا کرتا ہون -

لیکن مین صرف اشخاص واحد کا ہی کچھہ ممنون و مشکور نہین ہون جہانتک کہ مین سمجھہ سکتا ہون مین کوئی خاص بات مسلمانونکی بہبودی کیواسطے نہین کرسکا ہون تاہم اہل اسلام کے عام مجمعون اور خصوصاً مسلمانان پنجاب کیطرف سے مجھکو عنایت و مہربانی کے اس قسم کے ثبوت حاصل ہوئے ہین جنکے واسطے مین اپنے تئین بالکل ناقابل خیال کرتا ہون مین اس موقع پر مسلمانان پنجاب و انجمنون کی نسبت اپنی احسانمندی ظاہر کرنا چاہتا ہون جنہون نے نہایت غیر متوقع طریقہ مین ایک ایسے شخص کی نسبت جسکو کوئی بڑا مرتبہ اور رعب داب حاصل نہین ہے بلکہ وہ صرف تمہاری قوم کی بچونکو تعلیم دینے کیواسطے کوشش کرتا ہے گو (ناکامل طور پر) نہایت ستایش آمیز لیکن غیر مستحق طور کے رزولیوشن پاس کیے ہین - صاحبان پنجاب مین تہ دل سے جلسہ عام مین آپکے عنایت آمیز الفاظ اور آپکے عنایت آمیز رزولیوشنونکا شکریہ ادا کرتا ہون اگرچہ مین اپنے تئین ان عنایت آمیز خیالات کا بالکل مستحق نہین سمجھتا ہون تاہم آپکو یقین دلاتا ہون کہ اگر آیندہ مین اپنے تئین ان کا مستحق ثابت کرسکون اور میری

عاجزانہ کوششون کے ذریعہ سے مسلمانونکی تعلیم کو کسیقدر ترقی ہو سکے تو مجھکو اپنی دور ملازمت کے خاتمہ پر ایک
ایسی رضامندی اور ایسی تشفی حاصل ہوگی جو اور تمام خیالات پر فوقیت رکھتی ہے یعنی یہ کہ ہر کیف میری
زندگی کا ایک حصہ ایک عمدہ یعنی ایک ایسے کام کیواسطے کوشش کرنے مین صرف ہوا ہی جو ایسا ہی اعلیٰ
کا ہی جیسا کہ کوئی دوسرا عمدہ کام ہو سکتا ہی جو عام بنی نوع انسا نکی بہبودی کی واسطے کیا جاوے ۔ فقط
بعد اسکے محمد مصطفےٰ خان طالب علم مدرستہ العلوم اپنی جگہہ سے اوٹھا اور پریسیڈنٹ سی کہا کہ چونکہ اسکا اجلاس
محمڈن ایجوکیشنل کانگریس کا ہمارے کالج اور بورڈنگ ہوس مین ہوا ہے اسواسطے اگر آپ اجازت دین تو مین جملہ طالبعلمون
کی طرف سے ان بزرگون کا جو یہان تشریف لائے ہین شکریہ ادا کرون ۔
پریسیڈنٹ کی اجازت کے بعد محمد مصطفےٰ خان نے انگریزی زبان مین نہایت خوبی اور عمدگی سی ایک لمبی اسپیچ کی
جسکو سنکر سب لوگ متحیر ہو گئے ہم کچھہ زیادہ اپنے اس عزیز طالبعلم کی اسپیچ کی خوبی کی نسبت لکھنا نہین چاہتے بلکہ
مناسب ہے کہ میر حامد شاہ صاحب نے جو کچھہ اوسکی نسبت لکھا ہی اوسیکی نقل پر اکتفا کرین ۔
میر حامد شاہ صاحب لکھتے ہین کہ " بعد ازان ایک نوجوان طالبعلم نے صاحب صدر انجمن سے اجازت طلب کی کہ کالج
کے طالبعلمونکی طرف سے اہل پنجاب کا شکریہ ادا کیا جاوے ۔ اور اس نوجوان طالبعلم نے جس جرأت و فصاحت بیانی
اور طاقت لسانی سے انگریزی مین شکریہ ادا کیا اور ایک پوری اسپیچ کھڑے ہو کر بیان فرمائی وہ بڑے بڑے اسپیکرون کے
واسطے ایک قابل حیرت واقعہ تھا سچ تو یہ ہی کہ ہرگز نہین معلوم ہوتا تھا کہ یہ نوجوان کتاب خوانی کر رہا ہی یا زبانی
اسپیچ دے رہا ہی ۔ کتاب خوانی مین زبان کو لغزش ہو جاتی ہے مگر کیا ممکن کہ اس نوجوان اسپیکر کی زبانکو لغزش ہوئی ہو "
بعد اسکے صدر انجمن اپنی کرسی پر سے اوٹھے اور مختصر تقریر مین تمام بزرگونکا شکریہ ادا کیا اور کانگریس کی تمام کارروائیونکے
بخوبی انجام ہونے پر خوشی ظاہر کی اور کہا کہ اب جلسہ اجلاس چہارم محمڈن ایجوکیشنل کانگریس کا بند کیا جاتا ہے ۔
نہایت زور سے چیرز دی گئی اور اجلاس ختم ہوا ۔

دستخط سید احمد خان
آنریری سکرٹری محمڈن ایجوکیشنل کانگریس

تتمہ نمبر ۱

متعلق

رویداد اجلاس چہارم

محمڈن ایجوکیشنل کانگریس

بمقام علیگڈھ

متضمن حساب جمع خرچ بابت آمدنی و اخراجات کارروائی سال سوم

محمڈن ایجوکیشنل کانگریس

مطبع مفید عام آگرہ مین چھپا

حساب جمع خرچ آمدنی چندہ محمدن ایجوکیشنل کانگریس

بابت سال سوم

آمدنی

مد	رقم
باقیات سال گذشتہ مندرجہ رپورٹ سال دوم	[illegible]
آمدنی چندہ ممبری بابت سال سوم حسب مندرجہ فہرست ممبران مطبوعہ ہمراہ رپورٹ سال سوم۔	[illegible]
چندہ مرسلہ منشی نجف علی صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر بولان پاس جو بعد مشتہر ہونے رپورٹ کے وصول ہوا۔	[illegible]
قیمت لکچر مولوی نذیر احمد و رسالہ مولوی ذکاء اللہ و رپورٹ ہائے کانگریس جو فروخت سے وصول ہوئے۔	[illegible]
محصول پولندہ جات جو مشتریان سے وصول ہوا۔	[illegible]
میزان کل	[illegible]

خرچ

مد	رقم
خرید ایک پرامیسری نوٹ واسطے اسکالرشپوں و وظیفوں کے جو بموجب رزولیوشن نمبر (۲) اجلاس سال سوم منعقدہ ۳۰ دسمبر ۱۸۸۸ء مقام لاہور خریدا گیا اور بنک میں امانت ہے	[illegible]
اجرت چھپائی لکچر مولوی نذیر احمد صاحب و رسالہ مولوی ذکاء اللہ صاحب جو چھاپہ خانہ اخبار مفید عام واقع آگرہ منشی محمد احمد خان صوفی کو دئے گئے	[illegible]
اجرت چھپائی ضمیمہ جات مشمولہ رپورٹ ہائے اضلاع جو چھاپہ خانہ مفید عام واقع آگرہ منشی محمد احمد خان صوفی کو دئے گئے	[illegible]
اجرت چھپائی حصہ اول رپورٹ اجلاس سوم جو منشی محمد احمد خان صوفی کو دئے گئے۔	[illegible]
اجرت چھپائی خطوط موسومہ ممبران جو چھاپہ خانہ سینٹیفک سوسائٹی علیگڈہ کو دئے گئے	[illegible]
قیمت کاغذ خطوط و لفافجات	[illegible]
محصول روانگی پولندہ جات و خطوط	[illegible]
میزان کل	[illegible]

باقی [illegible]

تتمہ نمبر ۲

متعلق

روئداد اجلاس چہارم

محمڈن ایجوکیشنل کانگریس

بمقام علیگڈہ

متضمن

رپورٹ کارروائی انجمن اسلامیہ گجرات متعلق محمڈن ایجوکیشنل کانگریس

مرتبہ

مولوی امام الدین صاحب ممبر انجمن اسلامیہ گجرات

مطبع مفید عام آگرہ مین چھپا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

انجمن اسلامیہ گجرات و محمدن ایجوکیشنل کانگریس

(۱) انٹرنس کے امتحان مین، مسلمان طالب علم بورڈ سکول گجرات سے پاس ہوئے تھے جنمین سے خوشی محمد خان طالب علم فسٹ ڈویزن مین پاس ہوا - اور اُسکو ع۵ روپیہ وظیفہ علیگڈہ کالج سے ملا - اور پانچ طالب علمونکو انجمن سے امداد کی ضرورت نہ تھی - وہ لاہور کالج مین تعلیم پاتے ہین - باقی ایک طالب علم کو انجمن اسلامیہ گجرات نے بہ تعمیل رزولیوشن نمبر ۱ گذشتہ حال کے جلسہ محمدن ایجوکیشنل کانگریس کے ۸عہ روپیہ وظیفہ ماہوار دیکر اعلی تعلیم کیلئے علیگڈہ کالج مین بھیجا - اور پانچ ماہ تک سے برابر وظیفہ ملا کیا - بعدازان طالب علم مذکور کا ایک متدین مسلمان جو وہ بھی انجمن مذکور کا ممبر ہے سرپرست بن گیا - اسلئے طالب علم مذکور کو انجمن سے امداد لینے اور انجمن کو وظیفہ دینے کی ضرورت نہ رہے -

(۲) بورڈ اسکول گجرات کے حصہ ہائے مین انجمن نے ایک مسلمان طالبعلم کو عا روپیہ ماہوار وظیفہ دیا اور حصہ مڈل مین بھی ایک طالبعلم کو عہ روپیہ -

(۳) چونکہ مشن اسکول اور بورڈ اسکول گجرات مین مذہبی تعلیم کا نام و نشان بھی نہین ہے خصوصاً

مشن والے ابتدائی تعلیم کے ساتھ ہی مسلمان بچون کی اسلامی عقاید بگاڑنے مین ہمہ تن کوشان
ہین - جسکا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ مسلمان لڑکون کو مڈل اور انٹرنس پاس کرنے تک نماز پڑھنی بہی
نہین آتی - اسلئے انجمن اسلامیہ گجرات نے یکم اگست ۱۸۸۹ء سے ایک اسلامیہ اسکول اپر پرائمری
تک کہولا ہے بجاے اردو فارسی کی پہلی دوسری تیسری کتاب کے جو سرکاری اسکولون مین
پڑہائی جاتی ہین - وہ سلسلہ کتب کہا گیا ہے - جسکو انجمن حمایت اسلام لاہور نے رائج کیا ہے - اور
ہر ایک جماعت کو قرآن شریف بہی پڑہایا جاتا ہے - باقی پڑہائی بعینہ وہی ہے - جو بورڈ اور
مشن اسکولون مین ہوتی ہے -

مندرجہ ذیل نقشہ سے اس اسکول کا سب حال معلوم ہوتا ہے -

نام مدرس	تنخواہ ماہوار	نام جماعت	تعداد الطلبا	کیفیت
ہیڈ ماسٹر	عـہ	پنجم اپر پرائمری	۸	+
اول انگریزی	عـہ	چہارم اپر پرائمری	۱۷	+
دوم مدرس	ہے؍	سوم پرائمری	۲۰	+
سوم مدرس	سے؍	دوم پرائمری	۳۰	+
حافظ	سے	اول پرائمری	۵۵	+
میزان	للعـہ	+	۱۳۰ لڑکے	+
کرایہ مکان	سے	+	+	+
چپراسی	صہ؍	+	+	+
میزان کل	صـہ	+	+	+

یہ روپیہ تنخواہ کا چندہ انجمن سے دیا جاتا ہے - اور قریباً عـ۹ یا عـ۵ روپیہ ماہوار فیس سبھی اسکول سے آتی ہے - الحال بورڈ اسکول سے نصف فیس طلباء سے لی جاتی ہے -

بالختمیں

تتمہ نمبر ۳

متعلق

رویداد اجلاس چہارم محمدن ایجوکیشنل کانگریس

بمقام علیگڈہ

رپورٹ

مدرسہ اسلامیہ ملتان

بابت

سنہ ۱۳۰۷ ہجری نبوی صلعم مطابق ۱۸۸۹ع

مرتبہ منشی واحد علی صاحب سکرٹری انجمن اسلامیہ ملتان

مطبع مفید عام آگرہ میں چھپا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعالیخدمت جناب آنریبل ڈاکٹر سر سید احمد خان صاحب کی سی - ایس آئی سکرٹری محمدن ایجوکیشنل کانگریس

جناب من - بتعمیل آپکے سرکلر مطبوعہ ۱۵ - اکتوبر ۱۸۸۹ء مین نہایت افسوس کے ساتھہ سوالات اول و دوم کے جوابات نفی مین گذارش کرنے پر مجبور ہون - یعنی نہ تو کوئی خاص سرمایہ اعلی تعلیم کے واسطے ہوسکا - اور نہ کوئی وظائف دئے جاسکے -

تاہم اس انجمن نے کوئی دقیقہ مسلمان بچون کی تعلیم و تربیت کا حتی المقدور فروگذاشت نہین کیا یعنی جو طالبعلم کہ انجمن کے ہاتھہ آیا - اور جسطرح کی امداد کا وہ خواہان ہوا - انجمن نے کبھی اس سے پہلو تہی نہین کی کمی صرف اسباب کی ہے - کہ کسی کالجسٹ کو وظیفہ نہین دیا جاسکا - لیکن انجمن اس ضروری کام سے بیفکر نہین ہے - اور رزولیوشن نمبر اول اجلاس سوم کے منشا کے پورا کرنیکے واسطے تیار ہے - اور اپنے شہر کے رؤسا مخادیم و خوانین کیطرف دیکھہ رہی ہے -

۲ - اونکے گوش مبارک تک اپنی مرحوم قوم کے درماندہ بچون کے ضروریات کی صدا پہونچ تو گئی ہے لیکن شاید ابھی تک اچھی طرح سنائی نہین دی - کہ وہ پہچان لیتے - کہ ہمارے اپنے بچون کے ہمارے بھائیون کے بچون کی - خیر الامم کے مصیبت زدہ ذریات کے چلانے کی آواز ہے - یا کسی غیر کی - اگر پہچان لیتے

تو وہ کمی جسکے پورا کئے بغیر ہم منزل مقصود تک نہین پہونچ سکتے آجتک پوری ہو گئی ہوتی - اور گو وہ آواز کچھ ایسی کم اثر نہین ہے - کہ بلا کسی تمیز کے اوس کا سننے والے کی استمداد پر مستعد نکردے - تاہم اوس آواز کا جتلا دینا انجمن نے اپنا فرض قرار دے رکھا ہے جس فرض کو وہ بڑی مستعدی سے پورا کر رہی ہے - اور کرتی رہیگی - اور مقلب القلوب سے امید ہے - کہ وہ پُر اثر آواز جو تھوڑے دنون سے ہی پیدا ہوگئی ہے - بہت جلد اپنا اثر یہان بھی دکھائیگی - اور اس خاص وصف کی محرک ہوگی - جسے جوش کہتے ہین - اور جسکے بغیر دنیا مین آجتک کوئی کام کسی قوم سے نہین ہوسکا - (ایک ذرا توجہ شرط ہے) تب یقین ہے کہ اس انجمن مین اپنی منشا پوری کرنیکی استطاعت ہو جائیگی -

۳ - اس انجمن کو ایک اور بڑی بھاری اور معزز امداد کی توقع ہے - یعنی بندگان عالی حضرت نواب صاحب بہادر والی ریاست بہاولپور کے شاہانہ توجہ اور سرپرستی کی جسکی امید معتمد صاحب ریاست نے ریاست کیطرف سے دو سو روپیہ سالانہ کا عطیہ مرحمت فرماتے وقت دلائی تھی -

انجمن اُس عطیہ کا نہایت صدق دل سے شکریہ ادا کرتی ہے - اور منتظر ہے - کہ آجکل مین ایک معقول رقم ماہوار سرکار موصوف کیطرف سے انجمن کیواسطے مقرر ہو جائے - جس سے انجمن کی جان مین اور ایک جان آجائیگی - اور اوسوقت یہ انجمن ایک یا دو وظائف انٹرنس ور کالج کے طلباء کو دے سکیگی - اور ضرور دیگی - وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللهِ -

۴ - امر سوم کی نسبت مین نہایت خوشی کے ساتھ اطلاع دیتا ہون - کہ اس انجمن نے مسلمان لڑکون کے واسطے ایک مدرسہ ۱۱ - اکتوبر ۱۸۸۶ء سے کھولا ہے -

چونکہ انجمن مسلمان بچونکی تعلیم اور تربیت کا خیال اپنے سر مین لیکر پیدا ہوئی تھی - اوسنے تعلیم مروجہ کو جو مسلمان بچے حاصل کر سکتے تھے - دیکھا - اور جب معلوم ہوا کہ اس تعلیم سے ہماری قوم کے بچے نہ گھر کے رہتے ہین - نہ گھاٹ کے - تو انجمن کو اس امر کی ضرورت معلوم ہوئی - کہ وہ اس قسم کا مدرسہ جاری کرے -

جنھین طلباء تعلیم پاکرنہ تو گورنمنٹ مدارس کے تعلیم یافتہ طلباء کیطرح اپنے علم دین سے بیخبر رہین - اور نہ مشن اسکولون کے متعلمین کیطرح بجاے اپنی مذہبی تعلیم کے غیر مذہب کی تعلیم پائین - اور نیز وہ نقص بھی جو پورانی طرز تعلیم مسلمانان سے یعنی علوم مروجہ نہ پڑہنے سے رہ جاتا تہا - جاتا رہے - انجمن کی مالی حالت بالکل اجازت نہین دیتی تہی - کہ ابھی مدرسہ کہولا جائے - لیکن اس ضرورت نے اور عام طبایع کے اقتضا سے نے مجبور کردیا - کہ ابھی سے ایک مدرسہ کہولا جائے - چنانچہ اس انجمن نے اپنی ہستی کے اس درجہ پر جہان بقا یا قیام کی امیدونکے مقابلہ مین نا امیدیان بہت ہوا کرتی ہین - ایک مدرسہ کہول دیا - ! +

گو کئی ایک ارکین انجمن قطع نظر اس سے کہ وہ پرائمری ایجوکیشنل کے معاون نہ تہے - اپنی دوربین آنکہون سے دیکہہ رہے تہے - کہ ایک مدرسہ کا کام ہاتہہ مین لینا کیا ہے - لیکن کثرت راے سے وہ بھی مجبور ہوگئے - اور آج اپنی اور بہت سی آرزو ونکے ساتہہ اس ایک آرزو کا بھی خون ہوتے دیکہتے ہین - کہ وہ اعلیٰ تعلیم کیواسطے کوئی امداد نہین دے سکتے -

۵ - اجراے مدرسہ کے وقت اتنا بڑا باغ امید دکہایا گیا تہا - کہ انجمن کو اسکی خبرگیری تو کجا - صرف پہل پہول ہی سنگوانا بڑا کام دکہائی دیتا تہا - لیکن افسوس ہے - کہ وہ سارا سبز باغ تہا - اور اوسکے دکہانے والے خیرخواہان قوم جو اوسوقت قومی ہمدردی مین ڈوبے ہوئے دکہائی دیتے تہے - نہین معلوم کہان کیسے کہان جا نکلے - مدرسہ مین یا انجمن کے اجلاسونمین تو ان حضرات مین سے اب ایک بھی دکہائی نہین دیتا -

انجمن کل جمعہ جمعہ آٹہہ دن کی پیدائش تہی - کہ یہ بوجہہ اوسکے سر پر رکہا گیا - یعنی ۳۰ - مئی ۱۸۸۸ء کو تو یہ انجمن قایم ہوئی (اور صرف دس ممبرون سے) اور ۱۸ - اکتوبر ۱۸۸۸ء کو مدرسہ جاری کرایا گیا - اور اگر یہ بیان کیا جائے - کہ اوسوقت انجمن کا سرمایہ کیا تہا - تو اور بھی تعجب ہوگا - کہ وہ پانچ سو روپیہ سے کچہہ ہی زیادہ تہا انجمن اس بوجہہ کے اوٹہانیکی بالکل متحمل نہوتی - اور کبھی کی اس بوجہہ سے مرگئی ہوتی - مگر جی گئی - صرف اللہ کی حکمت سے اور ان چند ممبرون کے حسن سعی سے جنمین بہت سے پردیسی ہین - اور جو آجتک شامل حال

انہون نے آجتک اپنی ہمتونکو پست اور کوششونکو سست نہین کیا۔ بلکہ جون جون مایوسیان اور ناکامیان پیش آتی گئین وہ زیادہ مستعد ہوتے گئے جسقدر اُن کم ہمت اور قومی ہمدردی کا جھوٹا دعوے کرنیوالون نے پہلو تہی کی تہی اوسیقدر انکے۔

مصرع سمند ناز کو ایک اور تازیانہ ہوا +

جسکا نتیجہ یہ ہوا ہے۔ کہ جسقدر فایدہ اس کمزور انجمن نے اوٹھایا ہے۔ یا دوسرے الفاظ مین جسقدر قوم کی خدمت اس انجمن نے کی ہے۔ جہان تک معلوم ہے۔ اس صوبہ کے کسی انجمن نے اپنی سن عمر مین۔ اور اس ذراسے سرمایہ سے اور ایک ایسی گروہ مین جسمین کہ یہ انجمن ہے۔ نہین کی۔

۶۔ چونکہ مین نے صرف مدرسہ ہی کی نسبت رپورٹ لکہی ہے۔ اور کسی کارگذاری کی نسبت لکھنے کا موقع نہین ہے مین اس مضمون کو صرف اتنا عرض کرنیکے بعد چھوڑتا ہون۔ کہ وہ ہی لیڈنگ ممبر جو اپنی آرزوؤن کے مقابلہ مین مدرسہ کی ضروریات کو دیکہکر ڈرتے تہے۔ اور کہتے تہے۔ کہ ؎

تو نے اے مکتب نکما کردیا	ورنہ ہم بھی آدمی تھے کام کے

اب کسیقدر خوش ہین۔ اور اپنی ناچیز کوششون کو یہ پہل دیکہکر اللہ کی جناب مین ہزار ہزار شکر کرتے ہین اور کہتے ہین ؎

کچھہ فایدہ نہ فکر بیش و کم سے ہوگا	ہم کیا ہین جو کوئی کام ہمسے ہوگا
جو کچھہ کہ ہوا ہوا کرم سے تیرے	جو کچھہ ہوگا تیرے کرم سے ہوگا

۷۔ اس مدرسہ مین کیا پڑہایا جاتا ہے۔ اور کسدرجہ کا ہے۔

اس مدرسہ مین قرآن شریف کی تعلیم مقدم رکھی گئی ہے۔ اور کتابین جو انجمن حمایت اسلام لاہور نے تصنیف یا تالیف کی ہین۔ پڑہائی جاتی ہین۔

دستور العمل تعلیم حسب ذیل ہے

لوئر پرائمری

پہلی جماعت ایک سال کی پڑہائی

ششماہی اوّل - صبح - قاعدہ عربی - شام - ہندسہ گنںا - اور آموختہ پڑہنا -

دوسری ششماہی نصف سیپارہ اول - کلمات و اسماے الٰہی زبانی یاد کرنے - مفرد حروف اور سو تک ہندسون کا لکھنا و مراتب اعداد - اُردو کا قاعدہ -

دوسری جماعت ایک سال کی پڑہائی

ششماہی اوّل - دینی تعلیم - قرآن شریف منزل اوّل ختم - نماز کے الفاظ یاد کرنا -
دنیوی تعلیم - اُردو کی پہلی و دوسری کتاب مشق نستعلیق حساب لغایت ضرب مفرد

دوسری ششماہی - انگریزی کا قاعدہ - اور جغرافیہ ضلع ملتان -

تیسری جماعت ایک سال کی پڑہائی

دینی تعلیم - قرآن شریف نصف - وعظ سننا - نماز پڑہنا -

دنیوی تعلیم - اُردو کی تیسری کتاب - فارسی کی پہلی کتاب - مشق نستعلیق اور املاء - اُردو اور فارسی کے قوعد زبانی حساب لغایت تفریق مرکب انگریزی - محمڈن اسکول انگلش پرائمر - کاپی سلپ نمبر اول جغرافیہ پنجاب

اپر پرائمری

چوتھی جماعت ایک سال کی پڑہائی

دینی تعلیم - قرآن شریف ختم - واعظ سننا - نماز کی پابندی -

دنیوی تعلیم - فارسی کی دوسری کتاب - قواعد فارسی باب صرف سلیس اُردو فقرونکا ترجمہ فارسی مین - اُردو کی چوتھی کتاب

قواعد اُردو باب صرف مشق اور املاء - حساب تا غایت کسور عام - جغرافیہ نقشہ ہند - انگریزی فسٹ ریڈر - کاپی سلپ نمبر ۲ - سلیس فقرون کا ترجمہ -

پانچوین جماعت ایک سال کی پڑہائی

دینی تعلیم - قرآن شریف کی روزانہ تلاوت - نماز اور آیۃ الکرسی و دیگر آیات اخلاقی کا ترجمہ - اخیر ربع پارہ عم کا حفظ کرانا -

دنیوی تعلیم - فارسی کی تیسری کتاب - ترجمہ اُردو سے فارسی مین - قواعد فارسی سے باب نحو - اُردو کی پانچوین کتاب رسوم ہند ہی مسلمانونکا حصہ - قواعد اُردو سے حصہ نحو ترکیب اُردو - اور املا اُردو عبارت - رومن حروف مین لکھنا - انگریزی سکنڈ ریڈر - کاپی سلپ نمبر ۴ - گرامیٹکل بر ٹمر سے حصہ حرف - سلیس اُردو کا انگریزی ترجمہ حساب کسور عشاریہ و حساب تجارت - و نسبت اسہ و اربعہ تناسب و سود و جغرافیہ ایشیا ✝

اس سے معلوم ہوگا - کہ انجمن نے علوم مروجہ اور دینیات کی تعلیم ساتہہ ساتہہ کہی ہی - تاکہ طلبا نہ صرف دینیات ہی کی تعلیم حاصل کرین - بلکہ اسکے ساتہہ ہی وہ باتین بھی سیکھتے جاتے ہین - جو انکو بڑے ہوکر اپنی زندگی کے ہر ایک مدارج مین کام آئین -

۸ — یہ مدرسہ ابتدائی سے اپر پرائمری تک تعلیم دینے کیواسطے کہولا گیا تہا - لیکن نومبر ۱۸۹۶ع تک جیسا کہ رپورٹ ضلع ملتان کے ضمیمہ نمبر ۳ سے جو گذشتہ اجلاس محمدن ایجوکیشنل کانگریس مین پیش ہوئی - معلوم ہوگا - اسمین صرف تین ہی جماعتین تہین - اور وہ بہی بے ترتیب یعنی پہلی اور دوسری کے بعد چوتہی جماعت تہی - اور بیچ مین تیسری بالکل نہین تہی جو لوئر اسکول کی اعلی جماعت ہوتی ہی - یعنی پورا لوئر اسکول بہی نہ تہا - اس سال مین اس مدرسہ کا درجہ پورا اپر پرائمری تک ہوگیا ہی اور پوری پانچ جماعتین موجود ہین - جنکی تفصیل تعداد طلبار کے ضمن مین بیان کی گئی ہی -

✝ علاوہ اسکے جو طلبار قرآن شریف حفظ کرنا چاہین - وہ حافظ قرآن بنائے جاتے ہین - اور انکے واسطے علوم مروجہ پڑہنا لازمی نہین -

۹- علاوہ اُن پانچ جماعتوں کے جنسے اس مدرسہ کا درجہ اپر پرائمری تک ہے - اسوقت اس مدرسہ مین ایک اور جماعت بھی ہی جسکا نام اعلیٰ جماعت رکہا ہوا ہے - یہ مڈل سکول کے تیسری (یا آٹھوین) جماعت ہی - جو آئیندہ مڈل سکول کا امتحان دینے کیواسطے جو ۲۶ جنوری ۱۹۰۸ء کو پنجاب مین ہوگا تیاری کر رہی ہی -

۱۰- پس اگر اس مدرسہ مین دو جماعتوں کی کمی نہوتی یعنی اگر ساتوین اور آٹھوین جماعت بھی ہوتی تو کہہ سکتے تہے کہ مدرسہ مڈل اسکول تک ہے - لیکن اگر دسارملتان جیسا کہ بار بار انکی خدمت مین عرض کیا جاتا ہے - کچہہ بھی توجہ فرمائین تو خدا کی عنایت سے امید ہی کہ سال آئیندہ تک یہ کمی بھی پوری ہو جائیگی -

۱۱- علاوہ انکے ایک جماعت حفاظ کی بھی اس مدرسہ مین ہے - لیکن افسوس ہی کہ اس جماعت مین بجائے ترقی کے تنزل دکہائی دیتا ہے -

اوائل مین چار طلبا اس جماعت مین تھے - جنمین سے دو نے مدرسہ چھوڑ دیا - اور دو کے والدین نے انہین قرآن شریف حفظ کرانا موقوف کر دیا - اب وہ صرف ناظرہ پڑہتے ہین -

ایک شخص پردیسی جو درویش اور نابینا ہے جسکی انجمن اور بھی سبطرح سے خبرگیری کرتی ہی - اب اس جماعت مین ہے وہ پہلے بھی کئی سیپارے حفظ کئے ہوئے تہا - اور اب وہ دسوان سیپارہ حفظ کرتا ہی -

افسوس ہے کہ اہل اسلام مین قرآن شریف حفظ کرنیکا شوق دن بدن کم ہوتا جاتا ہے - یا جیسا کہ پہلے تہا اب نہین ہے - انجمن نے پنجاب کے مشہور حافظون مین سے ایک حافظ صاحب کو اسی غرض کیواسطے رکہا ہوا ہے - اور وہ عمدہ حافظ ہین - اور بہت اچھی طرح پڑہاتے ہین -

۱۲- مدرسہ کی آمدنی اور خرچ کا بیان

چونکہ انجمن کا بڑا اصول مسلمان طلبا کی تعلیم و تربیت ہے - اسواسطے کہہ سکتے ہین - کہ انجمن کا جو کچہہ سرمایہ ہی یا جو کچہہ آمدنی ہی وہ سب اس مدرسہ کے واسطے ہے - کل سرمایہ انجمن کا یکم ماہ صفر سنہ ۱۳۲۶ ہجری مقدس - ۱۰ - اکتوبر سنہ ۱۹۰۷ء کو جبکہ یہ مدرسہ کہولا گیا تہا ۱۵ روپیہ تہا - گذشتہ ۱۳ ماہ مین ۵ روپیہ ہر ایک مد سے آمدنی ہوئی

جو بحساب اوسط ۔ پاؤ ماہوار ہوتی ہی۔

١٣ - خرچ ماہوار حسب تفصیل ذیل ہے -

مدرس اول	عـہ	سے	عـہ	تک
مدرس دوم	ـلعہ	سے	عـہ	تک
مدرس سوم	ـسہ	سے	ـلعہ	تک
مدرس چہارم	للعہ	سے	ـسہ	تک
بہشتی	عصہ	سے	عصہ	تک
خاکروب	۸	سے	۸	تک
کرایہ مکان	صہ	سے	صہ	تک
سایر خرچ کتب وغیرہ	عاہ	سے	عاہ	تک
	للعہ	سے	عـہ	تک

جو بحساب اوسط للعہ ماہوار ہوتا ہی - لیکن چونکہ بباعث کمی آمدنی خرچ مین ہر طرح کی کفایت مدنظر ہے - ١٣ - ماہ گذشتہ مین جو اس مدرسہ کی عمر ہے - ہمیز انکل خرچ صہ ہے - جو اس وسط سے بہی عاہ ماہوار کم بیٹھتے ہین - یعنی روپیہ پاؤ - پس اس پہلے سرمایہ مین ١٣ - ماہ کی آمدنی جمع کر کے اور خرچ نکالکر اسوقت انجمن کی پونجی ١٤ ۹ پاؤ ہے -

اس موقع پر یہ ظاہر کر دینا خالی از لطف نہوگا - کہ انجمن کی ساری سعی موفور اس مدرسہ پر صرف کر دینے کے بعد اور ان تمام مصائب کے اوٹھانے کے بعد جو نہایت کفائت شعاری سے لاحق حال ہوئے ہین - انجمن کے سرمایہ مین جمع کیا ہوا - ۹ + ١٣ مہینے مین عـہ روپیہ یا عصہ ماہوار - ! - +

١٤ - علاوہ اُس آمدنی کے جسکا ذکر دفعہ ١٢ مین کیا گیا ہے - انجمن کو تائید غیبی سے ایک غیر مترقبہ رقم ۔۔ ١ ۔۔ ہاتھہ آگئی ہی - جو صرف واسطے تعمیر مدرسہ اسلامیہ مکان انجمن کے علیحدہ رکھی گئی ہی - اور اس سے مدرسہ کی تعمیر شروع ہے

چنانچہ آج تک مبلغ سہ صد روپیہ اس کام کیواسطے دیا جاچکا ہے - چونکہ مدرسہ کی تعمیر کا تخمینہ قریباً دو ہزار ہی - جو روپیہ کی کمی پورا کرنے کیواسطے ایک علیحدہ فہرست چندہ کہولی گئی ہی - اور اسوقت تک صرف روپیہ اس فہرست سے وصول ہو داخل سرمایہ ہوئے ہین - اور تعمیر مین اسوقت مبلغ موجود ہین - انجمن کے کاغذات مین اسوقت اسکا سرمایہ یہ رقم ملاکر مبلغ دیکھایا جاتا ہی - لیکن چونکہ تعمیر بالکل علیحدہ رکہی گئی ہی یہ کو مدرسہ کا سرمایہ نہ گننا چاہیے - صرف ہی ایسی رقم ہی جسپر مدرسہ کی آیندہ امید منحصر ہی یا چندہ ماہوار جسکی اوسط آمدنی روپیہ ہے - +

۱۵ - علاوہ اُن اخراجات کے جنکا ذکر دفعہ ۱۳ مین کیا گیا - انجمن نے چند یتیم اور مفلس طلباء کی مدد بھی کئی طرحکی امداد مین بہت کچھہ روپیہ صرف کیا ہی - یعنی اُنکے کھانے پر - کپڑے پر - اور کتابون پر - لیکن چونکہ ہر وقت ضرورت ہر ایک ایسے کام کیواسطے ایک خاص چندہ جمع کرلیا جاتا ہی - یا کوئی ایک ممبر اُس کام کو اپنے ذمہ لے لیتا ہے - اسکا کوئی حساب انجمن مین نہین - تخمینہ کے طور پر کہہ سکتے ہین - کہ ایسے اخراجات قریباً ما لر کے ہوچکے ہین - لیکن سرمایہ انجمن سے صرف روپیہ بابت قیمت کتب درسیہ اور چند اشیائے فرنیچر دیا گیا ہے - اور یہ رقم خرچ مین شامل ہے -

۱۶ - اس مدرسہ مین کسقدر طلباء پڑہتے ہین

اس مدرسہ مین ۶۲ طلباء اسوقت تعلیم پاتے ہین - اور یہ تعداد اوسیقدر رہے جو اجراسے مدرسہ کے اوّل تین چار ماہ مین ہوگئی تہی - اور اوسط حاضری ۵ر۲۲ ہے یہ ۶۲ طلباء چہہ جماعتون مین تعلیم پاتے ہین جنکی تفصیل یہ ہے لوئر اسکول جماعت اول فریق الف ۲۰

لوئر اسکول جماعت اول	فریق الف	۲۰	
″ ″ ″	فریق ب	۲۳	
″ ″	دوم	۹	
″ ″	سوم	۱۱	۶۳

پرائمری	(جماعت ۱)	چہارم	۵	
		پنجم	۲	۷
مڈل اسکول	(۱)	ششم	۰	
	(۲)	ہفتم	۰	
	(۳)	ہشتم	۵	۵
حافظ			۱	۱
		میزان کل	۷۶	۷۶

۱۷ - ان ۷۶ طلبار مین سے جو اسوقت اس مدرسہ مین تعلیم پاتے ہین - اور جنمین اہل سلام کے کل شریف قوم کی اولاد شامل ہے - روسا و عمایدین شہر مین سے ایک کا صاحبزادہ بھی نہین ہے - اور چار پردیسی اہلکارون کے لڑکون کے سوا قریباً کل ہی طلبار ہین - جنکے والدین یا تو مدارس سرکاری یا شن کے چندہ وغیرہ نہین دے سکتے نہین دینا چاہتے -

۱۸ - مسلمان روسار کے بچون کا مدرسہ اسلامیہ مین نہونا کچھہ اس سبب سے نہین ہے - کہ اس مدرسہ کا انتظام اچھا نہین ہے یا کچھہ تعلیم مین نقص ہے - کیونکہ جو ترقی تعلیم کے بارے مین اس مدرسہ نے کی وہ اس سے ظاہر ہے - کہ ۱۳ مہینے کے عرصہ مین ادنی لوئر سے قریباً مڈل تک پہونچ گیا ہے - بلکہ اسکا سبب یہ ہے کہ انکو تعلیم اولاد کیطرف کچھہ توجہ نہین ہے - اور جب انکا اپنی اولاد کیواسطے یہ حال ہے تو اس سے قیاس ہوسکتا ہے کہ وہ قوم کیواسطے کتنے کچھہ بے پرواہ ہونگے - انجمن اونکی خدمت مین عرض کرتی ہے - کہ وہ اپنے قومی مدرسہ کی طرف توجہ فرمائین - اور جلد ہی فرمائین - لیکن اگر چندے یہی تغافل اور اونکی نیاضی سے جو ہر روز بروز افزون اور قرار واقعی ہے - انجمن کی آمدنی مین کوئی قابل اطمینان ایزدی نہوئی تو انجمن مجبوراً مدرسہ کا کوئی درجہ گھٹا دیگی - یا اُس عام رعایت کو جو معافی فیس کے سبب سے کل طلبار کو ہے خاص کردیگی اور کم سے کم دو سال تک دو ایسے مسلمان طلبار کیلئے وظیفہ نکالیگی جو اعلی تعلیم کیواسطے کسی بڑے اسکول ور کالج مین جایا چاہتے ہون جس تھوڑے سے خرچ سے قوم کو بڑا فایدہ حاصل ہوگا - علاوہ ان دو وظایف سے جنکا سالانہ خرچ مبلغ

۱۳۔ ہمارے انجمن یہ بہی انتظام کرنا چاہتی ہے۔ کہ وہ پنجاب گورنمنٹ کے رزولیوشن نمبر ۱۴۴ مورخہ ۲۵ جولائی ۱۸۹۰ع کے منشا سے بہی فایدہ اوٹہائے۔ یعنی اُن مسلمان طلباء کو جو گورنمنٹ اسکول مین تعلیم پاتے ہین۔ اپنی دینیات سے آگاہ کرے اور اُس نقصان عظیم کو جو عدم تعلیم مذہبی سے ہوتا ہی رفع کرے۔ اس خرچ کا تخمینہ مار عہ سالانہ ہے اندرین صورت انجمن کی آمدنی بہرحال ایکہزار ۱۰۰۰ روپیہ سالانہ سے زیادہ یا حال کی آمدنی سے دوگنی ہونی چاہیے۔ ورنہ انجمن کی سب امیدین مایوسی مین مبدل ہوجائینگی اور سب تخمینے غلط ہوجائینگے۔

۱۵ - مین اس رپورٹ کو ایک ضروری شکریہ پر ختم کرتا ہون۔ اور وہ شکریہ اس انجمن اسلامیہ ملتان کیطرف سے اور مسلمانان ملتان کیطرف سے نہایت صدق دل کے ساتھہ اول اپنی عادل و ہردل عزیز گورنمنٹ کا ہے۔ کہ جسنے ایک معقول وسیع قطعہ زمین نزول انجمن کو واسطے تعمیر مدرسہ اسلامیہ و مکان انجمن عطا فرما دیا ہے۔ (دوم) اُس فیض رسان حاکم کا جسکی سفارش و نیک دلی کے فیضان سے وہ ملا یعنی جناب میجر ہچنسن صاحب بہادر سابق ڈپٹی کمشنر ملتان کا۔

اس ضمن مین انجمن دو اور بڑے معاونین کا شکریہ ادا کرتی ہے یعنی جناب سیٹھہ خدا بخش صاحب وائس پریزیڈنٹ انجمن اسلامیہ ملتان کا۔ اور جناب سیٹھہ محمد قاسم صاحب ممبر کا جنکی توجہ سے انجمن کو الــــ ۱۴۰۰ للعما روپیہ واسطے تعمیر مدرسہ کے ملا۔ جو سچے ہمدرد قوم اور اس انجمن کے بڑے معاون ہین۔

یہ دونون نعمتین یعنی ایک تو میجر صاحب بہادر کا وہ قطعہ زمین انجمن کو عطا فرمانا۔ اور دوسرا مبلغ الــــ ۱۴۰۰ للعما روپیہ کا واسطے تعمیر مکان کے یکمشت ملجانا۔ ایسے امداد غیبی ہین کہ اگر اسپر بہی اہل اسلام سکنائے ملتان اپنے ادائے فرض کیطرف توجہ نکرین۔ تو گویا وہ اُن نعمتون کے جو دین و دنیا کے بادشاہون کیطرف سے آتے ہین۔ کسی کا بہی قدر نہین کرتے!

اے خدا تو ہمین آنکھین دے کہ ہم اپنی حالتونکو دیکہین۔ اور دماغ دے کہ اُنہین دیکہکر سمجھین۔ اور اپنی بہلائی اپنی قوم کی بہلائی اپنے ہمجنسونکی بہلائی کیطرف متوجہ ہون۔ آمین۔ رقیمہ نیاز خاکسار احمد علی سکرٹری انجمن اسلامیہ ملتان

تمت

تتمہ نمبر ۴

رپورٹ

ضلع سیالکوٹ پنجاب

جو اجلاس چہارم

محمڈن ایجوکیشنل کانگریس

مین

بمقام علیگڈھ پیش ہوئی

مرتبہ منشی سید عبد الغنی صاحب ممبر محمڈن ایجوکیشنل کانگریس

مطبع مفید عام آگرہ مین چھپا

رپورٹ ضلع سیالکوٹ پنجاب

تحصیل ظفروال

(وجہ تسمیہ) چار سو برس کا عرصہ گزرا ہے ظفر خان نام جاٹ باجوہ نے اس مقام کو آباد کیا اس سے اسکا نام ظفروال مشہور ہوا - آبادی یہان کی (۴۹۷۸) ہے -

سنکھترہ مشہور قصبہ اس تحصیل کا ہے جس مین چینی کا بیوپار کثرت سے ہوتا ہے اور آبادی اس قصبہ کے (۲۳۶۱) ہے -

حالات تعلیمی نقشہ جات ملحقہ رپورٹ سے واضح ہونگے -

نقشہ مدارس مڈل و اپر پرائمری و لوئر پرائمری زنانہ و مردانہ تحصیل ظفروال ضلع سیالکوٹ

نمبر شمار	نام مدرسہ	طلبا مندرجہ رجسٹر				کل	قومیت					کل	کیفیت
		مڈل	اپر پرائمری	لوئر پرائمری	[illegible]		ہندو	مسلمان	سکھ	عیسائی	[illegible]		
۱	ظفروال	45	51	59	34	188	100	83	5	۰	۰	188	اسمیں مڈل سیکشن انگریزی تعلیم [illegible]
۲	سنکھترا	31	28	32	34	125	60	63	2	۰	۰	125	
	میزانکل	76	79	90	68	313	160	146	7	۰	۰	313	

اپر و لوئر پرائمری مردانہ

نمبر شمار	نام مدرسہ	طلباء مندرجہ جماعت: مڈل	اپر پرائمری	لوئر پرائمری	ابتدائی	کل	قومیت: ہندو	مسلمان	سکھ	عیسائی	دیگر	کل	کیفیت
1	چونڈہ	·	21	39	54	114	32	59	23	·	·	114	
2	خانپور سیدان	·	18	28	45	91	24	65	2	·	·	91	
3	شاہزادہ	·	15	24	29	68	24	40	4	·	·	68	
4	چھپیور	·	8	30	22	60	27	27	6	·	·	60	
5	سیودال	·	15	23	15	53	20	18	15	·		53	
6	دہتل	·	9	12	23	44	23	16	5	·	·	44	
7	جھنڈیالہ	·	4	8	11	23	21	2	·	·	·	23	
8	چاروا	·	7	14	19	40	11	29	·	·	·	40	
9	پنڈی بھاگو	·	1	9	16	26	4	22	·	·	·	26	
10	مراڑہ	·	9	16	11	36	8	26	2	·	·	36	
11	تھلوالہ	·	5	13	30	48	8	8	32	·	·	48	
12	کوٹ ننگل	·	7	5	3	15	·	·		·	15	15	
13	دیوکی	·	8	16	16	40	37	2	1	·	·	40	
14	منڈیکی	·	6	13	19	38	26	8	4	·		38	
	میزانکل	·	133	250	313	696	265	332	84	·	15	696	

مدارس زنانہ

نمبر شمار	نام مدرسہ	طلبا مندرجہ رجسٹر: [illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	کل	قومیت: ہندو	مسلمان	سکھ	[illegible]	[illegible]	کل
1	چونڈہ فارسی	·	3	9	18	30	·	30	·	·	·	30
2	״ ہندی	·	·	2	18	20	16	·	4	·	·	20
3	شہرارہ فارسی	·	·	9	17	26	·	23	3	·	·	26
4	״ ہندی	·	·	·	33	33	26	·	7	·	·	33
5	سنکھترہ	·	1	6	14	21	·	21	·	·	·	21
6	مراڑہ	·	2	6	11	19		19	·	·	·	19
7	ظفروال	·	2	9	13	24	·	24	·	·		24
میزان کل		·	8	41	124	173	42	117	14	·	·	173

نقشہ مکاتب دیسی تحصیل ظفروال

نمبر شمار	نام تحصیل	نام موضع	نام مدرس	ہندو	سکھ	مسلمان	[illegible]	کل	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	اردو	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
1	ظفروال	لوگوکی	سوڑوشاہ		·	6	·	6	6	·	·	·	·	·	·	·	6
2	״	مونڈی باجوہ	نقیب علی	6	7	3		10	3	·	2	·	5	·	·	·	10
3	״	ٹھٹھر	علی اکبر	·	·	10	·	10	10	·	·	·	·	·	·	·	10
4	״	مرادپور	علی شاہ	·	·	7	·	7	7	·	·	·	·	·	·		7
5	״	نوگران	نوردین	·	·	9	·	9	7	·	2	·	·	·	·	·	9

[illegible]	[illegible]	[illegible]	نام مدرس	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	کل	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
٥	[illegible]	باجوچک	عیم الدین	.		9		9	8	.	1	.	.		.	.	9
٧	-	کرتال	غلام رسول	3	.	24	1	28	3		5	.	20	.			28
٨	〃	حامن	مرزا		.	6	.	6	4		.		2	.	.		6
٩		سرکوٹ	غلام مصطفیٰ	2	.	10		12			10	.	2	.		.	12
١٠	〃	رای پور	عمر دین	.	.	9	.	9	9	.		.	.	.	.	.	9
[illegible]		کندگی	کریم بخش		.	8	.	8	8		.	.		.	.	.	8
١٢		پنڈی بہاڑہ	کاشی رام	12		.	.	12	.	.		2	1	2	ˆ	.	12
١٣		بندہاری	امام دین	.		8		8	8		.	.		.		.	8
١٤	〃	ٹھروال	[illegible]	.	.	7	.	7	4	2	.	.	1	.	.	.	7
١٥	〃	سکرور	گلاب دین	.	.	12	.	12	9	2	.	.	1	.	.	.	12
١٥		چوباره	عبدالله	.	.	9	.	9	9	.	.	.	.		.		4
[illegible]	〃	چوباره	مہرالدین	.		8	.	8	8	.		.		.	.		8
١٨	〃	چک بوریاں	نبی بخش	.		12	.	12	12	.	.		.	.	.	.	12
١٩	〃	ٹھنکو	شاہ محمد	7	.	11	.	12	11		1	-		'		.	12
٢٠		سیدانوالی	فقیر شاه	.		12	.	12	6	3		-	3	.	.	-	12
٢١	〃	مرکال	فتح الدین	.	.	7	.	7	2	3		.	2	.	.	.	7
٢٢	〃	چک لالہ	غلام رسول	.	.	7	.	7	7	.		.	.		.	.	7
٢٣	〃	سنر بیر	عبدالله شاه	.	.	10	.	10	7	.	.	.	3	.	.	.	10

[illegible]	[illegible]	نام موضع	نام مدرس	[illegible]	[illegible]	مسلمان	[illegible]	کل	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	کل
24	[illegible]	باجرہ	مولوی محمد سعید	10		30	·	40	20	3	·		17	·	·	·	40
25		الوکہ	فضل الٰہی	·	·	8	·	8	8	·	·	·	·	·	·	·	8
26		چک علیا	حافظ	·		6	·	6	6	·		·	·	·	·	·	6
27		چک سوکھا	حاکم الدین	·	·	12		12	12	·	·	·	·	·		·	2
28		جاہر	رمضان	·	·	6	·	6	6	·	·		·	·	·	·	6
29		بوڈی	احمد الدین	·	·	9	·	9	4	·	3	·	2	·	·	·	9
30		جاہر	شیخ احمد	4	·	20		24	20	·	4	·	·	·	·	·	24
31		روڑکی	حافظ	·	·	11	·	11	11	·	·	·	·		·	·	1
32		کوٹلی	مہر الدین	·	·	8	·	8	4	·	1	·	3	·	·	·	8
33		جوبجی	غلام نبی	·	·	9	·	9	3	·	4	·	2	·	·	·	9
34		ساما نوانی	شاہ سوار	·	·	16	·	16	11	·	·	·	5	·		·	16
35		پہلورہ	بدر الدین	·	·	6	·	6	6	·	·	·	·	·	·	·	6
36		دوکانوالی	چراغ دین	·	·	8	·	8	8	·	·	·	·	·	·	·	8
37		کھکاوالی	بڈہا	·	·	10	·	10	7	3	·	·	·	·	·	·	10
38		چانگریان	سراج الدین	·	·	7	·	7	3	2	·	·	2	·	·	·	7
39		کمالرہ	میران بخش	4	·	4	·	8	4	·	·	·	4	·	·	·	8
40		جندران	شاہ محمد	·	·	15	·	15	9	6	·	·	·	·	·	·	15
41		جابکی	حاکم شاہ	·	·	14	·	14	14	·	·	·	·	·	·	·	14

نمبر شمار	نام تحصیل	جائے مکتب	نام مدرس	ہندو	سکھ	مسلمان	دیگر اقوام	کل	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	کل
42	[illegible]	سگمانی	کرم الٰہی	·	·	6	·	6	3	3		·	·		·	·	6
43		غبوالی	محمد علی	1	·	9	·	9	8			·	1		·	·	9
44		داوداکہ	مسیجو	·	·	15		15	11				2				15
45		بوڑوڑا	مسیجو		·	15		15	14	·			1		·	·	15
46		سنکترہ	محمد حیات	·		15	·	15	12	1	·		2	·	·		15
47		واسال کی	ودہادا	·		6	·	6	6	·	·	·	·		·	·	۵
48		نبے والہ	الٰہی بخش	·		10	·	10	10	·				·	·		10
49		جونڈہ	تہلی داس	14		·	·	14				14					14
50			حسن دین	·		10	·	10	10	·	·		·			·	10
51		”	شیر محمد	·		19		19	19					·	·	·	19
52		،، کی	غلام محمد	·		6	·	6	6	-	-	·	·	·		·	۵
53		بسروی	قایم الدین	·	·	6	·	6	6	·	·	·	·	·	·	·	6
		میزان کل		57	2	519		578	412	28	33	16	80	2	7	·	578

تحصیل رؔیا

ضلع سیالکوٹ کا جنوبی حصہ اس تحصیل مین شامل ہے رؔیا جو تحصیل کا صدر مقام ہے ایک چھوٹا سا گانون ہے اور سوائے نارووال کے کوئی مقام قابل الذکر اس مین نہین۔

نارووال سیالکوٹ سے ۳۵ میل کے فاصلہ پر ہے - آبادی (۴۵۵۸) ہے - زین جوتے بیتی

کانسے کے برتن یہان عمدہ تیار ہوتے ہین - حالات تعلیمی نقشجات مندرجہ رپورٹ سے منکشف ہونگے

باشندے تارووال کے اکثر شیعہ ہین - عیسائیون نے بھی ایک چھوٹی سی بستی یہان بنائی ہے -
دیسی عیسائیون کے دیسی مکاتب اسمین گیارہ ہین نقشہ رپورٹ سے مفصل واضح ہوگا -

نقشہ مدارس مڈل و اپر پرائمری و لوئر پرائمری مردانہ و زنانہ تحصیل رعیا ضلع سیالکوٹ

نمبر	نام مدرسہ	طلبا مندرجہ رجسٹر: مڈل	اپر پرائمری	لوئر پرائمری	ابتدائی	کل	قومیت: ہندو	مسلمان	سکھ	عیسائی	دیگر اقوام	کل	کیفیت
1	غوطہ	30	18	32	32	112	57	43	12	·	·	112	
	میزان کل	30	18	32	32	112	57	43	12	·	·	112	
	اپر پرائمری و لوئر پرائمری مردانہ												
1	میروال	·	25	31	43	99	40	59	·	·		99	
2	بدوملہی	·	20	18	24	62	29	33	·	·	·	62	
3	داؤد	·	11	14	33	58	42	16	·	·	·	58	
4	تلونڈی بھنڈواں	·	8	18	28	54	19	21	13	·	1	54	
5	داتیوال	·	11	30	17	58	31	16	11	·	·	58	
6	جندرکی	·	11	14	22	47	8	38	·	·	1	47	
7	جندوال	·	7	28	18	53	14	24	15	·		53	
8	جسڑ	·	12	22	19	53	21	27	5	·	·	53	
9	باٹھانوالہ	·	10	14	24	48	22	23	3	·	·	48	

نمبر	نام مدرسہ	طلبا مندرجہ رجسٹر: مڈل	اپر پرائمری	لوئر پرائمری	ابتدائی	کل	قومیت: ہندو	مسلمان	سکھ	عیسائی	دیگر	کل	کیفیت
10	مانک	.	19	24	38	81	30	35	16	.	.	81	
11	دوگھیان	.	11	20	21	52	9	30	13	.		52	
12	اولیا پور	.	16	25	25	66	40	25	1	.	.	66	
13	کامروالی	.	7	15	28	50	28	7	15	.	.	50	
14	ماڑی	.	11	21	21	53	12	31	10	.	.	53	
15	کوٹ قدیم	.	6	8	28	42	.	12		.	30	42	
16	کپورہ	.	2	10	17	29	3	6	20	.		29	
17	کوٹلے	.	2	10	9	21	9	11	1	.	.	21	
	میزان کل	.	189	322	415	926	357	414	123	.	32	926	

مدارس زنانہ

نمبر	نام مدرسہ	مڈل	اپر پرائمری	لوئر پرائمری	ابتدائی	کل	ہندو	مسلمان	سکھ	عیسائی	دیگر	کل	کیفیت
1	بدوملہی	.	3	6	21	30	.	30	.	.	.	30	
2	داؤد	.	3	3	14	20	.	20	.	.	.	20	
3	نارووال فارسی	.	3	4	23	30	.	30	.	.	.	30	
4	" ہندی	.	1	6	13	20	20	.	.	.	.	20	
	میزان کل	.	10	19	71	100	20	80	.	.	.	100	

نقشہ مکاتب دیسی تحصیل رعیہ

نمبر شمار	نام تحصیل	نام موضع	نام مدرس	ہندو	سکھ	مسلمان	دیگر	کل	[illegible]	مہاجن	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	کل
1	رعیہ	لوکل مہار	امام الدین	·	·	11	·	11	7	·	2	·	2	·	·	·	11
2	〃	دہگرماتہ	عبدالغنی	1	2	15	·	19	·	·	6		13		·		19
3	〃	عوباجون	حسام الدین	·		10	·	10	4	2	1	·	3	·	·	·	10
4	〃	لادکی	الله دتا	7	1	2	·	10	2	2	2		4	·	·	·	10
5	〃	سرودکی	چراغ الدین	·	·	8	·	8	3	·	1		4	·	·	·	8
6	〃	بڈہا دہولا	عبدالحکیم	2	·	5	·	7	·	5	2	·	·	·	·	·	7
7	〃	تلتہ ٹہی	دین محمد	·	·	15	·	15	14	·	·	·	1	·	·		15
8	〃	بسیانوالہ	نظام الدین	14	2	15	·	31	10	·	19	·	2	·	·	·	31
9	〃	میروول	سلطان احمد	2	·	5	·	7	·	5	2	·	·	·	·	·	7
10	〃	تتاب گڈہ	عمرالدین		·	8	·	8	8	·	·	·	·	·	·	·	8
11	〃	کہونکرسوا	شیر محمد	12	·	13	·	25	7	2	3		13	·	·	·	28
12	〃	ہرکرنا	نبی بخش	·	·	10	·	10	8	·	2	·		·	·	·	10
13	〃	لڈہر	گوبند	5	2	1	·	8	·	·	·	2	·	·	6	·	8
14	〃	جنڈیالہ	جے کشن	9	·	·	·	9	·	·	·	·	·	·	·	9	9
15	〃	〃	چراغ دین	2	·	6	·	8	2	·	6	·	·	·	·	·	8
16	〃	〃	نور احمد	·	·	10	·	10	9	1	·	·	·	·	·	·	10
17	〃	〃	چنڈا	·	·	5	·	5	·	·	·	·	·	·	·	5	5

[illegible]	[illegible]	نام موضع	نام مدرس	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	کل	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	کل
9	رعیہ	جنڈیالہ	علی بخش	.		8		8	7	,	.	.		.		.	8
[illegible]	،	جسبر	نام معلوم نہیں	.		7		7	5	.	.		2	.		.	7
21	"	مروارونہ	محمد علی	.	-	10		10	8		2			.			10
21	،	سجوامی	برکت علی	12	.	18	.	30	[illegible]	5	16	.		.		.	30
[illegible]	"	اورنگ ہا	"	8	.	.		8	.		4	.	4	.	.		8
[illegible]	"	پنیان	علی بخش	1	1	14	.	16	7	.	.	.	[illegible]				16
24	"	"	نظام الدین	5	.	2	.	7	1				6	.		.	7
25	"	ماج	کرم بخش		.	18	5	23	.	.		.	23	.			23
26	"	داؤد ماسی	ہر نام داس	10	.	14		24	.	.			9	.	.	15	24
27	"	فیروزکی	نور الدین	5	2	10	8	25	.	.			25	.		.	25
28	"	نگل	کرم الدین	1	.	20	8	29	.				29				29
29	"	دیروکے	غلام حسین	.	.	8		8			4	.	4		.		8
30	"	دہرتانوالہ	چراغ دین	.	.	16	.	16	16		.				.	.	16
31	"	بہو	غلام فرید	1		6	.	7	.		7	.	.	.			7
32	"	گووگڑہ	عیدا	1	.	9	.	10	.	.	10	.	.	.	.	.	10
33	"	بہوم سنگہ	اللہ دین	10	.	.	.	10	.	.	.	.	10	.	.	.	10
34	"	نارنگ	نور الدین	2	.	8	.	10	6	.	2	.	2	.		.	10
35	"	ڈہانوالہ	عبداللہ	.	.	9	.	9	.	5	2	.	2	.		.	9

نمبر شمار	نام تحصیل	نام موضع	نام مدرسہ	ہندو	سکھ	مسلمان	دیگر اقوام	کل	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	کل
36	رعیہ	کرمو	عمرالدین	.	.	8	.	8	2	.	6	.	.		.	.	8
37	〃	سینی	رحیم الدین	.	.	6	.	6	6	.	-	.	.	.	.	.	6
38		کالی خطائے	علیم الدین	.	.	6	.	6	6	.	-	.	.	.	.	.	6
39		گل ماران	پیر محمد و عزیزالدین	.	.	16	.	16	7	1	3		5	.	.	.	16
40		میانوالے	عبدالصمد	.	.	15	.	15	11	3	1	.	.	.	.	.	15
41		گلولہ	دوسوندی	.	.	7		7	.	5	1	.	1	.	.	.	7
42		بوسیر	عبدالحکیم	.	.	7	.	7		5	2	.	.	.	.	.	7
43		کالی جعفرآباد	دین محمد	.		14	.	14	7	4	3	.	.	.	.	.	14
44		〃	نتھورام	11	.	.	.	11	.	.	3	.	.	.	.	8	11
45		بدوملی	گلاب شاہ	.	.	12	.	12	5		5	.	2	.	.	.	12
46		〃	دیویدتا	15	.	.	-	15		.	10	.	5	.	.	.	15
47		اگرمان	عمرالدین	.	.	6	.	6	.	.	6		.	-	.	.	6
48		〃	〃	1	1	18	.	20	4	.	6	.	10	.	.	.	20
49		اگرمان	فضل احمد	.	.	6	.	6	4	2	.	.	.	.	.	.	6
50		پٹودی	حبیب اللہ	.	.	7	.	7	7	.	.	.	.	.	.	.	7
51		سواری	پیر محمد	1	4	8	.	13	.	.	1	.	12	.	.	.	13
52		رسوال	امام شاہ	.	.	14	.	14	8	4	2	.	.	.	.	.	14
53		دوکرکنڈی	شاہ محمد	.	2	10	.	12	4	.	3	.	5	.	.	.	12

[illegible]	[illegible]	نام موضع	نام مدرس	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	کل	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	کل
55	بقیہ	رام پورہ	نورالدین	4	2	3	·	9	2	1	6	·		·	·		9
58		نہانین	حیات علی	·	·	3	·	3	3	·	·			·	·	·	3
56	״	دالووال راجپوتان	رحیم اللہ	1	·	6	·	7	·	4	2	·	1	·	·	·	7
57	״	ہوڑلہ	محمد جمیل	6	1	1		8		1	4		3	·	·	·	8
58	״	طوطی والہ	״	7	1	6	·	14	5	4	·	·	5		·	·	14
59	״	״	انعام	·		7	·	7	7	·				·	·	·	7
60	״	کپودا	عبدالحکیم	4	4	5	·	13	·	·	·	·	13	·	·	·	13
61	״	گندہالہ	״	2	1	6	·	9	3	3	·	·	3	·		·	9
62	״	بھوتی دیو	غلام علی	·	·	20	·	20	20	·	·	·	·	·	·	·	20
63	״	نارووال	حسن علی	·	1	13	·	14	13		1	·	·		·	·	14
64	״	ملک پور	خان محمد	7	·	7		14	4	1	5	·	4	·	·	·	14
65	״	مردانہ	عمرالدین	·	·	6	·	6	6	·	·	·	·	·	·	·	6
66	״	مہتاب گڑھ	״	·	·	8	·	8	8	·	·	·	·	·	·	·	8
	״	میزان کل		169	27	568	21	785	275	66	163	2	236	·	6	37	785
			دیسی عیسائیوں کے دیسی مکاتب														
1	״	پہروکی	فیروزالدین	5	2	10	8	25	·	·	·	·	25	·	·	·	25
2	״	تنگل	کرم الدین	1	·	20	8	29	·	·	·	·	29	·	·	·	29
3	״	جانڑکی	عبداللہ	·	·	5	4	9	·	·	5	·	4	·	·	·	9

نمبر	نام تحصیل	نام موضع	نام مدرس	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	کل	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	کل
4	رعیہ	گلوہر	برکت علی	4	2	3	7	16	.	.	.	.	16	.	.	.	16
5	"	"	احمدالدین	.		2	20	22	.	.	.	.	22	.	.	.	22
6	"	بوہک	عبدالرحمن	.	.	5	33	38	.	.	.	.	38	.	.	.	38
7	"	شاہدکی	حویلی	5	.	7	21	33	.	.	.	.	33	.	.	.	33
8	"	ڈہلی والہ	جلال الدین	5	1	6	9	21	.	.	.	.	21	.	.	.	21
9	"	کہپورا	عبدالحکیم	4	5	3	1	13	.	.	.	.	13	.	.	.	13
10	"	سمائر	شاہ محمد	1	4	16	4	25	.	.	.	.	25	.	.	.	25
11	"	ہابی بٹہ	احمدشاہ	1	.	16	5	22	.	.	.	.	22	.	.	.	22
میزان کل				26	14	93	120	253	.	.	[illegible]	.	248	.	.	.	253

تحصیل پسرور

(وجہ تسمیہ) کہتے ہین بابر بادشاہ کیوقت ایک باجوہ جاٹ نے جسکا نام ہتی کا تہا اسکو آباد کیا تہا اسنے مرتے وقت اسکو اپنی پروہت پرسرام کو سنکلپ کردیا۔ اسی سے اسکا نام پرسرور ہوگیا پہر بگڑ کر پسرور ہوگیا۔ شہر کے کھنڈرات ثابت کرتے ہین کہ سابق مین بڑا شہر تہا۔ ایک تالاب ہے جو جہانگیر کے زمانہ کا بنا ہوا ہے۔ داراشکوہ نے اس تالاب مین پانی پہونچانیکے لئے ایک نہر کہدوائی تہی جسکے نشان ابتک موجود ہین۔ میران برخوردار صاحب کے خانقاہ پر محرم مین بڑا بہاری میلہ ہوتا ہے آبادی اس شہر کی (۸۳۷۸) ہے۔ قلعہ سوبہا سنگہہ مشہور قصبہ اس تحصیل کا ہے جسکی آبادی (۴۵۲۱) ہے ریشم اور ریشم کا کارخانہ اس قصبہ مین ہے چینی وغلہ وغیرہ کی تجارت اسمین بہت ہوتی ہے تعلیمی حالات اس تحصیل کے نقشہ جات تعلیمی سے جو ملحق رپورٹ ہین واضح ہوتے ہین۔

نقشہ مدارس مڈل و اپر پرائمری و لوئر پرائمری مردانہ زنانہ واقعہ تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ

نمبر	نام مدرسہ	طلباء مندرجہ رجسٹر					قومیت					کل	کیفیت
		مڈل	اپر پرائمری	لوئر پرائمری	ابتدائی	کل	ہندو	مسلمان	سکھ	عیسائی	دیگر اقوام		
1	پسرور	67	54	66	67	264	112	130	22	.		[illegible]	اسمیں مڈل تک انگریزی تعلیم ہوتی ہے
2	قلعہ سوبھا سنگھ	29	28	41	30	128	63	58	7		.	128	
	میزان کل	96	92	107	47	342	175	188	29	.	.	392	
	اپر پرائمری و لوئر پرائمری												
1	کلال والہ	.	25	44	56	125	46	54	25	.	.	126	
2	نونار	.	15	24	15	54	24	26	4	.	.	54	
3	ڈیلیکی	.	14	21	15	50	29	15	6	.	.	50	
4	بورنگی	.	9	16	32	57	21	28	8	.	.	57	
5	بن باجوہ	.	10	10	30	50	21	23	6	.	.	50	
6	رندھاوہ	.	7	12	31	50	25	8	17	.	.	50	
7	دھوڈہ	.	13	23	24	60	29	24	7	.	.	60	
8	سوکن ونڈا	.	14	19	28	61	28	19	14	.	.	61	
9	ابو فتاح	.	11	19	18	48	7	39	2	.	.	48	
10	ستراہ	.	8	13	30	51	22	22	6	.	1	51	
11	سکمانہ	.	12	8	17	37	1	30	6	.	.	37	
12	نوشہرہ	.	20	15	25	60	1	59	.	.	.	60	

نمبر شمار	نام مدرسہ	طلباء مندرجہ رجسٹر: ہائی	مڈل انگریزی	مڈل ورنیکلر	پرائمری	کل	قومیت: ہندو	مسلمان	سکھ	عیسائی	دیگر اقوام	کل	کیفیت
13	اڈین شاہ	·	2	8	24	34	9	77	8	·	·	34	
14	کوٹلے بابا فقیر چند	·	4	15	29	48	16	8	24	·	·	48	
15	علی پور	·	9	18	25	52	11	40	·		1	52	
16	لالہ برہمنان	·	8	20	22	50	30	13	7		·	50	
17	موسی پور	·	6	18	22	46	11	22	13	·	·	40	
18	سرار	·	·	24	13	37	14	17	6	·	·	37	
	میزان کل	·	187	327	456	970	345	464	159	·	2	970	

مدارس زنانہ

نمبر شمار	نام مدرسہ	ہائی	مڈل انگریزی	مڈل ورنیکلر	پرائمری	کل	ہندو	مسلمان	سکھ	عیسائی	دیگر اقوام	کل	کیفیت
1	پسرور ہندی	·	2	6	17	25	22	·	3	·	·	25	
2	" فارسی	·	3	12	14	29	·	29	·	·	·	29	
3	قلعہ سوبھا سنگھ ہندی	·	3	4	13	20	20	·	·	·	·	20	
4	" فارسی	·	4	7	18	29	·	29	·	·	·	29	
5	سرار	·	12	29	62	103	42	58	3	·	·	103	
6	نونار	·	·	9	16	25	·	25	·	·	·	25	
7	کلال والہ	·	4	12	24	40	28	·	12	·	·	40	
8	علی پور	·	·	·	30	30	·	30	·	·	·	30	
	میزان کل	·	28	79	194	301	112	171	18	·	·	307	

نقشہ مکاتب دیسی تحصیل پسرور

[illegible]	[illegible]	نام موضع	نام مدرس	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	کل	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	کل
1	پسرور	محال سرائے	نورالدین	2		23	·	25	18		1	·	5	·	·		25
2	〃	بھارنگ اونچہ	نوراحمد		·	12	·	12	3	·	·	·	9	·	·	·	12
3		دوال پو-	نبی بخش	·	·	8	·	8	7	·			1	·			8
4		لگائن	غلام نبی	·	·	9		9	4	·	4		1	·	·	·	9
5		پولہ	شیخ احمد	·	·	8	·	8	7	·	·	·	1		·	·	8
6		ٹیٹر	شمس الدین	·	·	5	·	5	5	·		·		·	·	·	5
7		قاضی بائیک	حامد علی	3	·	10	·	13	4	5	·	·	4	·	·	·	13
8		رولوڑالی	محکم شاہ	·	·	7	·	7	7	·	·	·	·	·	·	·	7
9		کسیوالہ	عالم دین	·	·	4	·	4	4	·	·	·	·	·	·	·	4
10		سنگرولی	جلال دین	·	·	7	·	7	4	·	2	·	1	·	·	·	7
11		شیخوپورہ	فضل دین	·	·	5	·	5	5	·	·	·	·	·	·	·	5
12		منڈ	امام دین	·	·	5	4	9	5	·	·	·	4	·	·	·	9
13		جودھالہ	جھنڈا سنگھ و نظام الدین و احمد علی	29	·	·	·	29	·	6	2	·	5	1	6	10	29
14		کورکی	قطب الدین	·	·	8	·	8	8	·	·	·			·	·	8
15		سوکن ونڈ	ہری سنگھ	7	9	·	·	16	·	·	·		·	16	·	·	16
16		مندریانوالی	کریم بخش	2	·	8	·	10	4	3	1		2	·	·	·	10
17		کوٹلی معماراں	رحیم بخش	·	·	7	·	7	3	3	7	·	·	·	·	·	7

نمبر شمار	نام تحصیل	نام موضع	نام مدرس	ہندو	سکھ	مسلمان	[illegible]	کل	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	کل
18	پسرور	ڈھیریائیر	غلام محی الدین	2	.	6	.	8	2	3	1	.	2	.	.	.	8
19	״	دہریالہ	کریم بخش	.		6	1	7	2	2	.	.	3	.	.	.	7
20		کلوکی	غلام قاسم	2	3	10	.	15	6	.	5	.	4	.	.		15
21		״	حسین	.	2	4	.	6	4	.	.	.	2	.	.	.	6
22		کلو	گل احمد	.		4	.	4	4	.	.	.	.			.	4
23		داہندو	رام بشرن آتما	4	3	.	.	7	.	.	.	.	4	3	.	.	7
24		اہلیانوالی	اشرف دین	.	.	8	.	8	8	.	.	.	.	.	.	.	8
25		سج	پیر بخش	.	.	5	.	5	5	.	.	.	.	.	.	.	5
26		ردنا	ابراہیم	.	.	7	.	7	7	.	.	.	.	.	.	.	7
27		سلمہ	امام دین	.	.	8	-	8	8	.	.	.	.	.	.	.	8
28		ساونجاوالہ	پیر شاہ	.	.	7	.	7	7	.	.	.	.	.	.	.	7
29		کوانکوٹ	عزیز الدین	7		7	.	14	7	.	7	.	.	.	.	.	14
30		ہڑٹاوہ	حسام الدین	6	1	11	.	18	11	.	7	.	.	.	.	.	18
31		مانگٹ	نظام الدین	.	2	10	.	12	9	2	1	.	.	.	.	.	12
32		خروالی	کانشی رام	11	.	.	.	11	.	.	.	.	1	.	2	8	11
33		صائب	ابراہیم	.	.	8	.	8	8	.	.	.	.	.	.	.	8
34		لدڑ	جلال	.	.	7	.	7	6	.	1	.	.	.	.	.	7
35		بقاپور	سندر داس	5	7	.	.	12	.	.	.	.	.	.	.	12	12

نمبر	نام تحصیل	نام موضع	نام مدرس	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	کل	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	کل
36	پسرور	موہن پور	فتح محمد	.		4		4	2	.	.		2		.	.	4
37	〃	چک اندراس	گنڈا مل	3	.	.	.	3	.	.		3	.	.	.	.	3
38	〃	ٹھٹھہ گلاب سنگھ	غلام محمد	1	7	5	.	13	.	.	.	.	3	.		.	13
39	〃	بھٹال	سراج دین	7	5	3	.	15	5	.	5		5	.	.	.	15
40	〃	تندہ	شاہ محمد	4	5	2	.	11	2	.	2	.	7	.	.	.	11
41	〃	کل باجوہ	سید احمد	.	.	5	.	5	5	.	.	.	.	.	.	.	5
42	〃	〃	میر احمد	2	1	3	.	6	3	.	.		3	.	.	.	6
43	〃	قلعہ سوبھا سنگھ	ٹھاکر	12	.	.	.	12	.	.	.	.	.	.	.	12	12
44	〃	〃	ہربھج	18	.	.	-	18	.	.	.	.	.	.	.	18	18
45	〃	〃	حافظ علی اکبر	.	.	18	.	18	18	.	.	.	.	.	.	.	18
46	〃	ہوجر سنگھ	محمد اسمعیل	.	-	8	.	8	8	.	.	.	.	.	.	.	8
47	〃	بلوپور	رمضان	.	.	10	.	10	10	.	.	.	.	.	.	.	10
48	〃	پسرور خاص	مولوی عبداللہ صاحب	.	.	10	.	10	5	1	4	.	.	.	.	.	10
49	〃	〃	رمضان	.	.	6	.	6	6	.	.	.	.	.	.	.	6
50	〃	〃	کرم الٰہی	46	.	.	.	46	.	.	46	.	.		.	.	46
51	〃	〃	دل محمد	.	.	17	.	17	7	6	4	.	.	.	.	.	17
52	〃	〃	حافظ گوہر	.	.	6	.	6	6	.	.	.	.	.	.	.	6
53	〃	نگلیاں	سلطان محمد	.	.	12	.	12	12	.	.	.	.	.	.	.	12

نمبر	نام تحصیل	نام موضع	نام مدرس	ہندو	سکھ	مسلمان	[illegible]	کل	قرآن [illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	کل
54	پسرور	ٹلگن	شاہ محمد	1	·	25	·	26	·	25	1	·	·	·	·	·	26
55	〃	ماسے والہ	کرم الٰہی	·	·	9	·	9	9	·	·	·	·	·	·	·	9
56	〃	چینڈ	حسین بخش	·	·	10	·	10	10	·	·	·		·	·	·	10
57	〃	محال ماہنی	محمد عظیم	·	·	11	·	11	6			·	5	·	·	·	11
58	〃	سیجوکی	سید شاہ	5	2	4		11	4	·	·	·	·	·	7	·	11
59	〃	〃	سردار بخش	30	5	1		36	·	·	·	·	36	·	·		36
60	〃	دہیر والہ	نور احمد	·	·	10	·	10	7	·	3	·		·	·	·	10
61	〃	ہناگگی	جلال الدین	1	·	12	·	13	·	12	1	·	·	·	·	·	13
62	〃	سیاب منڈہا	لطیف الدین	·	·	10	·	10	10	·	·			·	·	·	10
63	〃	چہانگا	قطب الدین	1	·	14	·	15	7	6	·	·	2	·	·	·	15
64	〃	کوٹلے بابا ہیرا	احمد الدین	·	·	10	·	10	10	·	·		·	·	·	·	10
65	〃	بھگت پور	سردار دین	·	·	3	10	13	2	·	·	·	11	·	·	·	13
66	〃	لوہار نوالی	غلام حسین	·	·	9	·	9	8	·	1	·	·	·	·	·	9
67	〃	مالو بنون	بوڑہا	·	·	6	·	6	6	·	·	·	·	·	·	·	6
68	〃	کاٹھلے	مولراج	11	2	·	·	13	·	·	·	·	·	·	2	11	13
		میزان کل		222	54	477	15	768	350	74	100	3	134	19	17	71	768

دیسی عیسائیون کے مکاتب

نمبر شمار	نام تحصیل	نام موضع	نام مدرس	ہندو	سکھ	مسلمان	عیسائی	کل	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	کل
1	پسرور	بھگت پور	فیروزالدین	·	·	3	10	13	·	·	2		11	·	·	·	13
		میزان کل		·	·	3	10	13	·	·	2		11	·	·	·	13

تحصیل ڈسکہ

(وجہ تسمیہ ڈسکہ) ڈسکہ ایک قدیمی قصبہ ہے جو سیالکوٹ سے ۱۶ میل کے فاصلہ پر جنوب و مغرب مین واقع ہے۔ پرانے کاغذات مین جو قانون گوؤن کے پاس مین اسکا نام شاہجہان آباد درج ہے جس سے یہ بات اغلب معلوم ہوتی ہے کہ اسکی بناء اس بادشاہ کیوقت مین ڈالی گئی۔ چونکہ یہ زمین پہلے داس قوم کی تہی اس لئے اسکا نام ڈسکہ ہوا ہے اور بعض یہہ کہتے ہین کہ چونکہ یہہ جگہہ چارون شہرون یعنے سیالکوٹ وزیرآباد پسرور گوجرانوالہ سے دس دس کوس کے فاصلہ پر ہے اسواسطے اسکا نام ڈسکہ ہے ساڑھے پانچ ہزار سے کچھہ زیادہ خاص ڈسکہ کی آبادی ہے۔ پیتل تانبے کے برتن یہان اچھے بنتے ہین اور فروخت کے لئے پنجاب مین بھیجے جاتے ہین اس تحصیل کے مشہور گاؤن یہ ہین سمتہ بال۔ گھرتل - بدوکی - چونداہ - جامکی - متیرانوالی - ان مین سے دو پہلے مقام دیسی کپڑے کی تجارت کیواسطے مشہور ہین - اس تحصیل مین جو مدارس ہین ان کے نقشے ساتھہ ملحق کئے گئے ہین جن سے تعلیمی حالات مفصل معلوم ہوتے ہین -

نقشہ مدارس مڈل و اپر و لوئر پرائمری تحصیل ڈسکہ

نمبر	نام مدرسہ	طلباء مندرجہ رجسٹر [illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	کل	قومیت عیسائی	ہندو	مسلمان	سکھ	متفرق	کل	کیفیت
1	جامکی لوکل بورڈ	50	50	40	50	190	.	115	51	24	.	190	اسمیں مڈل تک انگریزی تعلیم ہوتی ہے۔
2	ڈسکہ "	40	27	40	49	156	.	94	44	18	.	156	
3	سمبریال "	21	35	49	36	141	.	66	54	21	.	141	
	میزان کل	111	112	129	135	487	.	275	149	63	.	487	
	اپر پرائمری و لوئر پرائمری												
1	وڈالہ لوکل بورڈ	.	26	42	18	86	.	48	23	15	.	86	
2	کندن سیان "	.	17	25	23	65	.	20	33	12	.	65	
3	گھرتل "	.	26	18	38	82	.	51	22	9	.	82	
4	گوئیندکی "	.	10	15	21	46	.	18	24	4	.	46	
5	تلونڈی موسیخان "	.	14	30	17	61	.	33	21	7	.	61	
6	اوسکی "	.	11	13	20	44	.	18	13	13	.	44	
7	گلوٹیان "	.	11	16	25	52	.	24	10	18	.	52	
8	میترانوالی "	.	15	19	40	74	.	37	30	7	.	74	
9	بدوگی "	.	11	8	18	37	.	12	24	1	.	37	
10	بلکھانوالہ	.	14	24	33	71	.	32	37	2	.	71	
11	جیسروالہ	.	1	20	35	56	.	19	19	18	.	56	

نمبر شمار	نام مدرسہ	طلباء مندرجہ رجسٹر [illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	کل	قومیت عیسائی	ہندو	مسلمان	سکھ	جینی	کل	کیفیت
12	بھوپال والہ "	.	11	14	25	50	.	24	26	.	.	50	
13	گوجرہ "	.	14	17	19	50	.	21	13	16	.	50	
14	رندھیر "	.	5	30	33	68	.	11	56	1		68	
15	بیگووالہ (امدادی)	.	4	12	24	40	.	12	28	.	.	40	
16	بناوالہ "	.	5	15	21	41	.	23	15	3	.	41	
17	سندھانوالہ "	.	.	12	35	47	.	9	29	9	.	47	
18	ادہیان "	.	10	13	17	40	.	19	18	3	.	4۰	
19	بھاڈیوالہ "	.	.	19	39	58	.	26	20	12	.	58	
20	گوچرانڈہی "	.	.	12	13	25	.	20	3	2	.	25	
21	کوٹ جھنڈو	.	2	10	21	33	.	25	2	6	.	33	
	میزان کل	.	207	374	545	1126	.	502	466	158	.	1126	
	مدارس زنانہ												
1	ڈسکہ (میونسپل کمیٹی)	.	.	3	20	23	.	.	23	.	.	23	
2	سیالکی "	.	5	7	23	35	.	.	35	.	.	35	
3	بیگمانوالہ (لوکل بورڈ)	.	3	14	11	28	.	.	28	.	.	28	
4	سندھانوالہ "	.	5	1	17	23	.	.	23	.	.	23	
5	وڈوالہ "	.	.	10	10	20	.	18	-	2	.	20	
6	ڈسکہ "	.	7	11	16	34	.	.	34	.	.	34	
	میزان کل	.	20	46	97	163	.	18	143	2	.	163	

نقشہ مکاتب دیسی تحصیل ڈسکہ

نمبر	نام تحصیل	نام موضع	نام مدرس	ہنود	سکھ	مسلمان	دیگر اقوام	میزان	قرآن خوان	حساب	فارسی	عربی	اردو	مہاجنی	گورمکھی	ہندی	میزان
1	ڈسکہ	سنجوان	پیر بخش	1	1	8	.	10	8		.	.	2	.	.	.	10
2	〃	کوٹ گگان	محمد الدین	6	.	12	.	18	12	.	.	.	6	.	.	.	18
3	〃	بنان	محمد شاہ	1	1	6		8	6	.	.	.	2	.	.	.	8
4	〃	ترہاوہ	مہائی	7	.			7	.	.	.	.	.	7	.	.	7
5	〃	ہردوگوکل	حسن محمد	.	.	14	.	14	14	.	.	.			.	.	14
6	〃	مرانہ	محمد بخش	.		16	.	16	16	.	.	.	.			.	16
7	〃	امام لیاں خورد	شاہ محمد	.	.	7	.	7	7	.	.	.	.	.	.	.	[illegible]
8	〃	سلوکی	شیر شاہ	6	1	3	.	10	.	.	.	.	10	.	.	.	10
9	〃	مربانوالہ	غلام محمد	2	1	4	.	7	4	.	.	.	3	.	.	.	7
10	〃	چک نظام	نتھا	.	.	7	.	7	7	.	.	.	.	.	.	.	7
11	〃	〃	غلام حسین	.	.	14	.	14	5	.	4	.	5	.	.	.	14
12	〃	سوہیوالہ	غلام محی الدین	.	.	20	.	20	20	.		.	.	.	.	.	20
13	〃	چپرانوالہ	اللہ رکھا	.	.	12	.	12	7	.	5	.	.	.	.	.	12
14	〃	دہرم کوٹ	نور احمد	.	.	24	.	24	24	.	.	.	.	.	.	.	24
15	〃	ٹالیوالہ	امام الدین	.	.	8	.	8	8	.	.	.	.	.	.	.	8
16	〃	لواسکی	اسمعیل	.	.	7	.	7	7	.	.	.	.	.	.	.	7
17	〃	ڈہونیوری	نظام الدین	.	.	12	.	12	8	.	4	.	.	.	.	.	12

[illegible]	[illegible]	نام موضع	نام مدرس	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	کل
18	ڈسکہ	اوسلی	شیخ احمد	.		6	.	6	6		.		.	.		.	6
19	״	״	سلطان احمد	4	4	2		10	.	.	10	.	.		.		10
20	״	بھودوالی	شرف الدین		.	28		28	28								28
21	״	جسروالی	عبدالصمد		.	12	.	12	12								12
22	״	اکولیار	عزیز الدین	.	.	10		10	10						.		10
23	״	״	اسمٰعیل	.	.	8	.	8	8	.		.	.	.	.		8
24	״	سہلومار	حافظ دینار	.	.	9	.	7	9	.		.					9
25	״	اما۔ترہ	حافظ غلام حسین	.	.	7	.	7	7		.	.		.	.	.	7
26		ڈنڈپور	باوا رامداس	25	.	.	.	25	.		.	.		15	10	.	25
27	״	مونڈیکی	محمد سعید	23	.	17	.	40	1	.	5		34	.	.		40
28	״	پونانوالی	مہتاب شاہ	7	.	4	.	11	1	.	.	.	10	.	.		11
29	״	کوٹھے باوریان	حافظ	.	.	8	.	8	6	2	.	.		.	.	.	8
30	״	کوبیر چراوپا	گورنراین	9	.	.	.	9		.	.	.	.	9	.	.	9
31	״	״	شرف الدین	2	.	4	.	6	.	4	.	.	2	.	.	.	6
32	״	کوپیرہ بنوان	ہیرا سنگھ	.	7	.	.	7		.	.		.	7	.	.	7
33	״	کورسان	نبی بخش	1	21	2	.	24	.	12	3	.	9	.	.	.	24
34	״	״	نظام الدین	.	.	14	.	14	4	10		.	.	.	.	.	14
35	״	ہیگوالہ	میران بخش	.	.	12	.	12	.	12	.	.	.	.	.	.	12

نمبر شمار	نام تحصیل	نام موضع	نام مدرس	ہندو	سکھ	مسلمان	دیگر اقوام	میزان	قرآن شریف	عربی	فارسی	سنسکرت	اردو	گورمکھی	ہندی	لنڈے	کل
36	ڈسکہ	بھگوالہ	محمد حیات	·	·	18	·	18	17	1	·	·	·	·	·	·	18
37	〃	〃	دل باغ	·	2	4	·	6	4		·	·	·	·	2	·	6
38	〃	〃	نجم الدین	·	·	6	·	6	6	·	·	·	·	·	·	·	6
39	〃	〃	نرسنگداس	39	·	4	·	43	·	·	·	·	·	·	8	35	43
40	〃	گکھڑتل	روڈی رام	12	·	·	·	12	·	·	·	·	·	·	12	·	12
41	〃	〃	دیوی دیال	20	·	·	·	20	·	·	·	20	·	·	·	·	20
42	〃	〃	فضل احمد	·	·	10	·	10	10	·	·	·	·	·	·	·	10
43	〃	سنپانوالہ	گردت سنگھ	8	1	·	·	9	·	·	·	·	·		9	·	9
44	〃	〃	گوپال داس	8	1	·		9	·	·	·	·	·	·	9	·	9
45	〃	لگی گرک	محمد الدین	·	·	6	·	6	6	·	·	·	·	·	·		6
46	〃	ملکھانوالہ	سلطان احمد	·	·	45	·	45	33	·	·	·	12	·	·	·	45
47	〃	〃	گوپال سنگھ	6	1	·	·	7		·	·	·	·	7	·	·	7
48	〃	سادوکی	چراغ الدین	6	·	6	·	12	6	·	6	·	·	·	·	·	12
49	〃	دیروالہ	مجنون شاہ	·	·	15	·	15	13	·	·	·	2	·	·	·	15
50	〃	〃	شیر محمد	·	·	7	·	7	7	·	·	·	·	·	·	·	7
51	〃	〃	کرم الٰہی	·	·	6	·	6	6	·	·	·	·	·	·	·	6
52	〃	چک ککر	حسن الدین	2	·	12	·	14	·	6	8	·	·	·	·	·	14
53	〃	آدم کی	حاکم علی	24	12	·	·	36	·	·	·	·	36	·	·	·	36

نمبر	تحصیل	نام موضع	نام مدرس	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	کل
54	ڈسکہ	آدم کی	سراج الدین	.	.	6	.	6	6				.			.	6
55	"	سندرانوالہ	فضل الدین	.	.	12	.	12	12							.	12
56	"	کلر کوٹ	جلال شاہ	.	.	6	.	6	6	.			.	.	.	.	6
57	"	نگلویان خورد	مہر علی	.	.	8	.	8	7	1	.		.			.	8
58	"	"	بہولا سنگھ	7	8		.	15	.	.	.		.	.	15	.	15
59		سنجوکی	عبید اللہ	3	2	8	.	13	.		3		5	.	.	.	13
60	"	بگن	درو سنگھ	3	5		.	8	.	.		.	.	5	.	3	8
61	"	دلم	غلام محمد	1	13		.	14	.	.	9	5	.	.	.	.	14
		میزان کل		133	81	488	.	702	376	48	62	25	138	58	92	3	702
		دیسی عیسائیون کے مکاتب															
1	"	ساہکے	حسن دین	.	.	11	7	18	.	11	.		7	.	.	.	18
		میزان کل		.	.	11	7	18	.	11	.	.	7	.	.	.	18

سیالکوٹ

(وجہ تسمیہ) لوگ کہتے ہین کہ راجہ سالباہن اسکا بانی تہا اور اسی کے نام کیطرف یہہ شہر منسوب ہے جو کسیقدر بگڑ کر سیالکوٹ کے نام سے مشہور ہوا -

ضلع سیالکوٹ

(حدود اربعہ) اسکے شمال مشرق کیطرف علاقہ جمون ہے جو مہاراجہ جمون کے ماتحت ہے شمال مغرب

کیطرف دریاے چناب اور اسکی شاخ توی ہے جو اس ضلع کو گجرات سے جدا کرتی ہے - مغرب کیطرف ضلع گوجرانوالا اور لاہور ہین جنوب مشرق کیطرف دریاے راوی جو ضلع امرتسر اور گورداس پور کو اس سے علیحدہ کرتی ہے اور مشرق کیطرف اسکی حد ضلع گورداسپور سے ملتی ہے

(رقبہ) اس ضلع کا رقبہ ۱۹۵۸ مربع میل ہے -

(آبادی) اس ضلع مین تین ہزار دوسو بارہ گانو اور قصبے ہین - اور ان سب مین دس لاکھ بارہ ہزار ایک سو اڑتالیس آدمی رہتے ہین بہ تفصیل ذیل -

مسلمان	ہندو	سکھ	دیگر اقوام
۶۶۹۷۱۲	۲۹۹۳۱۱	۴۰۱۹۵	۲۹۳۰

بہ لحاظ آبادی یہ ضلع اضلاع پنجاب مین دوسرے درجہ پر ہے اور اور اضلاع پنجاب کی نسبت عموماً زرخیز ہے - اس ضلع مین پانچ تحصیلین ہین - سیالکوٹ - ڈسکہ - پسرور - ظفروال - رؔیا -

تحصیل و شہر سیالکوٹ

یہ شہر ندی کے شمالی کنارہ پر واقع ہے - اسکے گرد کوئی شہر پناہ نہین ہے - خاص شہر مین (۳۳۸۵۰) آدمی بدین تفصیل آباد ہین -

مسلمان	ہندو	سکھ	بھابرہ اور جین	دیگر اقوام
۲۴۶۵۰	۶۹۱۵	۱۳۷۴	۸۷۰	۴۱

سیالکوٹ بڑا وسیع شہر ہے - بازار خوبصورت اور بارونق ہین - آبادی دن بدن ترقی پر ہے بھابرہ اس شہر مین بڑے ساہوکار ہین تجارت روزمرہ بڑھتی جاتی ہے سوسی اور کاغذیہان سے دساور بہت جاتے ہین - چند بستیان مسلمانون کی شہر کے متصل ہین اور وہ ایسی قریب ہین کہ اب شہر سے جدا نہین معلوم ہوتی ہین بلکہ وہ حدود مینوسپلٹی مین شامل ہین اور وہ پرون کے نام سے مشہور ہین مشرق

کیطرف رنگ پورہ - ہیرانوالہ پورہ - نیکا پورہ - ہین جن مین کاغذ بہت عمدہ بنتا ہے - اور جہانگیری اور مان سنگھی کاغذ کے نام سے مشہور ہین اور یہ کاغذ عموماً تمام پنجاب اور کابل اور کشمیر مین فروخت کے لیئے بہیجا جاتا ہے مغرب کی طرف شہر کے عین متصل میانہ پورہ ہے جس مین مولوی عبدالحکیم صاحب مرحوم و مغفور فخر ہند و پنجاب کی مسجد اور مزار اور تالاب ہے - یہ مولوی صاحب شاہجہان بادشاہ کے زمانہ مین بڑے معزز اور موقر تہے ہر علم مین عربی زبان مین آپکی تصانیف موجود ہین جو انکی لیاقت اور فضیلت کی شاہد ہین - افسوس ہے کہ اس زمانہ مین جو ان کے خلاف ہین ایسے ہین کہ تحصیل علوم تو ایک طرف حرف آشنا بہی نہین ہین - پر مولوی کا لقب انکے نامون سے جدا نہیں ہوا جو ہمد دان اسلام کی عبرت کا باعث ہو رہا ہے - ہین جنوب کو حاجی پورہ ہے جو اپنے بانی کے نام سے مشہور ہے - ایک پرانی مسجد نہایت خوش وضع یادگار باقی ہے - باقی تمام مکانات حاجی صاحب انکے خلاف کی نالایقی کے سبب خراب ہو گیے ہین - ایک بہت بڑا قلعہ اس شہر مین ہے جو راجہ سالباہن کا بنایا ہوا بتاتے ہین - اس قلعہ کی بیرونی دیوار گرا دی گئی ہے اور اب صرف ایک بڑا ٹیلہ ہے جسکے اوپر چڑہنے سے تمام شہر کی سیر ہو جاتی ہے حضرت امام علی لاحق صاحب کا مزار بہت عمدہ بنا ہوا ہے - عمارات بہت پختہ اور خوش وضع ہین شاہ دولہ صاحب نے اسے بنوایا تہا - محرم مین بڑا میلہ یہان ہوتا ہے - اور عیدین مین بہی میلہ ہوتا ہے بابا بیر صاحب کے نام سے ایک مکان سکہون کا مشہور ہے - کہتے ہین کہ گرو نانک صاحب اس بیری کے نیچے آن کر بیٹہے تہے - اس سبب سے سکہہ اس مکان کو متبرک خیال کرتے ہین سب کہتے ہین بڑا میلہ یہان ہوتا ہے مہاراجہ رنجیت سنگہ شیر پنجاب نے اس مندر پر سونا چڑہوایا تہا اور اس مقام کے ساتہہ کچہہ جاگیر بہی بخشی - جس مین سے اب بہی تہوڑی باقی ہے - عین شہر کے بیچ ایک مندر راجہ تیجا سنگہ صاحب کا بنایا ہوا ہے - جو مہاراجہ رنجیت سنگہ کے عہد مین یہان کے بڑے جاگیردار تہے اسکا کلس اتنا بلند ہے کہ شہر کے تمام طرفون سے نظر آتا ہے - شہر کے شمال کیطرف ایک میل کے

فاصلہ پر بڑی چھاونی فوج کی ہے جسمین آبادی (۱۱۹۱۲) آدمی کی ہے - چھاونی مین ایک مدرسہ سکاچ مشن والون کا ہے جس مین اپر پرائمری تک کی تعلیم ہوتی ہے چونکہ یہ سکاچ مشن سکول شہر سیالکوٹ کی ایک شاخ ہے اسواسطے اسکا نقشہ شہر کے بڑے سکول کے ساتھ ملحق ہے - چھاونی کے شمال کیطرف ایک کنوان پورن بھگت کے کنوین کے نام سے مشہور ہے - یہ پورن بھگت راجہ سالباہن بانی شہر سیالکوٹ کا بیٹا تھا جو اپنی عفت کے سبب سے اتنا مشہور ہے کہ پنجابی زبان مین اسکا قصہ منظوم بڑی دلچسپی سے لوگ پڑھتے ہین - اور اب یہ قصہ انگریزی زبان مین بھی ترجمہ ہوگیا ہے - ہر نوچندی اتوار کو یہان بڑا میلہ ہوتا ہے زن و مرد نہانے کے لئے وہان جاتے ہین اس تحصیل مین بڑے بڑے مقام یہ ہین سیالکوٹ - اوگوکی - چیٹی شیخان - چیراڑ کوٹلی لوہاران (اسمین لوہے کا اور کوفت کا ایسا عمدہ کام ہوتا ہے کہ دور دور ملکون کی نمایشگاہون مین جاتا ہے) کلووال - سید پور - پھکلیان - باوالکھن اسمین کوڑھیون کا شفاخانہ ہے - اگوکی - چیٹی شیخان - چرار کوٹلی لوہاران مین مدرسے ہین شہر سیالکوٹ کے مدارس کا مختلف احوال مع انکی تاریخی بنا کے صفحات آیندہ سے واضح ہے اور خاص شہر کے مدارس اور تحصیل سیالکوٹ کے مدارس اور دیسی مکاتب کے نقشے ساتھ ملحق ہین -

سکاچ مشن ہائی سکول شہر سیالکوٹ

یہ سکول ۱۸۶۴ء مین جاری ہوا - اس سے بہت سے طلبا مستفید ہوئے مڈل انٹرنس کے امتحانون مین لڑکے اچھے کامیاب ہوتے رہے اسکے مینجر ریورنڈ جان ڈبلیو ینگسن صاحب ہین پادری صاحب موصوف علم دوست آدمی ہین سکول مین انٹرنس کلاس کو انگریزی خود پڑھاتے ہین اس سکول کی تعداد طلبا ء جماعت و تفریق اقوام نقشہ ملحقہ رپورٹ سے بخوبی واضح ہے عمارت اس سکول کی عین وسط شہر بازار منڈی مین واقع ہے

سکاچ مشن کالج شہر سیالکوٹ

یہ کالج دوسری مئی ۱۸۸۹ء یعنی سنہ حال سے شروع ہوا ہے مہتمم اور بانی اس کالج کے بھی ریورنڈ جان

ڈبلیو ہگیسن صاحب ہین صاحب موصوف کالج کلاس کو انگریزی خود پڑہاتے ہین بالفعل اس کالج ہین ایک بی کلاس ہے جس مین گیارہ طلبا ہین جن مین سے صرف ایک مسلمان ہے اور ایک جین اور دو سنگہ اور سات ہندو ہین۔ غلام محمد طالب علم کالج کلاس کا خاص شہر کا باشندہ ہے لاہور یونیورسٹی کے امتحان مین پانچوان رہا ہے اور بارہ روپیہ وظیفہ یونیورسٹی سے پارہا ہے شروع سے ابتک اسی اسکول کا طالب علم رہا ہے۔

امریکن مشن ہای سکول شہر سیالکوٹ

یہ سکول ۱۸۶۹ء سے جاری ہے انٹرنس تک کی تعلیم اس مین ہوتی ہے اسکے مہتمم پادری لائیل صاحب ہین تعداد طلبا بہ جماعت بہ تقسیم اقوام نقشہ مندرجہ رپورٹ سے واضح ہے۔ عمارت اسکی شہر کے مغربی سرے بہ متصل تحصیل واقع ہے۔

میونسپل بورڈ سکول شہر سیالکوٹ

یہ سکول ۱۸۸۰ء سے جاری ہوا ہے انٹرنس تک کی تعلیم اس مین ہوتی ہے۔ ابتک اس سکول کی عمارت تیار نہین ہوئی شہر کے جنوب و مشرق مین ایک اونچا ٹیلہ ہے جسپر اسکی عمارت اٹھارہ ہزار روپیہ کے خرچ سے تعمیر کرائے جائیگی بورڈنگ ہوس تیار ہوگیا ہے۔ تعداد طلبا نقشہ منسلکہ رپورٹ سے واضح ہے۔

امریکن مشن سکول شہر سیالکوٹ

یہ سکول سب سے پہلا سکول ہے۔ لیکن ۱۸۶۴ء کے آخر مین امریکن مشنری صاحبان جب عازم ولایت ہوئے تو انہون نے اسکو بند کردیا۔ سکاچ مشن کے پادری صاحبان نے یعنی ٹیلر صاحب اور پادری پارس صاحب نے گورنمنٹ مین درخواست کی کہ اسی امداد پر جو امریکن مشن والون کو ملتی ہے ہم مدرسہ جاری کرتے ہین چنانچہ یہ درخواست منظور ہوگئی۔ اور بجاے امریکن مشن سکول کے شہر مین

سکاچ مشن سکول قایم ہوگیا لیکن اپریل ۱۸۶۵ء مین امریکن مشنریون نے پہر اپنا مدرسہ جاری کردیا
دو برس کے بعد پہر امریکن پادری صاحبون نے جون ۱۸۶۷ء مین اس مدرسہ کو بند کردیا۔ پورے دو برس
یہ مدرسہ بند رہا۔ پہر ۱۸۶۹ء مین امریکن مشنریون نے اپنے اس مدرسہ کو جسے دو دفعہ پہلے بند کردیا تھا
جاری کردیا۔ اسوقت سے آج تک جاری ہے اور انٹرنس تک اس مین تعلیم ہوتی ہے اور اچہی حالت
مین ہے تعداد طلباء بہ تفریق اقوام نقشہ مندرجہ رپورٹ سے واضح ہے مسٹر ہیملن صاحب ہیڈ ماسٹر
اس اسکول کے نہایت خوش اخلاق اور محنتی اور ہر دلعزیز ہین اور باقی اسٹاف بہی تمام اسکول کا اچہا ہے۔
اس شہر مین انجمن اسلامیہ کوئی نہین سنگہ سبہا کایستہہ سبہا آریا سماج سناتن دہرم سماج موجود ہین
سنگہہ سبہا کے سو ممبر ہین اور ۱۸۸۳ء سے جاری ہے۔ باوا متاب سنگہ صاحب کے دہرم سالہ مین سبہا منعقد ہوتی ہے

کایستہہ سبہا

یہہ ۱۸۸۴ء سے جاری ہے۔ ممبر اسکے بیس ہین پریسیڈنٹ اس سبہا کے لالہ بہیم سین صاحب وکیل
ہین اور انہین کے مکان پر اسکا جلسہ ہوتا ہے۔

سناتن دہرم سماج

یہ چند روز سے قایم ہوئی ہے پریسیڈنٹ اسکے پنڈت شنکرداس صاحب وکیل ہین اور یہ سماج
آریا سماج والون کے مقابل مین قایم ہوئی ہے۔

آریا سماج

یہ سماج ۱۸۸۳ء سے جاری ہے چالیس ممبر اسکے ہین بیس روپیہ ماہوار قریباً آمدنی چندہ ہے اس
سماج کے بہی پریسیڈنٹ لالہ بہیم سین صاحب ہین جو سب سے پہلے اور پرانے وکیل ہین۔ اور اپنے حسن
اخلاق اور خوبی اقوال وافعال کے سبب سے واقعی اس عہدہ کی زیب و زینت کے باعث ہین اور اپنی
لیاقت اور علمیت کے سبب سے حقیقی مستحق اس عہدہ کے ہین۔ مکان اس سماج کا نہین ہے اور پریسیڈنٹ

صاحب کے مکان پر ہے اس کا جلسہ ہوتا ہے۔ چند مہینہ کا عرصہ ہوا کہ شاہزادہ جگجوت سنگھ صاحب نبیرہ مہاراجہ رنجیت سنگھ صاحب نے اس سماج کو ایک قطعہ سفید زمین کا عطا فرمایا ہے جو زنانہ امریکن مشن ہسپتال کے عین متصل ہے اس سماج سے انگلو ویدک کالج لاہور کی اعانت کے لئے چار ہزار روپیہ سے کچھ زیادہ بھیجا گیا ہے۔

سکاچ مشن ہائے سکول شہر سیالکوٹ

نمبر	نام جماعت	تعداد طلب: ہندو	سکھ	مسلمان	عیسائی	[illegible]	کل	کیفیت
1	انٹرنس جماعت پنجم	9	1	[illegible]	.	.	12	.
2	" جماعت چہارم	4	2	3	.	.	9	.
3	مڈل جماعت سویم	9	2	6	1	.	18	.
4	" جماعت دویم	13	2	9	2	2	28	.
5	" جماعت اول	8	3	23	1	.	35	.
6	اپر پرائمری جماعت پنجم	13	1	16	1	..	31	.
7	" چہارم	20	4	33	3	.	60	.
8	لوئر پرائمری جماعت سویم	6	1	12	1	.	20	.
9	" جماعت دویم	16	2	61	.	.	79	.
10	" " اول	22	7	45	2	.	76	.
	کل	120	25	210	11	2	368	.

نمبر شمار	نام جماعت	تعداد طلباء ہندو	سکھ	مسلمان	عیسائی	متفرق	کل	کیفیت
	شاخ سکاچ مشن ہائے سکول شہر سیالکوٹ							
1	لوئر پرائمری جماعت سویم	4	.	8	.	.	12	.
2	" دویم	7	1	14	.	.	22	.
3	" اول	8	5	45	.	.	58	.
	کل	19	6	67		.	92	.
	شاخ سکاچ مشن ہائے سکول چھاؤنی سیالکوٹ							
1	اپر پرائمری جماعت پنجم	5	1	6	.	.	12	
2	" جماعت چہارم	3	.	16	.	.	19	
3	لوئر پرائمری جماعت سویم	12	1	15	.	.	28	
4	" جماعت دویم	8	2	8	.	.	18	
5	" جماعت اول	34	4	33	.	.	71	
	کل	62	8	73	.	.	143	
	سکاچ مشن کالج شہر سیالکوٹ							
1	ایف ۔ اے ۔ کلاس	8	2	1	.	.	11	
	کل	8	2	1	.	.	11	

امریکن مشن ہائی سکول شہر سیالکوٹ

نمبر شمار	نام جماعت	تعداد طلبا ہندو	سکھ	مسلمان	عیسائی	متفرق	کل	کیفیت
1	انٹرنس جماعت پنجم	3	1	3	.		7	.
2	" چہارم	6		6	1	.	13	.
3	مڈل جماعت سویم	5	2	6	2	.	15	[illegible]
4	" دویم	10	1	3	1	.	15	
5	" اول	10	1	8	1	.	20	
6	اپر پرائمری جماعت پنجم	9	.	7	.	.	16	
7	" چہارم	15	4	16	.		35	+
8	لوئر پرائمری جماعت سویم	5	2	11	4		22	.
9	" دویم	17	1	14	1	.	33	.
10	" اول	83	3	37	2	.	125	.
	کل	163	15	111	12	.	301	.

شاخ امریکن مشن شہر سیالکوٹ

نمبر شمار	نام جماعت	ہندو	سکھ	مسلمان	عیسائی	متفرق	کل	کیفیت
1	لوئر پرائمری جماعت دویم	.	.	12	.	.	12	
2	" اول	.	.	37	.	.	37	
	کل	.		49	.	.	49	

نمبر شمار	نام جماعت	ہندو	سکھ	مسلمان	عیسائی	متفرق	کل	کیفیت
1	مڈل جماعت سویم	.	.		4	.	4	
2	" دویم	.	.		4	.	4	
3	" اول	.	.		2	.	2	
4	اپر پرائمری جماعت پنجم	.	.		9	.	9	
5	" چہارم	.			24		24	
6	لوئر پرائمری جماعت سویم	.	.	.	25	.	25	
7	کلاس نارمل سکول	.	.	.	9	.	9	
8	نایٹ سکول	.	.	.	7	.	7	
	کل	.	.		84	.	84	

میونسپل بورڈ ہائی سکول شہر سیالکوٹ

نمبر شمار	نام جماعت	تعداد طلبا: ہندو	سکھ	مسلمان	عیسائی	متفرق	کل	کیفیت
1	انٹرنس کلاس جماعت پنجم	7	1	3	1	·	12	·
2	″ چہارم	7	3	7	·	·	17	·
3	مڈل جماعت سوئم	4	3	10	·	·	17	·
4	″ دوئم	15	8	10	·	·	33	·
5	اول	14	6	9	·	·	29	·
6	اپر پرائمری جماعت پنجم	13	11	18	·	·	42	·
7	چہارم	17	1	32	·	·	50	·
8	لوئر پرائمری جماعت سوئم	21	10	34	·	·	65	·
9	″ دوئم	24	12	33	·	·	69	·
10	″ اول	21	12	38	·	·	71	·
	کل	143	67	104	1		405	

نقشہ اپر پرائمری و لوئر پرائمری مدارس تحصیل سیالکوٹ

نمبر شمار	نام مدرسہ	طلبا مندرجہ رجسٹر: اپر پرائمری	لوئر پرائمری	ابجد خوان	کل	قومیت: ہندو	مسلمان	سکھ	عیسائی	متفرق	کل	کیفیت
1	رسول پور	15	21	26	62	12	44	6	·	·	62	·
2	کلووال	9	16	25	50	18	32	·	·	·	50	·
3	چیٹی شیخان	31	43	31	105	17	85	3	·	·	105	·

نمبر	نام مدرسہ	طلباء مندرجہ رجسٹر [illegible]	طلباء مندرجہ رجسٹر [illegible]	طلباء مندرجہ رجسٹر [illegible]	کل	قومیت: ہندو	قومیت: مسلمان	قومیت: سکھ	قومیت: عیسائی	قومیت: [illegible]	کل	کیفیت
4	کوٹلے امیر علی	16	23	21	60	21	30	9	.	.	60	.
5	ساہووالہ	18	27	19	64	32	12	20	.	.	64	.
6	اوگی کی	12	34	32	78	38	26	14	.	.	78	.
7	گنگہ ال	5	16	19	40	31	9	.	.	.	40	.
8	مراکیوال	13	14	23	50	7	43	.	.		50	.
9	چک سانتل	.	10	31	41	34	7	.	.	.	41	.
10	ماراجکی	13	32	25	70	19	50	1	.	.	70	.
11	چک بھیرو	18	18	23	59	27	22	10		.	59	.
12	کان پور	9	20	23	52	23	25	4	.	.	52	.
13	کوٹلی لوہاران	10	20	28	58	4	47	7	.	.	58	.
14	چپراڑ	16	23	15	54	43	9	1	1	.	54	.
15	بڈیانہ	16	29	30	75	37	29	9	.	.	75	.
16	روڑس	16	33	57	106	48	50	8	.	.	106	.
17	کوٹھیالہ	.	20	36	56	8	48	.	.	.	56	.
18	باجرہ	10	17	21	48	9	39	.	.	.	48	.
19	کوٹ منڈیانوالہ	5	9	26	40	9	8	.	.	23	40	.
20	ناروال (پاروال)	1	4	16	21	8	6	7	.	.	21	.
21	سیالکوٹ جیل	.	.	41	41	7	28	5	.	1	41	.
	کل	233	429	568	1230	452	649	104	1	24	1230	.

نقشہ مدارس زنانہ تحصیل سیالکوٹ

نمبر شمار	نام مدرسہ	طلبا مندرجہ رجسٹر [illegible]	[illegible]	[illegible]	کل	قومیت ہندو	مسلمان	سکھ	عیسائی	متفرق	کل	کیفیت
1	محلہ وڈہریان	2	7	28	37	21	·	16	·	·	37	
2	محلہ کشمیریان	3	20	27	50	·	50	·	·	·	50	·
3	سرائے ابابریان	2	5	33	40	40	·	·	·	·	40	·
4	دہاروال	3	6	20	29	24	·	5	·	·	29	
5	اوگی کی (ہندی)	1	7	16	24	18		6	·	·	24	·
6	چٹی شیخاں	4	4	17	25	·	25	·	·	·	25	·
7	اوگی کی (فارسی)		·	25	25	·	25	·	·	·	25	·
8	کوٹ منڈیانوالہ	3	·	17	20	·	·	·	·	20	20	·
9	رنگ پورہ	4	28	28	60	4	56	·	·		60	·
10	ہیرانوالہ پورہ	4	18	25	47	2	39	6	·		47	·
11	پیکریالی	·	13	20	33	·	33	·	·	·	33	·
12	چک قاضی	·	19	14	33	9	15	9	·	·	33	·
	کل	26	127	270	423	118	243	42	·	20	423	·

نقشہ اُن دیسی مکتبوں کا جن کو سرکار یا لوکل بورڈ سے کچھہ مدد نہیں ملتی واقع ضلع سیالکوٹ بابت اکتوبر ۱۸۸۹ء

نمبر	نام تحصیل	نام موضع	نام مدرس	ہندو	سکھ	مسلمان	دیگر اقوام	میزان	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
1	سیالکوٹ	صالح پور	احمد بخش	4		12	·	16	4	6	1	·	5	·	·	·	16
2	״	سراج	گاموں شاہ	12	·	1		13	·	·	·		13	·	·	·	13
3	״	گوجرانوالہ	مولا بخش	·	·	10	·	10	10	·			·	·	·	·	10
4	״	پراگ پور	محمد رمضان	·	-	7	·	7	7			·	·	·	·	·	7
5	״	فتح گڑہ	باغ	·	·	25	·	25	25	·	·	·	·	·	·	·	25
6	״	حاجی پور	بہاول بخش	·	·	20		20	20	·	·	·	·	·	·		20
7	״	اراجی بورت	حسن محمد	·	·	26	·	26	26	·	·	·	·	·	·	·	26
8	״	رنخل	امیر علی شاہ	2	·	4	·	6	4	·	·	·	2	·	·	·	6
9	״	وڈیانوالہ	محمد الدین ولد پیر بخش	6	·	15	·	21	12	2	2	·	5	·	·	·	21
10	״	درگانوالی	محمد الدین	·	·	8	·	8	8	·	·	·	·	·	·	·	8
11	״	رام پور	کریم بخش	·	·	10	·	10	10	·	·		·	·	·	·	10
12	״	گوپال پور	نظام الدین	·	·	12	·	12	12	·	·	·	·	·	·	·	12
13	״	گونان	ابراہیم	·	·	24	·	24	20	·	4	·	·	·	·	·	24
14	״	״	گوپال سنگھ	10	5	·	·	15	-	·	·	·	·	·	8	7	15
15	״	مانپوری	چراغ شاہ	·	·	15	·	15	15	·	·	·	·	·	·	·	15

[illegible]	[illegible]	نام موضع	نام مدرس	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	کل
16	سیالکوٹ	کمیار کلاں	رمضان علی	.	.	10	.	10	10	.		.		.	.	.	10
17	〃	کرول	فضل دین	.	.	7	.	7	7	.	.	.	.	.	.	.	7
18	〃	سیدانوالی	نور احمد	.	.	18	.	18	18	.		.	.	.	.	.	18
19	〃	عمرانوالی	اللہ دتا	.	.	8	.	8	8	.	.		.	.	.	.	8
20	〃	ٹپی کلاں	نواب علی	.	-	8	.	8	6	.	2	.	.	.	.	.	8
21	〃	مراکیوال	حبیب اللہ	.	.	9	.	9	7	.	2	.	.		.	.	9
22	〃	ببرہ	الہ بخش	.	.	11	.	11	11	.	.	.	.	.	.	.	11
23	〃	جام پور	محمد بخش	.	.	7	.	7	7		.	.	.	.	.	.	7
24	〃	بہگل	محمد الدین	.	.	7	.	7	7	.	.	.	.	.	.	.	7
25	〃	نیلوتیری	فیروز اللہ	.	.	11	.	11	11	.	.			.	.	.	11
26	〃	چپرار خاص	کریم بخش	24	.	1	.	25	.	.	.	-	25	.	.	.	25
27	〃	〃	پنڈت سری	12	.	2	-	14	.	.	.	14	.	.	.	.	14
28	〃	آنوال	نظام الدین	3	.	25	.	28	14	6	4	-	4	.	.	.	28
29	〃	سیولوال	رحیم بخش	3	-	10	.	13	9	.	1	-	3	.	.	.	13
30	〃	کوٹلی سندر سنگھ	محبوب عالم	.		12	.	12	12	.	.	.	.	.	.	.	12
31	〃	دحل پور	گنگا رام	9	.	.	.	9	.	.	5	.	.	4	.	.	9
32	〃	سرہانی	فضل الدین	.		6	.	6	6	.	.	.	.	.	.	.	6
33	〃	گگمر	نور دین	.	.	7	.	7	7	.	.	.	.	.	.	.	7

[illegible]	نام ضلع	نام موضع	نام مدرس	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	کل
34	سیالکوٹ	بھجیان	ادما	.	.	9	.	9	9	-	.	.	.	.		.	9
35	"	کوٹلی بھوٹہ	رحمت علی	.	.	8	.	8	8	-	-	.	.	.	.	.	8
36	"	بیانی ہاٹھان	عبدالحق	.	.	8	.	8	8	.		.	.	.	.	.	8
37	"	ٹپی ڈیرے	فوت ہوگیا	.	.	3	.	8	8	.	.	.	.	.	.		8
38	"	جگ	لعل دین	2		4	-	6	2	1	3	.	.	.	.	.	6
39	"	ڈالوالی	شاہ محمد	.		10	.	10	7	.	1	.	2	.	.	.	10
40	"	سکر کلان	نور دین			6	-	6	5	.	1	.	.		.	-	6
41	"	سکر خورد	بدر دین	.		5	.	5	5	-	.	.	.		.	.	5
42	"	آدم وزرد	کریم بخش	.	.	7	.	7	4	.	.	.	3	.		.	7
43	"	چینون موم	عبدالکریم	.		8	.	8	3	-	5	.	.	.	.	-	8
44	"	"	عبداللہ	3	.	7	.	10	6	.	3	.	1	.	.	.	10
45	"	کوٹلی سورا سنگھ	احمد بخش	.	1	7	.	8	4	.	3	.	1	.	.	.	8
46	"	دہنی	نظام الدین	.	.	5	.	5	2	1	2	.	.	.	.	.	5
47	"	کوٹکی	ابراہیم	.	1	16	.	17	6	.	1	.	10	.	.	.	17
48	"	"	نور دین	1	.	14	.	15	14	.	.	-	1	.	.	-	15
49	"	ناصر پور	برکت اللہ	.	.	16	.	16	16	.	.	.	.	.	.	.	16
50	"	نگور	غلام حسین	.	.	7	.	7	7	.	.	'	.	.	.	.	7
51	"	کوٹ کریم بخش	نظام الدین	.	.	7	.	7	7	.	.	.	.	.	.	.	7

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	نام مدرس	نام موضع	نام تحصیل	نمبر شمار
15	.	15	.	.	.	.	.		15	.	.	7	8	اشنداس	چھل پیڑ	سیالکوٹ	52
613	77	23	4	75	14	40	16	434	613	.	500	14	99	میزان کل			

دیسی عیسائیون کے مکاتب

36	.	.	.	36			.	.	36	16	20	.	.	کرم الہی	ماہرپور	〃	1
86	.		.	77		9	.		86	25	59	2	.	ایضاً	بنہ بہیر	〃	2
6		.		6	.	.	.	.	6	2	4	.	.	ایضاً	دہنی	〃	3
128			.	119	.	9	.	.	128	43	83	2	.	میزان کل			

خلاصہ رپورٹ

اس ضلع کی آبادی دس لاکہہ بارہ ہزار ایک سو اڑتالیس ہے - بلحاظ آبادی پنجاب مین درجہ دویم پر ہے مسلمان کل اس ضلع کے چہہ لاکہہ اوہتر ہزار سات سو بارہ ہین - تین ہزار پانسو چہپن طالبعلم ہین - پرائمری اور اپر پرائمری مین مسلمان طلبا، کی تعداد گو اچھی ہے مگر مڈل و انٹرنس مین بہت کم ہے اور اسکی وجہہ کم استطاعتی ہے - مسلمانون مین سے اسوقت تک ایم اے اور بی اے کے درجہ تک کوئی طالب علم نہین پہونچا - تجارت بھی اس شہر مین مسلمانون کے ہاتہہ مین نہین ہے - وجوہ معاش اس ضلع کے مسلمانون کی بہت قلیل ہین - مسلمان زمیندار بھی آئے دن تباہ ہوتے جاتے ہین زمین قریبًا دو ثلث ہندو ساہوکارون کے ہاتہہ مین چلی گئی ہے - ملازمت مین بھی مسلمان بہت کم حصہ رکھتے ہین - دیسی مکاتب کی تعلیم جو فی زمانا ذریعہ معاش نہین ہو سکتی افسوس ہے اوسمین مسلمانون کی تعداد زیادہ ہے - چنانچہ مسلمان ۲۵۵۲ ہندو ۶۸۰ سکھہ ۱۷ ہین -

تمت

تتمہ نمبر ۵

قواعد کارروائی

محمڈن ایجوکیشنل کانگریس

مسلمہ

اجلاس چہارم مقام علیگڈھ

۳۰- دسمبر ۱۸۸۹ء

مطبع مفید عام آگرہ مین چھپا

قواعد

کارروائی محمڈن ایجوکیشنل کانگریس

یعنی

وہ جماعت جو ہر سال بغرض ترقی تعلیم مسلمانون کے جمع ہوا کریگی

منظورشدہ اجلاس سوم

دفعہ ۱ - مختلف اضلاع اور صوبہ جات کے لوگونکا وہ مجمع جو مسلمانون کی ترقی تعلیم کا خواہان ہو اور اونکی بھلائی اور ہر قسم کی ترقی تعلیم مین کوشش کرنے کو متحد ہوا ہو جب وہ کسی جگہہ اجلاس کرے تو مذکورہ بالا لقب سے ملقب کیا جاوے گا -

دفعہ ۲ - اس مجمع مین جو لوگ شریک ہونگے وہ دو لقب سے ملقب کئے جاوین گے -

ممبر اور وزیٹر - ممبر وہ لوگ تصور کئے جاوینگے جو ہر سال پانچروپیہ زرچندہ واسطے اجراے کارروبار کانگریس کے دیوینگے اور باقی شریکان جلسہ وزیٹر سمجھے جاوینگے -

دفعہ ۳ - ہر ایک قوم اور مذہب کے لوگ جو درحقیقت دل سے مسلمانونکی بھلائی اور انکی ترقی تعلیم چاہتے ہون اس جلسہ کے ممبر ہوسکینگے -

دفعہ ۴ - اس مجمع کا ہیڈ کوارٹر علیگڈھ مین ہوگا اور سکرٹری مینجنگ کمیٹی محمڈن اینگلو اورینٹل کالج علیگڈھ جو وقتاً فوقتاً ہو اوسکا سکرٹری ہوگا اور تمام خط و کتابت متعلق کانگریس اوسکے ممبرون سے اور کمیٹیون سے اوسکے ذریعہ سے ہوا کریگی -

دفعہ ۵ - سکرٹری محمڈن اینگلو اورینٹل کالج فنڈ کمیٹی جو وقتاً فوقتاً ہو اوسکا خزانچی تصور کیا جاویگا اور جو روپیہ اس کانگریس کی بابت وصول ہو اوسکی رسید دیگا -

دفعہ ۶ - اس کانگریس کی بابت جو روپیہ وصول ہو اسکا کسی بنک مین جمع کرنا اور خرچ کرنا اور سالانہ حساب مشتہر کرنا انہین اصول کے موافق ہوا کریگا جو محمڈن اینگلو اورینٹل کالج علیگڈھ کے فنڈ کے لئے اوسکے قواعد مین معین ہین اور اوسکی تعمیل خزانچی سے متعلق رہیگی -

مقاصد کانگریس

دفعہ ۷ - اس کانگریس کے مقاصد حسب تفصیل ذیل ہونگے -

(الف) مسلمانون مین یوروپین سینسز و لٹریچر کے پھیلانے اور وسیع حد تک ترقی دینے اور اونمین نہایت اعلی درجہ کی تعلیم تک اونکے پہونچانے پر کوشش کرنا اور اوسکی تدبیرون کو سوچنا اور اونپر بحث کرنا -

(ب) مسلمانونکی تعلیم کے لئے جو انگریزی مدرسے مسلمانون کی طرف سے جاری ہون اونمین مذہبی تعلیم کے حالات کو دریافت کرنا اور بقدر امکان عمدگی سے اوس تعلیم کے انجام پانے مین کوشش کرنا -

(ج) جو لوگ کہ علوم مشرقی اور دینیات کی تعلیم قدیم طریقہ پر ہماری قوم کے علماء سے

پاتے ہین اور اوسیکو اونہون نے اپنا مقصد قرار دیا ہے اونکے حالات کی تفتیش کرنا اور اونین اوس تعلیم کے قایم اور جاری رہنے کی مناسب تدابیر کا عمل مین لانا -

(د) عام لوگون مین جو عام تعلیم قدیم مکاتب کے ذریعہ سے جاری تہی اوسکے حالات کی تفتیش کرنا اور اونمین جو تنزل ہو گیا ہے اوسکی ترقی اور عام لوگون مین عام تعلیم کی مناسب وسعت کے تدابیر کا اختیار کرنا -

(ہ) جو مکاتب عام لوگون کے لڑکون کے لئے قرآن مجید پڑہنے کے تھے اور جو سلسلہ قرآن مجید کے حفظ کرنیکا تہا اور جنکا اب بہت کچھہ تنزل ہو گیا ہے اونکے حالات کی تفتیش کرنا اور اونکے قایم رکھنے اور استحکام دینے کی تدابیر کا اختیار کرنا -

کارروائی متعلق کانگریس

دفعہ ۸ - اس کانگریس کے مقاصد کے انجام کے لئے دو قسم کی تدبیرین کیجاوینگی -

اوّل

جہانتک ممکن ہو ہر شہر و قصبہ مین کانگریس کے مقاصد کے لئے کمیٹیون کا قایم کرنا - مگر جہان جہان انجمن اسلامیہ قایم ہین اگر وہ انجمنین کانگریس کے مقاصد کی انجام دہی منظور کرین تو وہ انجمنین اُس مقام کے لئے کانگریس کی کمیٹیان تصور کیجاوینگی -

ان کمیٹیون کو اپنے نواح یا اپنے ضلع یا شہر یا قصبہ کی نسبت ہر پانچوین سال ایک کیفیت امور مندرجہ ذیل کی مرتب کرکے بذریعہ کسی ڈیلیگیٹ کے اجلاس کانگریس مین پیش کرنی لازم ہوگی لیکن اگر کسی مجبوری کیوجہ سے کوئی ڈیلیگیٹ نہ بہیج سکے تو بذریعہ ڈاک سکرٹری کانگریس کے پاس بہیجنا لازم ہو گا -

۱ - اوس ضلع مین مسلمانونکی بستیون کی مختصر کیفیت اور تعداد مردم شماری -

۲- گورنمنٹ اسکول و کالج -

۳- مشنری اسکول و کالج -

۴- پرائیوٹ اسکول و کالج -

۵- ہندوستانی قدیم طریقے کے مکتب -

۶- قرآن مجید کی درسگاہین -

۷- بزرگ و مقدس علماء جو قدیم طریقہ کے مطابق لوگون کو پڑہاتے ہون -

۸- تحصیلی و حلقہ بندی کے مکتب -

۹- گورنمنٹ زنانہ اسکول

۱۰- مشنریز زنانہ اسکول -

۱۱- قدیم مسلمانی طریقہ عورات کی تعلیم کا رواج -

۱۲- انجمنین جو اوس ضلع مین ہون -

۱۳- اس ضلع کی مشہور صنعت و حرفت جو مسلمانون سے تعلق رکہتی ہو -

۱۴- عام حالت اوس ضلع کے مسلمانونکی -

۱۵- ہر ایک پانچوین سال کی حالت کا اوس سے پہلے پانچ سال کی حالت سے مقابلہ -

کالجون یا اسکولونکی نسبت بیان کرنا چاہیئے کہ وہ کتنے ہین اور کس کس جگہہ قایم ہین اور کس قسم کی اونمین تعلیم ہوتی ہے اور ہر ایک جگہہ مسلمان کسقدر تعلیم پاتے ہین -

ان کمیٹیون کا یہ بہی فرض ہوگا کہ عملی طور سے جسطرح کہ وہ مناسب سمجہین اون مقاصد کے عمل مین آنے کی جنکے لئے یہ کانگریس قایم ہوئی ہے تدابیر عمل مین لاوین -

وہ مجاز ہونگے کہ ان کمیٹیون کے لئے اپنی ضرورت کے موافق قواعد خاص بناوین -

وہ مجاز ہونگے کہ اپنے نواح مین کوئی صدر کمیٹی قایم کرکے اوسکے ماتحت کمیٹیان قایم کرین یا اور جو تدبیر اور انتظام کہ وہ مناسب سمجھین عمل مین لاوین۔

دوم

کانگریس کا اجلاس

دفعہ ۹ - ہرسال کسی معین تاریخ پر جو کثرت رائے ممبران سے معین ہوگی اور ایک ایسے مناسب مقام پر جہان کے لوگ یا کمیٹیون کے ممبر اوس جلسہ کے منعقد ہونے کی خواہش کرین اور اوسکا انتظام منظور فرماوین اور کثرت رائے ممبران کی اوس مقام پر جلسہ ہونے پر متفق ہوجاوے اس کانگریس کا جلسہ ہوا کرے گا اور تمام ممبران سے اسمین شریک ہونے کی درخواست کیجاویگی اور وہ اپنے ساتھ وزیٹر بھی لاسکین گے۔

جو ممبر کسی مقام پر جلسہ ہونا چاہین اونکو لازم ہوگا کہ آخر جون تک سکرٹری کو اس سے اطلاع دین کہ وہ ممبرون کی رائے حاصل کرسکے اور اگر کسی سال کسی جگہہ سے جلسہ ہونیکے وقت مناسب تک درخواست نہ آوے تو سکرٹری کانگریس کوئی مقام واسطے جلسہ کے مقرر کرینگے۔

ممبرون کی رائے سکرٹری بذریعہ تحریر خطوط کے حاصل کرے گا اور اونکے جوابون سے جسطرف کثرت رائے ظاہر ہو وہ فیصلہ کثرت رائے کا قرار پاویگا۔

رزولیوشن اور دیگر مضامین کا پیش ہونا

دفعہ ۱۰ - کانگریس کے سالانہ اجلاس مین مضامین تحریری یعنی ایسے اور تجویزین جو مسلمانون کی تعلیم سے متعلق ہون اور اوسی امر کے متعلق رزولیوشن جنپر بحث کرنا مقصود ہو پیش ہوا کرینگے

اور جسوقت کسی مقام پر کانگریس کا سالانہ اجلاس ہوگا اوس اجلاس کے موجودہ ممبر سب سے اوّل اس امر کی نسبت کہ وہ رزولیوشن کس طریقہ سے داخل ہونگے اور مباحثہ کے لیے منظور کیے جاوینگے کوئی قاعدہ قرار دینگے اور جس اجلاس سے وہ قاعدہ قرار پاوے گا اوسی سال کے اجلاس کے لیے مخصوص سمجھا جاویگا -

اجلاس ہاے خاص

دفعہ ۱۱ - کانگریس کے ممبرون کو جایز ہوگا کہ جب وہ چاہین کانگریس کے ہیڈکوارٹر مین اون کمیٹیون اور انجمنون سے جنہون نے حسب مراد دفعہ ۸ قواعد کانگریس کے مقاصد کانگریس کی انجام دہی منظور کی ہو خط و کتابت کرنی اور جو کام متعلق کانگریس اونہون نے کیے ہون اونکا حال دریافت کرنے اور اوسمین صلاح دینے اور تائید کرنے کی - اور نیز اون تجویزون اور تحقیقاتونکی تکمیل کے لیے جنکا عمل مین لانا کانگریس کے سالانہ اجلاس مین تجویز ہوا ہو اجلاس کیا کرین - ایسے اجلاس کے لیے کانگریس کے ممبرون مین سے پانچ ممبرونکا شریک ہونا کورم سمجھا جاوے گا اور مذکور بالا کارروائیون کے کرنیکا اونکو اختیار ہوگا -

دفعہ ۱۲ - جسقدر اجلاس کانگریس کے ممبرون نے اس دفعہ کے موافق کیے ہون اونکی روئداد مین ایک کتاب مین لکھی جاوینگی اور سالانہ رپورٹ کے ساتھہ چھاپہ ہوگی اور سکرٹری کو لازم ہوگا کہ ہر سالانہ اجلاس مین اون اجلاسونکی کارروائی کی کیفیت ممبرون کے سامنے پیش کرے اور ممبرون کو اوسکی نسبت راے ظاہر کرنے کا اختیار ہوگا اور وہ کیفیت معہ ممبرونکی راے کے جو ظاہر کیگئی ہو سالانہ رپورٹ کے ساتھہ چھاپہ ہوگی -

اخراجات متعلق کانگریس

دفعہ ۱۳ - ہر سال کانگریس کا رسالہ چھاپا جایا کرے گا اور ممبرون کو بلاقیمت بھیجا جاوے گا -

اور سکرٹری کو غیر ممبرون کے ہاتھ اوسکے فروخت کرنے یا بلاقیمت تقسیم کرنے کا اگر وہ مناسب سمجھے اختیار ہوگا - اور زر قیمت سرمایہ کانگریس مین جمع ہوگا -

سکرٹری کو جائز ہوگا کہ اخراجات چھاپہ رسالہ مذکور و روئداد و خطوط وغیرہ اور اخراجات محصول ڈاک اوس روپیہ سے خرچ کرے جو چندہ سے فراہم ہوا ہو اسکے سوا اور کسیطرح بلا منظوری ممبران روپیہ خرچ کرنے کا اختیار نہین ہے - لیکن بحالت اشد ضرورت مشروط بمنظوری ممبران سکرٹری اخراجات ضروری کے لئے روپیہ خرچ کرنے کا مجاز ہوگا -

جسقدر سرمایہ کہ بعد اخراجات مذکورہ جمع رہے اوسکے خرچ کرنے کا جسطرح پر چاہین ممبران کانگریس کو حسب کثرت راے اختیار حاصل ہوگا -

اجلاس چہارم ایجوکیشنل کانگریس مین بالاتفاق یہ تجویز ہوئی ہے کہ آیندہ جس جگہہ کانگریس کا اجلاس ہونا قرار پاوے اور وہان کے بزرگ اتمام جلسہ ممبرونکی آسایش و آرام مہمانداری کے انتظام کے لئے کانگریس کی فنڈ سے کچھ اعانت چاہین تو سکرٹری کو جائز ہوگا کہ اون سے جو ممبری کانگریس مین سے جو اوس اجلاس کی بابت آنے والا ہو کسیقدر رقم کے دینے کا اقرار کرے بشرطیکہ اوس تعداد سے زیادہ نہو جو کا روپیہ ایجوکیشنل کانگریس و چھاپہ روئداد وغیرہ کی سنہا سے کے بعد باقی رہے -

(دستخط) سید احمد خان
سکرٹری

ضمیمہ

محمڈن ایجوکیشنل کانگریس

متعلق اجلاس چہارم منعقدہ بمقام علیگڈہ

اس ضمیمہ مین مندرجہ ذیل تحریرات نظم و نثر شامل ہین

لکچر جناب مولانا مولوی نذیر احمد صاحب ÷ ترکیب بند اردو جناب مولوی الطاف حسین صاحب حالی ÷ ترکیب بند فارسی جناب مولوی محمد شبلی صاحب نعمانی قصیدہ فارسی آغا کمال الدین شجر ÷ قصیدہ فارسی مولوی محمد عبد اللہ صاحب فخری لاہوری ÷ نظم اردو منشی محمد مرتضی علی صاحب کاکوروی ÷ مسدس اردو حافظ سید فضل حق صاحب آزاد دہلوی ÷ قصیدہ عربی مولوی محمد عبد المجید صاحب لاہوری قطعات عربی و رباعیات و نظم اردو مولوی محمد احسان علی صاحب احسان شاہجہانپوری مضمون نوشتہ حاجی محمد اسمعیل خان صاحب رئیس دتاولی ضلع علیگڈہ

قیمت اس ضمیمہ کی متفرق خریدار کے لئے ... ... ۲ / ر

یکمشت دس جلد کے خریدار کے لئے فی جلد ... ... ۱ / ر

یکمشت پچاس جلد کے خریدار کے لئے فی جلد ... ... ۹ / ر

محصول و خرچ ویلیو پی ایبل پارسل ہر حالت مین بذمہ خریدار ہے

مطبع مفید عام آگرہ مین طبع ہوا

لکچر

جناب مولانا بالفضل اولینا جناب مولوی حافظ نذیر احمد صاحب

متعلق

اجلاس چہارم محمدن ایجوکیشنل کانگریس

منعقدہ

۲۷ و ۲۸ و ۲۹ و ۳۰ دسمبر سنہ ۱۸۸۹ء

بمقام علیگڈھ

مطبع مفید عام آگرہ مین چھپا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پھر خاموشی تھی مدت سے مرے منہ پر لگی | ہر برس لکچر کے دینے کی یہ کیسی کر[۵۱] لگی
سید احمد خان کی خاطر ہے وگرنہ مین کہان | اور کہان یہ بھیڑ جو ہے اندر اور باہر لگی
پھر خدا جانے ہے کب موقع اظہار حال | بات اب کوئی نہ رکھیو اے دل مضطر لگی[۵۲]
رحم کر یارب کہ اب امت ترے محبوب[۵۳] کی | اسکی حالت دمبدم ہونے بہت ابتر لگی
نسل شاہانِ سلف عبرت کی جا ہے دوستو | بھیک کے ٹکڑے نکل کر مانگنے در در لگی
کیا پنپ سکتے ہین بے امداد غیبی یہ غریب | مفلسی کی جنکو ایسی بھاری اک ٹکر لگی
بچ گیا ہے کوئی جسپر قہر کی بجلی گری؟ | کوئی سنبھلا ہے کہ جسکو دہر کی ٹھوکر لگی
علم ہے بالخاصہ گرچہ علاجِ دردِ قوم | لیکن اوسمین بھی تمول کی ہے اک پچر لگی

۵۱ کر کہتے ہین خراج کو مراد یہ کہ لکچر کا دینا کر کی طرح لازم ہو گیا ہے ۱۲ ۵۲ بات کو لگا رکھنا یعنی اُٹھا رکھنا ۱۲

۵۳ جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم ۱۲

کچھ نہو تو بھی کتابون کی تو قیمت چاہئے ۔۔۔ اور سے پہلے فیس جو اکثر سے ہے اکثر[۵۱] لگی

پڑھ چکا مفلس کہ جو ان کی ہاتھہ مین آسنرکتاب ۔۔۔ قل ھو اللہ[۵۲] پڑھنے اتر ہی پیٹ کی از بر لگی

علم سے ذات ہی اور دولت سے ہی سب علم و فضل ۔۔۔ کشتی تقدیر کھانے دور سے چکر لگی

جو قوم سلطنت جیسی نعمت اور رحمت کو اپنی نالایقی کی وجہ سے کھو بیٹھی ہو - جو تمام اقوام معاصر[۵۳] کے مقابلے مین دولت اور عزۃ اور لیاقت اور اقتدار اور اعتبار سب باتون مین ہیٹی ہو - اور جسکے اکثر افراد کے دلون مین ولکل[۵۴] کم حکم الکل - منافست[۵۵] کی ذراسی گدگدی بھی نہو - مین نہین سمجھتا کہ ایسی قوم کا کوئی شخص کسی بات پر بھی فخر کرسکتا ہے - یہ سچ ہے کہ ہم مسلمانون مین بالنسبۃ الی اقوام آخر[۵۶] شخصی عزتین کم بہت کم ہین - مگر ہین - لیکن چونکہ قوم سے عزت سلب ہوگئی ہے شخصی عزت والے اس شعر کا مصداق ہین ؎

طاؤس را بہ نقش و نگار سے کہ ہست خلق ۔۔۔ تحسین کنند و او خجل از پاے زشت خویش

کوئی اسکو یقین کرے یا نکرے مین نے اپنے لئے روپیہ کمانے کی تو کوشش کی وہ بھی تعزز کی نظر سے نہین بلکہ فارغ البالی کی غرض سے - شخصی عزت کی طرف سے میرا دل کچھہ ہمیشہ سے ایسا بجھا ہوا سا ہے کہ مین نے کبھی ایک لمحے کے لئے بھی اوسکا خیال نہین کیا - کیونکہ مین قومی عزت کے بدون شخصی عزت کو اصلی عزت نہین بلکہ عزت کا ملمع سمجھتا ہون - شخصی عزت تو درکنار مجھکو تو روپیہ سے بھی وہ خوشی نصیب نہین جو ایک معزز قوم کے آدمی کو ہوسکتی ہے اور ہوتی ہے - مال سے کیا متمتع ہوسکتا ہے وہ بدبخت جسکے بعض

۵۱ زیادہ سے زیادہ ۱۲ ۔ ۵۲ خالی پیٹ مین جو ذرا قرہو اوسکو اتری کا قل ھو اللہ پڑھنا کہتے ہین ۱۲ ۔ ۵۳ ہم عصر - ہم عہد ۱۲ ۔ ۵۴ جب اکثر لوگون کا ایک حال ہو تو کہا جاتا ہے کہ سب کا وہی حال ہے ۱۲ ۔ ۵۵ سب سے آگے بڑہ جانے کی خواہش ۱۲ ۔ ۵۶ دوسری قومون کے مقابلے مین ۱۲

معیبت مند رشتہ دار دلّی مین دستکاری سے اور بجنور مین کاشتکاری سے اپنا پیٹ پالتے ہین - ان سب کی دستگیری کرون اتنی توفیق نہین - انکی معیبت کا مطلقاً احساس نہ ایسا دل نہین - مین تو خیر ایک متوسط الحالت آدمی ہون - جو لوگ بڑی لمبی چوڑی شخصی عزتین رکھتے ہین مین تو اونکے عیش کو بھی ایسی کدورتون سے صاف نہین پاتا - کچھ اس طرح کا ٹیڑھا وقت آگیا ہے کہ اس زمانہ کے اسلام اور خوشدلی مین مانعة الجمع[1] کی سی نسبت قایم ہوگئی ہے بعض و قلیل ماہم[2] جنکو خوش ہونے کا موقع ہے خدا کا فرمودہ انما المؤمنون اخوة[3] انکو بھی چین سے نہین رہنے دیتا - لیکن دنیا کا کارخانہ اسیطرح چل رہا ہے کہ دنیا خوشی کی جگہہ نہین - خاص کر اس زمانے کے ہم مسلمانون کے لئے (الدنیا سجن المؤمن[4]) لیکن اسی مین لوگ خوشی بھی منا لیا کرتے ہین مگر میری طبیعت اسطرح کی واقع ہوئی ہے کہ خوشی سے بہت ہی کم متاثر ہوتی ہے ؎

جہان مین ہون غم و شادی بہم - ہمین کیا کام   دیا ہے ہمکو خدا نے وہ دل کہ شاد نہین

تاہم جیسی ناقص - ناتمام - ادھوری - اڈعائی - مصنوعی خوشی کسی مسلمان کو ہونی ممکن ہے مجھکو اسوقت حاصل ہے - کیونکہ مین اس عالیشان دلکش ہال مین ایسے معزز اور لایق اور باوقار آڈیئنس (حاضرین) سے خطاب کر رہا ہون - چار دانگ ہندوستان مین اس سے کہین زیادہ نمود اور تیاری کی اور بہت یادگارین مسلمانون کی ہین ؎

ازنقش و نگارِ در و دیوار شکستہ   آثار پدید است صنادید عجم را

لیکن یہ عمارتین ہمکو یاد دلاتی ہین بُرے یا بھلے شخصی ولولے - شخصی تقاضے مسلمانونکی

---

۱ منطق کی اصطلاح ہے - مطلب یہ ہے کہ اسلام اور خوشدلی یکجا نہین ہو سکتی ۱۲   ۲ ایسے کم ہین ۱۲

۳ مسلمان آپسمین بھائی بھائی ہین ۱۲   ۴ دنیا مسلمان کے لئے قید خانہ ہے ۱۲

ایسی شاندار قومی عمارت سارے ہندوستان مین شاید ہی ایک عمارت ہے جس مین اسوقت ہم لوگ جمع ہین - ملک کو فائدہ پہنچانے کے اور بھی طریقے ہین - مگر جس غرض سے یہ عمارت بنائی گئی ہے - قومی ہمدردی - قومی ترقی کا اصل اصول ہے - مین نے متعدد آدمیون کے منہ سے سُنا ہے کہ علیگڈہ محمدن کالج جسکا اسقدر ڈھنڈورا پیٹا جا رہا ہے - بلحاظ بر بنیت کے ایک کالج ہے اور بس - بیشک علیگڈہ محمدن کالج ایک کالج ہے اور بس - لیکن ہمارا اپنا مسلمانونکا جو فرق ملک و ستعار او جو تفاوت خویش و بیگانہ مین ہوتا ہے وہی اس کالج اور دوسرے کالجون مین ہے ۵

حقاکہ با عقوبت دوزخ برابر است		رفتن بپائمردی ہمسایہ در بہشت

جسکو اسلام کے ساتھ محبت ہے اس کالج کا نام ہی اوسکے گرویدہ کرنے کے لئے کافی ہے ولنعم ما قیل عشق بنی یمنی حب اللہ دار لاھلھا - وللناس فیما یعشقون مذاہب - یہ بالکل صحیح ہے کہ محمدن کالج کوانٹیٹی Quantity یا کوالیٹی Quality کسی اعتبار سے بھی مسلمانون کے درد کی کافی دوا نہین - لیکن کیون کافی نہین ؟ اسلئے کہ فنڈ نہین - فنڈ کیون نہین ؟ نہ اسلئے کہ مسلمانو نمین مقدور نہین - اس گئی گذری ہوئی حالتمین بھی اگر کرنے پر آئین تو بہت کچھہ بلکہ سب کچھہ کر سکتے ہین - مگر دبی زبان سے کہنا کیا ضرور ہے - سیدھی اور صاف اور سچی بات یہ ہے کہ فنڈ کا توڑا اسوجہ سے ہے کہ مسلمان نہین - میرا یہ کہنا آپ سب صاحبون کو ناگوار معلوم ہوگا بلکہ جو مسلمان سُنیگا اوسپر ضرور گران گزرے گا - اور مینے بھی بڑی ہی مجبوری سے یہ الفاظ مُنہ سے نکالے ہین لیکن انشاء اللہ تعالی پانچ منٹ نہین گزرنے پائینگے

---

۵ میری عادت یون ہے کہ جن لوگون کو دوست رکھتا ہون اُنکی وجہ سے اونکے شہرون کو بھی دوست رکھنے لگتا ہون - عشق مین اپنا اپنا شیوہ ہی تو ہے ۱۲ ۵۲ مقدار ۱۲ ۵۳ صفت ۱۲ ۵۴ رقم ۱۲

کہ مین آپ لوگون کے مُنہ سے نہین تو دل سے ضرور اس بات کو تسلیم کرا لونگا - اس کہنے سے کہ مسلمان نہین خدانخواستہ میرا یہ مطلب نہین کہ کسی کی تکفیر کرون - میرے مذہب مین کسی کی تکفیر خود کفر ہے - اور کلیۃً مسلمان نہین ہین - مین اپنے تئین بھی مستثنے نہین کرتا - سمجھکو معلوم ہے کہ اس ہندوستان مین ہم پانچ کرور سے زیادہ ہی زیادہ مسلمان ہین اور ان پانچ کرور مین ہزارون نہین تو سیکڑون رنگ ہین - شیعہ ہین - جنکی عزاداری سے ظاہر ہوتا ہے کہ جہان نسل پیغمبر مین سے چھوٹون کسیکا پسینا گرے وہان یہ چون بے دریغ اپنا خون بہانے کو موجود ہین - سُنّی ہین - آئمین مشائخ ہین - علماء ہین - وہابی ہین[51] - ذوالئین ہین - مقلد ہین - غیر مقلد ہین - اور دی لاسٹ دوناٹ دی لیسٹ (The last though not the last) بڑے غل غپاڑے - بڑے شور وشغب - بڑے دم دعوے اور بڑے جوش وخروش کے نئی قسم کے مسلمان نیچری ہین سید احمد خان کی اُمّت[52] لیکن جو جس شان مین ہے فی زعمہ[53] اسلام پر فدا ہے - کُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَیْہِمْ فَرِحُوْنَ[54] - مگر محال عقل ہے کہ اتنے آدمی حقیقت مین سچے مسلمان ہون بلکہ انکے آدھے تہائی چوتھائی کا کیا مذکور ہے - نہین ایک چھوٹی سی کسر اعشاری کی برابر بھی سچے مسلمان ہون جیسا کہ مُنہ سے کہتے ہین اور اسلام یون ٹھوکرین کھاتا پھرے - یہ ایک مسلمان کی کوششون کا نتیجہ ہے کہ آج دوسرے ملکون کا ذکر نہین اس کفرستان ہند مین پانچ کرور آدمی اُنکا کلمہ بھرتے ہین اور تا قیام قیامت بھرتے رہین گے وَلَوْ کَرِہَ الْکَافِرُوْنَ[55] - مگر وہ مسلمانون مین فرد اکمل تھے نہ اُن جیسا ہوا اور نہ ہوگا - مَا کَانَ مُحَمَّدٌ[56] اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِکُمْ وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیِّیْنَ - اُنھون نے

---

[51] ضالّین کے پڑھنے کے دو طریقون کی طرف اشارہ ہے ۱۲ [52] سب کے بعد گو وقعت مین کسی سے کم نہین ۱۲
[53] اپنی پندار مین ۱۲ [54] ہر شخص اپنے خیال مین مست ہے ۱۲ [55] اگرچہ کافرون کو بُرا لگے ۱۲
[56] محمد تم مردون مین سے کسی کے باپ نہین وہ تو خدا کے رسول ہین جنپر رسالت کا خاتمہ ہوگیا ۱۲

اپنی سچائی کے بل بوتے پر معدودے چند کو اپنا ہم خیال بنایا- بس اگر مسلمان تو سچے ہو

تو وہ تھے خیرالقرون[51] قرنی- جو نہ ہماری طرح صرف زبان سے اسلام پر فدا تھے- بلکہ

انھون نے اسلام کے لئے گھر چھوڑے- اہل و عیال چھوڑے- مال و اسباب چھوڑے

عیش و آرام چھوڑے- دنیا کے کام کاج چھوڑے- مین قرآن کی ایک آیت پڑھتا ہون جس سے

معلوم ہوگا کہ مسلمان کی کیا پرکھ ہے- قل ان کان اباؤکم وابنائکم واخوانکم وازواجکم

وعشیرتکم- واموال اقترفتموھا وتجارۃ تخشون کسادھا- ومساکن ترضونھا-احب

الیکم من اللہ ورسولہ وجھاد فی سبیلہ فتربصوا حتی یاتی اللہ بامرہ واللہ لا یھدی القوم

الفاسقین- اللہ اللہ کیا بیان ہے- کیا جامعیت ہے کیا احاطہ ہے کہ ان چند لفظون مین

دنیا و مافیہا سب کو سمیٹ لیا ہے- پیغمبر تو فرماتے ہین کہ اگر تم کو خدا اور اوسکے رسول اور خدا

کی راہ مین جہاد لڑنا اپنے سے باپ اور بیٹے اور بھائی اور بیبیان اور کنبے قبیلے کے لوگ

اور مال جو تُنے کمائے ہین اور سوداگری جسکے مندا پڑ جانے کا ڈر ہے اور گھر جنکو تم پسند کرتے ہو

غرض یہ چیزین تمکو خدا اور رسول سے زیادہ پیاری ہین تو اچھا ٹھیرے رہو اور خدا کے حکم کا

انتظار کرو- یارو- منہ سے کہنے کی سند نہین- معاملہ خدا کے ساتھ ہے یعلم[52] خائنۃ الاعین

وما تخفی الصدور ہے- کوئی ایک تو بولا دیکھو- کہ اس جانچ مین پورا اُتر سکتا ہے- اگر یہہ

اسلام ہے (اور اگر کا کیا محل ہے حقیقت مین اسلام اسی کا نام ہے) تو مین اپنی نسبت پکارے

کہتا ہون کہ مجھکو اسلام کے ساتھ ادنیٰ ملابست بھی نہین- اور ہونے کی امید بھی نہین مین

کسی دوسرے کے دل کا حال نہین جانتا اور نہ کوئی کسی کے دل کا حال جانتا ہے- مگر جہانتک

---

[51] اہل زمانہ مین سب سے بہتر میرے ہمعصر- ۱۲

[52] آنکھون کی چوری اور دلون کے راز اوسکو سب معلوم ہین ۱۲

ظاہری اعمال وافعال کی بنا پر تحرّی اور فراست کیجا سکتی ہے مین تو ایسا ہی سمجھتا ہون کہ پیتے ہم
سلمے تو ملے - عنقا کا پتا لگے تو لگے - کیمیا کا نسخہ دستیاب ہو تو ہو مگر قرن اول بلکہ ثانی بلکہ ثالث
بلکہ رابع کے سے مسلمان خدا پیدا ہی نہین کرتا - ہون تو کہان سے ہون - جیسے قرون اولی کے
سچے پکے مسلمان تھے - جیسے پاک اونکے دل تھے - ویسا ہی اونکے وقت کا اسلام تھا -
جملہ ادیان پر غالب معزز - موقّر - محترم - غنی - جیسے ہم دوسرے منزل الفقیدہ نام کے مسلمان
ہین - جیسے ناپاک ہمارے دل ہین ویسا ہی ہمارے زمانہ کا اسلام ہے مغلوب - ذلیل - خوار محتاج [٥١]

جسکو اسوقت مین اسلام کا دعوی ہے کمال	دیکھتا ہو نہین اب اسے ذوق یہ اونکا احوال
جسطرح سے کہ ہنسا دینے کو بے دینون کے	نقل کرتا ہو مسلمان کی کافر نقّال

اسلام ایک مفہوم کلی ہے - کوئی چیز منفرد مستقل بالذات موجود فی الخارج نہین - وہ ہم سے ہے
اور ہمارے ساتھ قایم ہے - ہماری ہی عزت اوسکی عزت ہے - اور ہماری ہی ذلت اوسکی
ذلت ہے - اور اسمین بھی شک نہین کہ عزت اور ذلت سے دنیاوی عزت اور ذلت مراد ہے -
وہ دنیاوی ہی عزت تھی جسپر قرون اولی کے مسلمان مرتے تھے - جسکے لئے تمام زحمتین اوٹھاتے
تھے - یہود پر خدا کا قہر نازل ہوا - تو وہ دنیاوی ہی عزت تھی جو اونسے ہمیشہ کے لئے سلب
کرلیگئی - ضربت[٥١] علیہم الذلة والمسکنة وباؤ بغضب من اللہ - اب پرانے فیشن کے مولوی
ہمکو سمجھاتے ہین کہ [٥٢] وللہ العزة ولرسولہ وللمؤمنین سے اخروی عزت مراد ہے - اسطرح
کی تعلیم نے دوڑتے ہوئے مسلمانون کو کھڑا کر دیا - کھڑے ہوؤن کو بٹھا دیا - بیٹھے ہوؤنکو
لٹا دیا - لیٹے ہوؤن کو سلا دیا سوائے ان مولویون کے اور سوائے چند سادہ لوح مسلمانون کے
جو ان کٹھ ملاؤن کے دام تزویر مین ایسی بری طرح پھنستے ہین جیسے دلدل مین گدھا -

٥١ لادی گئی اونپر ذلت اور مفلسی اور نازل ہوا اونپر خدا کا غضب ١٢
٥٢ عزت خدا کی اوسکے رسول کی اور مسلمانون کی ١٢

کہ اس گروہ کے نزدیک اسلام نہ کبھی ضعیف ہوا ہے نہ ہوگا۔ باقی ساری دنیا۔ اپنے اور پرائے دوست اور دشمن سب جانتے اور مانتے ہین کہ ضعف اسلام حد غایت کو پہنچ گیا ہے۔ ابتدائی شیوع مین بھی اسلام ضعیف تھا۔ مگر اوسوقت ضعف قلت تھا اور اب ضعف علت ہے۔ اوسوقت مسلمان کم تھے۔ اور جو تھے یا پہلے سے بیمقدور تھے۔ یا اسلام کی وجہ سے انکو بڑے مالی نقصان پہونچے تھے۔ غرض نہ تو اعوان و انصار تھے۔ اور نہ کچھ ایسے مالدار تھے۔ نتیجہ اس خستہ حالی کا یہ تھا کہ جو ضعفا تھے اونکی مصیبت کی کچھ انتہا نہ تھی۔ حضرت بلال کے حال مین لکھا ہے کہ یہ امیہ بن خلف کے غلام تھے۔ وہ ظالم صرف اسلام کی وجہ سے انکو گرمی کے دنون مین (اور گرمی بھی مکّہ کی گرمی) جلتے ہوئے کنکرون پر لٹاکر اوپر سے بھاری پتھر رکھدیتا اور سارے سارے دن اسیطرح انکو دہوپ مین لٹائے رکھتا۔ مگر اللہ رے صبر اور اللہ رے استقلال کہ شام کو رہائی پاتے تو اپنا وہی احد احد[۱] کا راگ گاتے۔ بعض ان نو مسلمون مین ایسے بھی تھے جنکو اونکی مقدرت وجاہت۔ رعایت یا حمایت کی وجہ سے کفار زیادہ ایذا نہین دیسکتے تھے۔ بس ان ہی کو کسیقدر مطمئن سمجھ لو۔ جب پیغمبر صاحب نے دیکھا کہ مسلمانون کو امن نہین۔ انکو مقاومت کفار کی قدرت نہین۔ تو آپ نے ہجرت اولیٰ کی اجازت دی۔ اور جس جس سے نکلتے بن پڑا نجاشی کی عملداری مین چلا گیا۔ قرن اول کے مسلمانون کے ساتھ ہمکو اور کسیطرح کی مماثلت نہین تو یہی ایک بات سہی۔ کہ اونھون نے بھی ایک نصرانی بادشاہ کے پاس پناہ لی تھی اور ہم بھی امپرس وکٹوریا کے مستامن ہین ؎

گرچہ خوردیم نسبتی است بزرگ	ذرّۂ آفتاب تابانیم

ترک وطن کچھ آسان کام نہین۔ ہجرت اولیٰ پر بھی بہتیرے مسلمان تھے جو نہ نکل سکے۔ اور کفار مکّہ

[۱] یعنی خدا ایک ہے کوئی اوسکا شریک نہین ۱۲

کے ہاتھ سے بدستور ایذائین اوٹھاتے رہے یہانتک کہ پیغمبر صاحب کے قتل کے مشورے ہونے لگے
له
واذ یمکر بك الذین کفروا لیثبتوك او یقتلوك او یخرجوك ویمکرون ویمکر الله والله
خیر الماکرین۔ آخر کار مجبور ہوکر پیغمبر صاحب کو بھی مکہ چھوڑنا پڑا۔ توکسطرح کہ رات کے وقت چھپکر
بے سروسامان حضرت ابوبکرؓ کو ساتھہ لے رستہ کتراتے ہوئے مدینے جا پہونچے۔ جب
مکّے سے پیغمبر صاحب کے پانون اکھڑے تو اونھون نے بہت چاہا کہ مکّے کے آس پاس کہیں
لگا رہون۔ کیونکہ مکہ بڑی شہر زیارتگاہ ہے۔ اسکے قرب مین اسلام کی منادی کا خوب موقع
ملتا ہے اور اسی غرض سے پہلے طائف گئے۔ وہانکے لوگون نے بے حرمتی کی اور مار کر نکالدیا
مدینے کے لوگ دینی اور دنیاوی ضرورتون سے مکّے آتے جاتے رہتے ہی تھے اور پیغمبر صاحب کے
مواعظ سُنکر پہلے سے ایمان لاچکے تھے اونھون نے پیغمبر صاحب کو ہاتھون ہاتھہ لیا۔
مہاجرین حبشہ پیغمبر صاحب سے آملے۔ اب پیغمبر صاحب کو کفار کی ایذادہی سے پوری پوری
تو نہین مگر پھر بھی بہت کچھ نجات ملی۔ پوری پوری نجات کیونکر ہوسکتی تھی۔ ادہر تو ضعفاء مسلمین
جنمین عورتین اور بچے بھی تھے مکّے مین گرفتار عذاب تھے۔ ادہر ہرچند انصار یعنی اہل مدینہ نے
مہاجرین کی خاطرداری اور مدارات مین کسیطرح کی کمی نہین کی۔ مگر اس خدائی لشکر کو خدا کے سوا
کون سنبھال سکتا تھا۔ انصار کی حالت مہاجرین سے بہتر تھی مگر اسیقدر کہ مہاجرین کے پاس رہنے کو
جھونپڑا تک نہ تھا اور انصار غریبا مئو گھر کے مکان رکھتے تھے۔ مہاجرین بے معاش محض تھے۔
انصار بعض کھیتی کرتے تھے بعض کو باغون کی آمدنی تھی۔ مہاجرین گھر سے بے گھر اہل وعیال سے
بچھڑے ہوئے پردیس مین آکر پڑے تھے۔ انصار وطن اور کس رکو مین تھے۔ ہم اپنے ہندوستان
مین دیکھتے ہین کہ جوگیون اور سنّاسیون کے گروہ کے گروہ دیہات مین دورہ کرتے پھرتے ہین

له اور یاد کرو وہ وقت کہ کافر تیرے لئے تدبیرین کررہے تھے کہ تجھکو پکڑ رکھین یا مار ڈالین یا نکالدین۔ وہ بھی تدبیرین لگے تھے
اور اللہ بھی تدبیر مین لگا تھا۔ اور اللہ سب سے بہتر تدبیر کا کرنیوالا ہے ۔۲

جس گانْون مین دو دن کے لیئے بھی ٹھیر جاتے ہین اُنکی بزرگ داشت مین گانْون والون کا گھر
لُٹ جاتا ہے۔ کیا حال ہوا ہوگا انصار کا جنکے سر پر سیکڑون مہاجر لدے ہوئے پڑے رہے۔
دو دن چار دن نہین مہینون برسون۔ غرض کچھ عجب طرح کا ابتلا و آزمایش کا وقت تھا کہ جو مسلمان
جہان تھا مصیبت مین تھا۔ کچھ تو مکّے مین گھرے ہوئے تھے جنکی تکلیفون کی حد و غایت تھی
کچھ مدینے مین تھے۔ جو مہاجر تھے اونمین اکثر کا یہ حال تھا کہ پیٹ کو روٹی نہین۔ تن کو کپڑا نہین
بیٹھنے کو گھر نہین۔ جی کے بہلانے کو زن و فرزند نہین۔ غمگساری کو یگانہ و قرابتمند نہین۔ عن ابی
هریرة قال لقد رایت سبعین من اصحاب الصفة ما منهم رجل علیه رداء اما ازار واما
کساء قد ربطوا فی اعناقهم فمنها ما تبلغ نصف الساقین ومنها ما تبلغ الکعبین فیجمعه
بیده کراهة ان تری عورته۔ رہے انصار اونکی یہ کیفیت تھی کہ بھائی ہے دونی اور مہاجرین ملاکر
آپھرسے دس۔ اونسے نہین ہوسکتا تھا کہ مسلمان کہلائین اور دینی بھائیون یعنی مہاجرون سے
آنکھین چرائین۔ پس کھاتے تو سب ملکر کھاتے ورنہ آپ بھی بھوکے رہجاتے۔ لیکن اسلام
ان ہی مصیبتون ان ہی تکلیفون۔ ان ہی مزاحمتون۔ ان ہی مخالفتون مین جڑ پکڑ چکا تھا۔
مین چاہتا ہون کہ جس تدریج کے ساتھ اسلام نے ترقی کی ہے اوسکی کوئی مثال بیان کرون
خلق انسان سے بہتر کوئی مثال سمجھ مین نہ آئی۔ جس تدریج کے ساتھ انسان بنا ہے۔
سورۂ مومنون مین مذکور ہے۔ ولقد خلقنا الانسان من سلالة من طین ثم جعلناه نطفة
فی قرار مکین ثم خلقنا النطفة علقة فخلقنا العلقة مضغة فخلقنا المضغة عظاما فکسونا
العظام لحما ثم انشاناه خلقا اخر فتبارک الله احسن الخالقین۔ اس آیت مین خلق انسان

۵۱ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ مین نے اصحاب صفہ مین سے ستر آدمیونکو اس حال مین دیکھا کہ یا ایک چادر اوڑھے ہین یا ایک کملی اور اوسکو گردن مین باندھ رکھا ہے سو بعض کی تو آدھی پنڈلیون تک اور بعض کے ٹخنون تک اور ستر عورت کیئے تھے اوسکو دونون ہاتھون سے روکے ہوئے تھے

۵۲ ہمنے آدمی کو پیدا کیا مٹی کے لب لباب سے پھر اسکو نطفہ بناکر محفوظ جگہہ مین رکھا پھر نطفے سے پھٹکی پیدا کی پھر پھٹکی سے لوتھڑا پھر لوتھڑے کو ہڈیان بنائین پھر ہڈیونکو گوشت سے مڑھا پھر اوسکو دوسرا مخلوق بنا کھڑا کیا۔ پس اللہ بڑا برکت والا ہے سب سے بہتر پیدا کرنے والا۔

کے سات درجے بتائے ہین- اگر اسلام کو جنین سے تشبیہہ دیجائے تو مین ایسا سمجھتا ہون کہ شروع سے بدر کی لڑائی تک وہ پہلے پانچ درجے طے کرچکا تھا- غرض اسکی فارمیشن یعنی بناوٹ کا اکثر اور ضروری حصہ ضعف اور مغلوبیت کے زمانے مین واقع ہوا- حبشے اور مدینے کی ایک چھوڑ دوہری دوہری ہجرتین جسکا دوسرا نام جلاوطنی ہے- طائف کا واقعہ- مسلمانون کا عموماً اور ضعفاء مسلمین کا خصوصاً کفار مکہ کے ہاتھون سے انواع و اقسام کی اذیتین اوٹھانا- مہاجرین مین سے اوس گروہ کا جو اصحاب صُفّہ کہلاتے تھے نہایت درجے کے فقر و فاقے کے ساتھہ زندگی بسر کرنا انصار کی زیرباری- یہ سب واقعات تاریخی ہین- اسپر کہا جاتا ہے کہ اسلام بزور شمشیر پھیلایا گیا سبحانک[1] ھذا بہتان عظیم- اب ہم اوسوقت کے اسلام کو اسوقت کے اسلام سے یعنی اوسوقت کے مسلمانونکی حالت کو اسوقت کے مسلمانونکی حالت سے مقابلہ کرتے ہین- ممکن نہین کہ ہم اُن جیسے مسلمان ہوسکین- اونہون نے پیغمبر صاحبؐ کو آنکھون سے دیکھا- ہمنے کانون سے سُنا ؎

ترا دیدہ و یوسف را شنیدہ	شنیدہ کے بود مانند دیدہ

یون آنکھہ اور کان مین چند انگل کا فاصلہ ہے مگر دیکھے اور سُنے ہوئے مین گزون کا تو ضرور اور کبھی کوسون کا بھی- عبداللہ بن سلام فرماتے ہین کہ جس روز پیغمبر صاحبؐ اوّل بار مدینے مین تشریف لائے تو سارے مدینے مین غُل تھا اور لوگ حضرتؐ کے دیکھنے کو جوق جوق اُمڈے ہوئے چلے جاتے تھے- مین اُسوقت تک مسلمان نہین ہوا تھا (عبداللہ بن سلام کہتے ہین- مین نہین کہتا کبھی مجھکو سمجھہ جاؤ) مین نے کہا کہ چلون دیکھون تو سہی کیسے پیغمبر ہین- جاکر دیکھا تو بے اختیار میرے دلمین آیا واللہ[2] ما ھذا بوجہ کذاب ؎

در دل ہر امتے کز حق مزہ است	روی و آواز پیمبر معجزہ است

[1] سبحان اللہ اس سے بڑھکر بھی اور کوئی بہتان ہوگا ۱۲ [2] خدا کی قسم اس شخص کے چہرے سے ظاہر ہوتا ہے کہ جھوٹ کہنے والا نہین ۱۲

یہ اور ایسی اور چند در چند مصیبتین ہین جو ہمکو نصیب نہین ہوسکتین - بس یہی ایک بات ہے اختیاری
خارج جسمین ہم قرون اولی کے مسلمانون سے ہیٹے ہین لیکن جیسے ہم قرون اولی مین ہونے کی نعمت
سے محروم رہے ویسے ہی آفت ابتلا سے بچے - کیا اوسوقت کا اسلام آج کل کیطرح سچ ان کا کھیل تھا
کہ کلمہ پڑھ لیا - اور لٹی سیدھی چار ٹکرین مارلین - لگے فردوس برین کے خواب دیکھنے - ام حسبتم[۵۱]
ان تدخلوا الجنۃ ولما یاتکم مثل الذین خلوا من قبلکم مستھم البأساء والضراء
وزلزلوا حتی یقول الرسول والذین امنوا معہ متی نصر اللہ - اسی بھی تو ہی ترا اس ضمون
کی ایک آیت اور ہے - احسب[۵۲] الناس ان یترکوا ان یقولوا امنا وھم لا یفتنون ولقد فتنا الذین
من قبلھم فلیعلمن اللہ الذین صدقوا ولیعلمن الکاذبین - بڑے شکر کا مقام ہے کہ ہم
ایسے امتحانون مین نہین پکڑے گئے ورنہ خدا کی قسم کتنے کافر ہوگئے ہوتے - اس مقام پر مجھکو
ایک بات یاد آئی کہ مین ایک شہر مین ڈپٹی کلکٹر تھا اور وہان شیعہ کسیقدر زیادہ تھے - آیا محرم
تو شیعہ عزاداری کی بڑی بڑی تیاریان کرنے لگے - مین بھی مجالس مین بلایا جاتا تھا - اور
یہ سمجھکر بے عذر شریک ہوتا تھا کہ گھر پر میرا وقت کونسے نیک کامون مین صرف ہوتا ہے - یہی تو کہ
ان مجلسون مین رلانے کے لیئے اکثر جھوٹی اور ضعیف روایتین بیان کیجاتی ہین - مگر آخر ایک
مذہبی رنگ تو ہے - ایک دن ایک مجلس مین خوب ہی رقت ہوئی میرے پہلو مین ایک صاحب
بیٹھے تھے وہ سب سے زیادہ روتے تھے اور بار بار کہتے تھے - یالیتنی[۵۳] کنت معھم - یالیتنی کنت معھم

---

۵۱ کیا تمکو یہ خیال ہے کہ جنت مین جا داخل ہوگے اور تمکو اگلے لوگونکا سا معاملہ پیش نہین آیا کہ انکو تکلیفین اور مصیبتین پہنچین
اور لڑکھڑا اٹھے یہانتک کہ رسول اور جو اوسکے ساتھ ایمان لائے تھے بول پڑے کہ دیکھین خدا کب مدد بھیجے ۱۲
۵۲ کیا لوگون کو یہ خیال ہے کہ فقط اتنا کہنا کافی ہے اور اونکو آزمایا نہ جائے گا - اگلون کی تو آزمایش
ہو ہی لی پرلی تو ضرور ہے کہ خدا سچون کو جانکر رہے اور جھوٹون کو بھی جانکر رہے ۱۲
۵۳ اے کاش مین انکے ساتھ ہوتا ۱۲

مجھکو یہ انکا یالیتنی کنت معہم کا رٹنا بہت ہی بُرا معلوم ہوتا تھا - کیونکہ اوس سے استماع مین خلل واقع ہوتا تھا - اور چونکہ وہ ضمیر ھُم کا مرجع معین نہین کرتے تھے - مین اپنے دلمین کہتا تھا کہ یہ کیا بیہودہ آرزو ہے - کون میان سکتا ہے کہ تم اوسوقت ہوتے تو کیا کرتے آخر فریق مقابل بھی تو اپنے تئین مسلمان ہی کہتا تھا ؎

اترجوا امۃ قتلت حسینا		شفاعۃ جدہ یوم الحساب	
فلا واللہ لیس لھم شفیع		وھم یوم القیمۃ فی العذاب	

جب دوسرے ذاکر صاحب (یعنی لکچرار کیونکہ نئی روشنی والے تعلیم یافتہ ذاکر کو کہا جانا نہین) ممبر پر تشریف فرما ہوئے تو رات گئی تھی زیادہ مین اُٹھ آیا - میرا آنا تھا کہ وہان مارکٹائی ہوئی پولیس نے بہت سے لوگون کا چالان کیا اونمین وہ یالیتنی کنت معہم بھی تھے - اونھون نے لکھوایا کہ مین اس مجلس مین گیا ہی نہین - مین نے سُنکر کہا کہ اسی برتے پر آپکو معرکہ کربلا مین ہونیکی آرزو تھی - الغرض خدا کا کوئی فعل حکمت اور مصلحت سے خالی نہین - جیسے ہمارے دل بودے ہماری ہمتین پست - ہمارے ارادے متزلزل - ہمارے ایمان ضعیف ہین - ویسے ہی زمانہ مین ہمکو پیدا بھی کیا گیا ہے کہ پردہ ڈھکا چلا جاتا ہے - جیسے اُسوقت کے مسلمانون کے اجر بڑے تھے ویسی ہی اُنکی ذمہ داریان بھی سخت تھین ع جنکے رتبے ہین سوا اُنکو سوا مشکل ہے * مین نے جو قرن اولی کے مسلمانون کا تذکرہ کیا تو اس غرض سے کہ باوجودیکہ اونکی ذمہ داریان بہت سخت تھین مگر وہ لوگ کچھ ایسے مضبوط ارادون کے تھے کہ کڑے سے کڑے (**مولوی فریدالدین صاحب** پریزیڈنٹ ساکن کڑہ مانک پور کی طرف مخاطب ہوکر) آپکا وطن کڑہ مراد نہین اور نہ میرحسن کی مثنوی کا کڑہ ع کڑے سے کڑے کو بچاتی چلی * بلکہ میری مراد سخت سے سخت

ف جن لوگون نے حسینؑ کو قتل کیا کیا اسکے امید وار ہین کہ اُنکے نانا قیامت کے دن اونکی شفاعت کرینگے ۱۲ ف بخدا وہ اونکی شفاعت کرنے والے نہین اور اونکو قیامت کے دن عذاب ہوگا پر ہوگا ۱۲

امتحان مین بھی کامل العیار نکلتے تھے - اُنکے مقابلے مین بہت سی باتون مین ہماری ہی جیت ہے ہم اونسے شمار مین بے انتہا زیادہ ہین - امن و عافیت سے اپنے گھرون مین بیٹھے ہین - کامل آزادی کے ساتھ اپنے فرائض مذہبی کو ادا کر سکتے ہین - مہاجرین کا کوئی لشکر ہمارے سر پر نہیں پڑا کہ ہمکو لوٹے کھاتا ہے - کسی جیش کی تجہیز ہمارے ذمہ نہین پشتنین گذر گئین کسی کی نکسیر تک نہین پھوٹی - ہم اگر مفلس و محتاج ہین تو یہ ایک اسراف کی سزا ہے - دو سری قومین ہمسے بہت زیادہ مالدار ہین - زندگی کے مصارف بڑھ گئے ہیں - مگر پھر بھی قرون اولی کے مسلمانون سے ہمارا غنا نہین بڑھ چڑھ کر ہے - نصاب زکوٰۃ سے ہم اونکے تمول کا اندازہ بخوبی کر سکتے ہین - اونہین چالیس روپیہ کسی کے پلّے ہوئے تو غنی سمجھا جاتا تھا - اب چار چار پانچ پانچ چالیس والے کو بھی کوئی نہین پوچھتا - خلاصہ یہ کہ نہ معذوری ہے نہ مجبوری ہے - نہ بیمقدوری ہے وہی ایک چیز کا ٹینا ہے کہ وہ اسلام نہین - اونسے کچھ بحث نہین جو نہین سمجھتے یا نہین کر سکتے - معارضہ تو اُنسے ہے جو سمجھتے ہین اور کر بھی سکتے ہین اور پھر کچھ نہین کرتے یا کرنا چاہئیے مگر اور کرنے مین چھٹانک وہ بھی بہ ہزار مشکل - کانما یساقون الی الموت وهم ینظرون[۱] - قرون اولی کے مسلمان جو اعلاے کلمۃ اللہ کے پیچھے اپنی جانین کھپاتے تھے - آخر وہ کلمۃ اللہ تھی کیا چیز - کیا اہرام مصر کی طرح کا کوئی مینار تھا جسکے بلند کرنے کی فکر مین تھے - جیسے ان دنون فرانس اور امریکہ کے لوگ یا کوئی جھنڈا تھا - اعلاے کلمۃ اللہ - سواے اسکے کچھ نہ تھا کہ مسلمانون کا بول بالا ہو - حکومت ہو تو انکی ہو - دولت ہو تو انکی ہو - عزت ہو تو انکی ہو - شان ہو تو انکی ہو - مین پوچھتا ہون کہ کیا مسلمانون کو اب حکومت اور دولت اور عزت اور شان درکار نہین - کیا واقع مین جیسا دہی اولڈ فیشن کے مولوی سکھاتے سمجھاتے ہین - ان چیزون کے لئے کوشش

[۱] گویا موت کی طرف دھکیلے جاتے ہین اور دیکھ رہے ہین ۱۲

کرنے سے ایمان جاتا رہتا ہے۔ دنیا ان ہی چیزون سے عبارت ہو اور جبتک دنیا مین رہنا ہے ہم کیا کوئی بھی ان چیزون سے بے نیاز نہین ہو سکتا۔

اس سے بڑھکر بھی کوئی تعجب کی اور بات ہوگی کہ ان چیزون کے لیے کوشش کرنا قرون اولیٰ مین اعلیٰ درجے کا ایمان سمجھا جاے اور ہمارے زمانے مین۔ کفر یا گناہ۔ نہین معلوم مولویون کی تعلیم کا اثر ہی یا خود نفوس مین دناءت آگئی ہے کہ اسوقت کے مسلمان۔ سبیل اللہ۔ کلمۃ اللہ۔ اور اسلام عمومی سے کچھہ غرض ہی نہین رکھتے۔ اور ایسے فارغ اور بیفکر ہو کر بیٹھے ہین کہ گویا اس باب مین اُنکو کچھہ کرنا ہی نہین۔ جسکو دیکھو اپنی ہنڈیا کی خیر منا رہا ہے۔ اور دوسرے مسلمانون کے بڑنے سے اُسکے کان پر جون نہین چلتی۔ یہ بات ہر ایک کی سمجھہ مین آنے کی نہین ہے بلکہ مین تو کہتا ہون کہ ہم مین سے کوئی بھی نہین سمجھتا۔ الا ماشاء اللہ[۱]۔ کہ قومی ترقی ایسی برکت ہے جس سے اُس قوم کا کوئی فرد محروم نہین رہ سکتا۔ قوم بھی ایک مجموعۂ اشخاص کا نام ہے۔ یہ تو نہ کبھی ہوا ہے اور نہ ہو سکتا ہے کہ کسی قوم کے تمام اشخاص کی حالت کسی ایک بات مین بھی یکسان ہو جاوے۔ تفاوت حالات منجانب اللہ ہے۔ اور دنیا اور دین دونون کا مدار کار اسی پر ہے۔ پس جب ہم قوم پر من حیث القوم کسی بات کا حکم لگائین تو اُسکے یہی معنی ہوتے ہین کہ دوسری قومون کے مقابلے مین اُس قوم کے اکثر افراد کا یہ حال ہے۔ انگریزون کے تمول کی مثالین دیکھہ دیکھکر اور سُن سُنکر (مسلمان تو ایسے کیون ہونے لگے تھے) ایک بنگالی یا پارسی ملونیر یعنی لکھہ پتی کی بھی آنکھین پھٹی کی پھٹی اور مُنہ کُھلا کا کُھلا رہ جائے۔ کیا تم سمجھتے ہو کہ اونمین غریب نہین۔ ایک وہ ہین کہ سلطنتون کو مول لیکر چھوڑ دین اور اوسی شہر مین بلکہ اُنھین کے پڑوس مین وہ بھی ہین جنکی مصیبت ہم کو اپنے ہی دکھڑے سے فرصت نہین۔ کون بیان کرے۔ ہان تو میرے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ

[۱] مگر جب کہ خدا چاہے ۱۲

اگر مسلمان سب نہین (اور سب تو ہو بھی نہین سکتے) بلکہ اونمین سے اتنون کی حالت بھی درست ہو جاتی کہ اونکی وجہ سے قوم پر وقعت کی نگاہ پڑنے لگتی (اے خدا! کب وہ دن ہوگا - پس از سہ من - کن فیکون شدہ باشد) تو جو لوگ خستہ حال رہ جاتے وہ بھی سر بزرگان قوم کی شادحالی سے ڈرکٹلی Directly (بلاواسطہ) یا انڈرکٹلی Indirectly (بواسطہ) فائدہ اوٹھاتے پڑا یکھاتے - ہندوستان مین کوئی انگریز اگر لوفر بکڑ لابھی ہے تو کہلائیگا صاحب ہی - یہ ہے تعزز قوم - کہ انگریز اور صاحب دو لفظ ہوگئے ہین متادف ہمدگر - ہماری گئی گذری قومی عزت کی یادگار ابھی تک گفتگو مین باقی چلی جاتی ہے - کہ ہندو ہم مسلمانون کو - میان لوگ پکارتے ہین - لیکن جب مسلمان اپنی عزت کو خود نہین سنبھالنا چاہئے تو بزرگون کی حاصل کی ہوئی عزت بزرگون کے ساتھ گئی گذری - اب اس بات کا خیال کرنا بھی داخل بے عزتی ہے - ہمارے رفارمر جہان اور تدبیرین کرتے ہین انمین سے ایک یہ بھی ہے کہ مسلمانون کو انکے بزرگون کی عظمت یاد دلائی جاتی ہے - بیشک غیرت کے مشتعل کرنے کو یہ دیواسلائی بہت ہی مناسب تھی - مگر مین دیکھتا ہون تو بزرگون کے کارنامے سنکر مسلمان بجاے اسکے کہ اپنے تئین خیر الاخلاف بعد الاسلاف[ل] - وردی آف دیر فورفادرز بنانے کی کوشش کرین - اولٹے شیخی مین آجاتے ہین - اور شیخی ایسی بری بلا ہے کہ جتنے رفارمر اب ہین وہ اور عشر امثالہ معہم سب ملکر ایک انچھ بھی تو مسلمانون کو ترقی کیطرف نہین کھسکا سکینگے - مین دیکھتا ہون کہ مسلمانون کے مادے اس مہلک بیماری کے اخذ کرنے کو تیار ہین - پھر انگریزی تعلیم جو شرط معاش شرط آبرو ثواب ہے - کوئی دن جاتا ہے کہ شہ تا زندگی ہونے والی ہے - خدا جانے کیا آفت ہے - جسکو چھوگئی اپنے آپے سے باہر

ل اگلون کے بعد بہتر پس ماندے ۔

ہو جاتا ہے - حتی کہ بقولات کے کھانیوالے ہندو دیکھو تو کیا آپڑ رو مچارہے ہین - ہر ایک
خیر خواہ اسلام کا فرض ہے کہ مسلمانون کو اس پہلو پر نہ آنے دے - اور انکو سمجھائے کہ ساری بڑائی
اور فوقیت تو سلطنت کی ہے وہ تو گئی اور ایسی گئی جیسے گدھے کے سر سے سینگ - اب اوسکی
یادگار تازہ رکھنے سے ہمکو کوئی نفع نہین - ہمکو اور ہماری نسلون کو محکوم ہوکر رہنا ہے -
انگریزون نے بزور شمشیر ہم سے مُلک لیا ہے - ہمارا کوئی حق اونپر نہین - اگر انگریز ہماری ساتھ
ویسی مدارات کرین جیسی فرعون - بنی اسرائیل کے ساتھ کرتا تھا یذبح ابناءھم ویستحی نساءھم
تو ہم ان کا کیا کر سکتے ہین - مگر نہین جیسا خدا یتعالی اپنی نسبت فرماتا ہے کتب علی نفسه الرحمة اوسکی
رحمت کا پرتو ہے کہ انگریزون کو انصاف و مہربانی کی توفیق دے رکھی ہے - ہمارا دینی اور دنیاوی
مفاد اسی مین ہے کہ ھل جزاء الاحسان الا الاحسان کے مطابق - خوشدلی اور شکرگذاری کے ساتھ
ادب حکومت ملحوظ رکھکر اپنی حالت کو درست کرین - وہ زمانے گئے کہ ساری دنیاوی برکتین
اور منفعتین سلطنت مین محصور تھین - اور اسی وجہ سے سلطنت بڑی چیز سمجھی جاتی تھی - اب علم کا
فروغ ہے اسنے وہ زور پکڑا ہے کہ سلطنت بھی اسی کی دست نگر ہے - مین ذرا مطلب سے دور
ہو گیا - مین یہ کہنے کو تھا کہ بزرگون نے کیونکر عزت حاصل کی تھی اور ہمنے اوسکو کیونکر کھو دیا -
اگر کوئی - بیمار - طبیب کی طرف رجوع کرے وہ اوسکو کسی نہ کسی طرح کا سوء مزاج بتائیگا
عامل پاس جاے تو ارواح خبیثہ یا جنّات سے ڈرائیگا - نجومی ومن یما ثلھم من الرمالین
والجفارین والمتقیفین ہر ایک اپنا اپنا راگ گائیگا

پس از صد سال اینمعنی محقق شد بہ خاقانی		کہ بورانی است بادنجان و بادنجانست بورانی

۵۱ فساد ۱۲ ۵۲ انکے بیٹون کو حلال کرتا اور عورتون کو زندہ رکھتا ۱۲ ۵۳ اپنے اوپر رحمت کو لازم کر لیا ۱۲
۵۴ احسان کا بدلہ احسان کے سوائے کچھ اور بھی ہے ۱۲

انگریزی عملداری سو برس کی بڑھیا ہو سنے آئی کہین اب جا کر مسلمانون کو (وہ بھی سبکو نہین) معلوم ہوا کہ ہماری قوم کی قوم بیمار رہی جنکو بیماری کا ادعان ہے وہ بھی اکثر تعیین سبب مین غلطی کرتے ہین اور نہین سبب مین غلطی ہوئی تو علاج مین بطریق اولی - مین صاف و دو ٹوک بات کہتا ہون کہ اگر صرف یہی ایک سبب نہین تو بہت بڑا سبب ضرور ہے کہ جن بزرگون نے عزت حاصل کی تھی - اعلےٰ درجے کے قومی اتفاق - اعلیٰ درجے کی قومی ہمدردی - اعلیٰ درجے کی قومی اخوت کے زور سے حاصل کی تھی - ہمنے کھوئی ڈبوئی تو اسی سبب سے کھوئی ڈبوئی کہ یہ صفتین ہم مین سے نکل گئین مسلمانون مین سُنّی - شیعہ کے اختلاف کی وجہ سے اگلے بزرگون یعنی قرون اولی کے مسلمانونکی نسبت بھی یہی بات شہرت پکڑ گئی ہے کہ ہماری طرح اونہین بھی بغض و نفاق تھا - پھوٹ اور کشمکش تھی - عداوتین اور خود غرضیان تھین - لیکن موٹی سی موٹی عقل کا آدمی بھی سمجھسکتا ہے کہ اگر انکے دلونمین کپٹ ہوتی تو اسلام آج کہین دوا کے لئے بھی تو روی زمین پر ڈھونڈا نہ ملتا - خصائص بشری کے اعتبار سے وہ بھی ہم جیسے آدمی تھے - اور ہمکو اس بات کے کہنے مین کیون مضائقہ ہونے لگا جبکہ پیغمبر صاحب نے انا بشر مثلکم[ف] فرمایا ہو پس اگر انمین اختلاف تھا بھی (اور ضرور تھا - بیشک تھا - اور ہونا چاہیئے تھا - اور ہوا ہی کرتا ہے - وہ تو آدمی تھے - دو برتن ایک جگہہ رکھے ہوتے ہین تو وہ بھی کبھی نہ کبھی کھڑکھڑا ہی اوٹھتے ہین) تو اونکے اختلافات ایسے تھے جیسے آجکل انگریزی پولیٹکل گرد ہون کے - لڑتے بھی ہین - جھگڑتے بھی ہین - بگڑتے بھی ہین - مگر ساری جنگ زرگری ہے مفاد سلطنت کے لئے مثلاً ایک کی راے ہے کہ سویز کینل یعنی نہر کی طرفسے پورا پورا اطمینان حاصل کرکے مصر سے بالکل دست بردار ہو جانا چاہیئے - دوسرا کہتا ہے مصر سے ہٹے اور

ف مین بھی تمہاری طرح کا بشر ہون ۱۲

ہندوستان ہاتھہ سے گیا - تیسرا یہ صلاح دیتا ہے کہ جبتک خدیو کو اتنی قوت ہو کہ اپنا گھر آپ سنبھالے ہمکو اوسکا ساتھہ دینا ضرور ہے - چوتھا اصرار کر رہا ہے کہ بات کو دبے مین ڈالنے سے قباحتین پیدا ہوتی ہین - ہمت کر کے فوراً انکسیشن یعنی ضبطی کا اشتہار جاری کر دیا جاے مین مصر پر لکچر دینے کے لئے کھڑا نہین ہوا - مینے تمثیلاً ایک بات بیان کی - تو کیا جس فریق کی یہ راے ہی کہ مصر سے دست بردار ہو جانا چاہیئے - برٹش گورنمنٹ کے نقصان کا خواہان ہے ہرگز نہین - بلکہ وہ دست بردار ہونے ہی مین گورنمنٹ کا فائدہ سمجھتا ہے - اسیطرح مسٹر گلیڈسٹن اور لارڈ سالسبری - وزارت کے دو ہمسر دعویدار ہین نہ اپنے فائدہ کی نظر سے بلکہ اسلئے کہ نیک نیتی سے ہر ایک اپنی وزارت کو گورنمنٹ کے حق مین مفید خیال کرتا ہے - لیکن ہم لوگ ذاتی اغراض سے اسقدر مغلوب ہو رہے ہین کہ ہمکو اسکا سمجھنا اور سمجھین تو یقین کرنا دشوار ہے - تاہم ایسے نفوس (ایسے نفوس قدسی) خدا پیدا کرتا ہے جو قومی اغراض کے آگے ذاتی اغراض کی کچھہ بھی حقیقت نہین سمجھتے اور ایسے ہی نفوس - بزرگان دین کے تھے - اونکو بھی لوگون کے ساتھہ دوستی اور دشمنی تھی - مگر اونکی دوستی الحب للہ[۵۱] تھی اور دشمنی البغض للہ[۵۲] - مولانا ے روم نے حضرت علی (کرم اللہ وجہہ) کی ایک حکایت لکھی ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ ان بزرگون کے کام ذاتی اغراض کے شائبہ سے کسقدر پاک اور منزہ ہوتے تھے - فرماتے ہین ؎

او خدو انداخت بر روے علی	افتخار ہر نبی وہر ولی
او خدو انداخت بر روے کہ ماہ	سجدہ آرد پیش او در سجدہ گاہ
در زمان انداخت شمشیر آن علی	کرد او اندر غزایش کاہلی
گشت حیران آن مبارز در عمل	از نمودن عفو و حلم بے محل

۵۱ دوستی خدا کی وجہ سے ۱۲ ۵۲ دشمنی خدا کی وجہ سے ۱۲

گفت بر من تیغ کین افراشتی | از چہ افگندی مرا بگذاشتی
گفت امیرالمومنین با آن جوان | کہ بہنگام نبرد اے پہلوان
چون خدو انداختی بر روے من | نفس جنبید و تبہ شد خوے من
نیم بہر حق شد و نیمے ہوا | شرکت اندر کار حق نبود روا
گبر این بشنید و نورے شد پدید | در دل او تا کہ زنارے برید
گفت من تخم جفا میکاشتم | من ترا نوعی دگر پنداشتم
عرض کن بر من شہادت را کہ من | مر ترا دیدم سر افراز زمن
قرب پنجہ کس ز خویش و قوم او | عاشقانہ سوے دین کردند رو

اسیطرح حضرت ابوبکر (رضی اللہ عنہ) نے اسلام کی ترقی اور ترویج اور تشئید اور مسلمانوں کی اعانت و امداد و تائید کے لئے جان اور بہت سے کارنمایاں کئے اونہین تحسبونه[۵۱] هيناً وهو عند الله عظيم - یہ بھی تھا کہ اسلام شروع ہوا غرباء سے - مساکین سے - اگر غبار تعصب چشم دل کو تیرہ و تار نہ کردے - فانها[۵۲] لا تعمى الابصار ولكن تعمى القلوب التي في الصدور - تو اسلام کی ساری ہسٹری (تاریخ) شروع سے آخر تک اوسکی صداقت پر گواہی دے رہی ہے - اسنے پہلے پہل جڑ پکڑی ایسے دلون مین جو سچ کے قبول کرنے کے لئے تیار تھے - دنیاوی مال و دولت - دنیاوی جاہ وحشمت - دنیاوی نام و نمود - دنیاوی فخر و عزت - دنیاوی رشتہ و قرابت کوئی چیز نہ تھی جو اونکو صراط مستقیم کے اختیار کرنے مین سدراہ ہوسکے - انمین کچھ لونڈی غلام بھی تھے - کافرون کے غلام اور

---

۵۱ تم تو اوسکو ہلکا سمجھتے ہو اور اللہ کے نزدیک وہ بڑا ہے ۱۲ ۵۲ بات یہ ہے کہ آنکھین اندھی نہین ہوجاتین بلکہ دل جو سینون مین ہین اندھے ہوجایا کرتے ہین ۱۲

ہم مسلمانون کے آقا اور سرتاج - مشرکین جنکے یہ لوگ مملوک تھے انکو صرف اسلام کی وجہ سے طرح طرح کے عذاب دیتے - وما نقموا منہم الا ان یؤمنوا باللہ العزیز الحمید الذی لہ ملک السموات والارض - چنانچہ حضرت بلال کے قصے کی طرف مین پہلے اشارہ بھی کر چکا ہون - حضرت ابو بکر (رضی اللہ عنہ) کے پاس ایک غلام تھا نسطاس وہ بڑا سلیقہ مند آدمی تھا اُسنے تجارت سے اپنی حالت یہانتک درست کر لی تھی کہ دس ہزار درم تو اوسکے پاس نقد تھے - اور باوجودیکہ خود غلام تھا - آپ بھی لونڈی غلام رکھتا تھا حضرت ابو بکرؓ نے چاہا کہ وہ اسلام لے آئے - اوس نے سختی کے ساتھ انکار کیا - تو وہ حضرت ابو بکرؓ کے دل سے اُتر گیا - جب حضرت بلال کو دیکھا مبتلاے عذاب - تو حضرت ابو بکرؓ نے بہ تقاضاے اخوت اسلامی - امیہ سے سفارش کی کہ اے شخص ڈر خدا کے غضب سے تو امیہ بولا - اگر تمکو ایسا ہی ترس آتا ہے - تم ہی نے اسکو بگاڑا ہے - اپنی بلا کو لے نہین جاتے حضرت ابو بکرؓ کو اگر ذرا بھی معلوم ہو کہ اسکا منشا حضرت بلال کے جدا کرنے کا ہے تو کبھی کی حضرت بلال کی مخلصی ہو گئی ہوتی - اب اشارہ پاتے ہی بول اوٹھے کہ مینے لیا - امیہ نے کہا نسطاس کے بدلے حضرت ابو بکرؓ نے فرمایا ہان جی ہان - نسطاس اور جو کچھ اوسکے پاس اثاثہ ہے وہ سب اسیطرح حضرت ابو بکرؓ نے حضرت بلال سمیت سات مسلمان لونڈی غلامونکو اُنکے مالکون کے مُنہ مانگے دام دے دے کر خریدا اور آزاد کیا انکے والد کو اسکی تو خبر نہ تھی کہ اس خریداری سے کچھ اور ہی مطلب ہے - سُنکر کہنے لگے کہ یہ کیا ہارے تھکے از کار رفتہ لونڈی غلام مول لیتے پھرتے ہو - لینے ہین تو ایسے غلام لو جو تمکو کچھ فائدہ بھی پہنچا سکین - تب حضرت ابو بکرؓ نے باپ کو سمجھایا کہ مین انکو حسبۃً للہ آزاد کرنے کے لئے خریدتا ہون

۱؎ اونکی یہی ایک بات اونکو بری لگی کہ وہ ایمان لے آئے اللہ پر عزت والا قابل حمد آسمانون اور زمین کا مالک

مفسرین کہتے ہین کہ اسی کی طرف اشارہ ہے قرآن شریف کی اس آیت مین یؤتی مالہ یتزکی ٭ ومالاحد عندہ من نعمۃ تجزی الا ابتغاء وجہ ربہ الاعلی ولسوف یرضی۔
مین نے یہ دو باتین تمثیلاً بیان کی ہین سیر صحابہ پڑہو تو معلوم ہو کہ سب کے سب ایک رنگ مین رنگے ہوئے تھے۔ صبغۃ اللہ ومن احسن من اللہ صبغۃ۔ مگر ہان اتنا فرق ضرور ہے کہ ع
ہر گلے را رنگ و بوئے دیگر است ٭ کسی مین حلم غالب ہے۔ کسی مین غیرت۔ کسی مین سخاوت۔ کسی مین شجاعت۔ کسی مین کچھہ۔ کسی مین کچھہ۔

ایک آدھہ مرتبہ مجھکو شبہہ ہوا کہ بزرگان دین کے حالات جو لوگون نے منضبط کئے ہین اور جنکے پڑھنے سے اپنے اور اپنے زمانے کے مسلمانون کے حال پر سخت افسوس ہوتا ہے۔ اور جبتک خیال کرتے رہو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ دل کو کوئی نچوڑے ڈالتا ہے۔ از قبیل ہیران نمے پرند و مریدان مے پرانند۔ تو نہون۔ لیکن یہ ایک وسوسہ شیطانی تھا۔ انکے زمانے مین اور انکی کوششون سے اسلام کا ترقی پانا یہ ایسا زبردست ثبوت انکی نیوکرین ہے کہ کسی احتمال مخالف کو جمنے ہی نہین دیتا۔ جسطرح انسان اشرف المخلوقات ہے اسیطرح مسلمان کامل افضل الناس ہے۔ صرف دین کے اعتبار سے نہین بلکہ میرا نہایت مستحکم عقیدہ ہے کہ جن صفتون کے مجموعے کا نام اسلام ہے نیچرًا اس بات کے مقتضی ہین کہ دنیا مین بھی مسلمانون ہی کو فضیلت اور برتری ہو۔ بلکہ مین تو دنیاوی ترقی و تنزل کو اسلام یعنی دین اسلام کے کامل و ناقص ہونے کا معیار قرار دیتا ہون۔ وہ مسلمان بڑی غلطی پر ہین اور افسوس ہے کہ ایسے بہت ہین جو خیال کرتے ہین کہ پیغمبر صاحب ؐ کی رسالت کا مقصود یہ تھا کہ ہندو جوگیون اور سناسیون یا عیسائی راہبون کی قسم کا ایک گروہ تیار

---

۵۱ اپنے مال کی زکوۃ ادا کرتا ہے اور اوسپر کسی کا احسان نہین کہ اوسکا بدلہ اتارتا ہو مگر طلب رضائے پروردگار ۱۲
۵۲ اللہ کا رنگ اور اللہ سے بھی کیسکا رنگ بہتر ہوگا ۱۲

کیا جاسے - بڑے خداپرست - دنیا سے بے نصیب محض - اگر پیغمبر صاحب کا یہ مقصد رہا ہو
اور مین کہتا ہون کہ نہین رہا - والذی نفسی بیدہ - نہین رہا - ہرگز نہین رہا - تو معاذ اللہ -
پیغمبر صاحب کی رسالت کی نسبت فیلیور - ٹوٹل فیلیور کے سوا اور کیا کہا جا سکتا ہے -
پیغمبر صاحب نہین چھوڑ کر مرے - خداپرست جوگی - خداپرست سنیاسی - خداپرست راہب - خداپرست
آجکل کے سے ٹکڑ گدے - بھک منگے علماء اور مشایخ - بلکہ خداپرست امپرزر (شاہنشاہ)
خداپرست کنگز (بادشاہ) - خداپرست منسٹرز (وزیر) خداپرست اڈمنسٹریٹرز
(مدبران ملک) - خداپرست کمانڈرز (سپہ سالار) خداپرست ججز - خداپرست آرٹیٹرز -
(فصحاء) خداپرست مرچنٹز (سوداگر) خداپرست دنیادار آف اوری کامنگ اینڈ
پروفیشن (ہرایک پیشے اور ہرایک مشغلے کے) اولئک[۵۱] ہم المؤمنون حقا لھم درجات
عند ربھم و مغفرۃ و رزق کریم - پیغمبر صاحب کو تو مسلمانون کی ظاہری شان و شوکت کا
یہانتک خیال تھا کہ کعبے کا طواف کرو تو جہانتک ہو سکے اکڑ کر - صفا اور مروہ مین زور سے
دوڑو - جمعہ - اور عیدین یعنی مجامع مین بہتر سے بہتر ہیئت بنا کر شامل ہو - نماز عید کو ایک
رستے سے جاؤ تو دوسرے رستے سے آؤ - ان باتون سے آخر ایک اٹکل تو ملسکتی ہے
کہ پیغمبر صاحب کا دلی منشاء کیا تھا - اب ہمنے ذلت و خواری کو شعار اسلام بنا لیا - گر گئے
اسلئے کہ گرنا منا رہے تھے - پھسڈی ہو گئے کیونکہ پھسڈی ہونیسے خوش تھے - مجھکو تو
غصہ اس بات پر آتا ہے کہ ذلیل ہوئے تو خیر - غضب تو یہ ہے کہ بزرگان دین سے اس ذلت
کی سند پکڑتے ہین - بدنام کنندہ نکونامے چند - کبھی انسان عزت کے ایسے اعلی درجے پر
پہنچ جاتا ہے کہ عزت اسکو لازم ہو جاتی ہے گویا اسکا خاصۂ غیر منفک ہے تو ایسی حالت مین

---

[۵۱] یہی ہین سچے مسلمان انکے لئے خدا کے یہان درجے ہین اور معافی ہے اور عزت کی روزی ۱۲

اوسکو ظاہری سامان تعزز درکار نہین ہوتا۔ مثلاً گلیڈسٹن جسنے بیسیون لارڈ اور سر (یہ کہکر (اپنے سر کی طرف اشارہ کیا) بلکہ وہ سر۔ سید احمد خان صاحب کی طرف اشارہ کیا) اور کیا اور کیا بنا دیئے کونسی خطابی عزت تھی جو وہ اپنے لئے حاصل نہین کر سکتا تھا۔ مگر اوس نے سمجھا اور ٹھیک سمجھا کہ گلیڈسٹن اور خطابی نامون مین وہی نسبت ہوگی جو نیچرل موتی (قدرتی خوبصورتی) اور بنائی ہوئی موتی مین ہوتی ہے ولا لتکحل۔ فی العینین کالکحل۔ سید احمد خان کو چاہے برا لگے۔ میری نظر مین جو عزت سید احمد ان دو لفظون کی ہے نہ ڈاکٹر کی ہے نہ سر کی ہے۔ نہ اُن حروف کی ہے۔ جو انگریزی ابجد سے بے ترتیب لیکر ان کے نام کے بعد لگائے جاتے ہین۔

یہی حال تھا صحابہ کا۔ رضوان اللہ علیہم۔ انکو وہ عزت حاصل تھی کہ دنیا مین اس سے بڑھکر کوئی اور عزت ہو نہین سکتی۔ کہ جسطرف کو توجہ کی سلطنت انکے آگے ہاتھ باندھے کھڑی تھی یہ عزت سادگی اور بے تکلفی اور زہد کے ساتھ ملکر ایک حُسنِ خاص پیدا کرتی تھی جسکے آگے دنیاوی حشمتین اور طمطراق سب ہیچ ہین۔ ہم نے حرمان اور تسلی عن الیاس کو زہد قرار دے رکھا ہے اور وہ دنیا کے حاصل کرنے پر حریص تھے۔ مگر حاصل ہوئے پیچھے اوسکی ذرا بھی قدر نہین کرتے تھے۔ شیخ سعدی علیہ الرحمۃ نے ہارون الرشید کی ایک حکایت لکھی ہے کہ۔ ہارون الرشید را چون ملک مصر مسلم شد۔ گفت بر خلاف آن طاغی کہ بہ غرور ملک مصر دعوی خدائی کردہ بود نہ بخشم این ملک را مگر بہ خسیس ترین بندگان + قیصر روم نے حضرت عمر (رضی اللہ عنہ) کے پاس ایک سفیر بھیجا۔ سفیر سمجھا کہ ایسے زلزلے کا شخص ہے تو اوسکی کوئی بڑی بارگاہ ہوگی۔ یہان مدینے مین آکر دیکھا تو رہنے تک کا جھونپڑا بھی ٹھیک نہین۔ اور امیر المومنین صاحب ہین کہ اونکا

ا؎ کاجل لگی ہوئی آنکھہ کہین قدرتی سرمگین آنکھہ کو پہونچتی ہے"

کہین پتا نہین ملتا - آخر ایک بڑہیا نے بتایا کہ ابھی تھوڑی دیر ہوئی فلان نخلستان مین چھوڑے چلی آتی ہون - سفیر نے جا کر دیکھا تو واقع مین اکیلے ایک درخت کے تلے پڑے سوتے ہین - جاگے تو اپنا مطلب عرض کرنا چاہا - مگر مارے ہیبت کے نہ قدم آگے کو اُٹھتا تھا اور نہ بات مُنہ سے نکلتی تھی - سر سے پانٔون تک کھڑا تھر تھر کانپ رہا تھا ؎

ہیبتِ حق است این از خلق نیست | ہیبتِ این مرد صاحب دلق نیست

وہ آسمان عزت کے آفتاب تھے اگر پانی کی تہ مین بھی انکا عکس تھا تاہم چمک دمک اُسکے ساتھ تھی مگر ان کی سی عزتین صرف تمنا کرنے یا بیوہ عورتون کیطرح مُنہ ڈہانک ڈھانک کر رونے یا دعائین مانگنے سے تو نصیب نہین ہوتین - کیونکہ انکو بھی ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے رہنے سی نہین ملگئی تھین - انھون نے اس عزت کے پیچھے مال اور جان اور خواہش و اقارب کسی چیز کی کچھ پروا نہین کی - ہم یہ کہنے کو تو موجود ہین کہ مسکین این نہ دارد آن ندارد - مگر کرنے کے نام میرے دیکھنے مین تو اتنا ہی ہوا ہے کہ سید احمد خان کے غُل شور مچانے سے قومی مرثیہ خوانون کا ایک گروہ پیدا ہوگیا ہے - جبتک لکھنؤ مین نوابی رہی مرثیہ خوانی کا بڑا زور و شور تھا - اور اس طرز خاص کو انیس اور دبیر نے حقیقت مین معجز بیانی کی حد تک پُہنچا دیا - نہ کسی نے ان جیسا کہا اور نہ کوئی اِن جیسا کہہ سکیگا - اب جو نئی قسم کے مرثیہ خوان چلے تو اسکے موجد ہوئے - ہمارے مولوی الطاف حسین صاحب - حالی - انھون نے ایک بڑی دہوم کا مسدس لکھکر کچھ ایسا بگل پھونکا - کہ جہان جہان موزون طبع تھے سب لگے اِن ہی کی لے مین گانے اور گنگنانے - گنگنانے والون مین یہ آپکا نیازمند بھی ہے - کہ شعر تو نہین کہسکتا - مگر تک سے تُک ملا لیا کرتا ہے - مین نہین سمجھتا کہ مولوی الطاف حسین نے مسدس اس غرض سے کہا تھا کہ ایشیائی شاعری مین ایک طرز جدید داخل کرین بلکہ اونکی

غرض اصلی یہ تھی کہ سوتی ہوئی قوم جاگے۔ اور دیکھے کہ تباہی کا سیلاب انکے سر پر آ پہونچا۔ مگر قوم نے جاگنا تو درکنار کروٹ تک بھی تو نہ لی۔ اور انکے مسدس کا ایک کھیل بنا کھڑا کیا۔ کوئی اسکو اسلیئے نہین پڑھتا۔ کہ سمجھے اور عمل کرے۔ نظر پڑتی بھی ہے تو وہی محض شاعری پر۔ ا۔ سیداحمد خان صاحب برا مانین تو مانین۔ قریب قریب یہی حال ہے انکی کانگرس کا۔ اکثر تو تماشائی ہونگے۔ بعض اسکو ایک طرح کی محفل مشاعرہ سمجھکر شریک ہوئے ہونگے۔ کہ سرسید لکچر دینگے۔ مولوی الطاف حسین حالی۔ مولوی شبلی۔ منشی احمد علی شوق۔ اپنے اپنے افکار تازہ پڑھینگے۔ ذرا چلکر سنین تو سہی کیا کہتے ہین۔ بعض صرف سیداحمد خان کے بھگتی ہونگے۔ اور بعض شہدا ہونگے۔ لڑنے بھڑنے کے نہین۔ لو لگا بیٹھنے کے۔ جو چاہتے ہین کہ محض کانفرنس مین شریک ہونے کی وجہ سے انکا نام دردمندان قوم کی فہرست پر چڑھ جائے۔ جتنے صاحب شریک محفل ہین سب سے بدتر مین ہون۔ کہنے کو آندھی کرنے کو خاک۔ جب آدمی خود ایک بات کا عامل نہین دوسرے پر اوسکا اثر کیا ہو۔ غرض کیا سمع کیا لکچرار۔ ہین سب ایک ہی تھیلی کے چٹے بٹے۔ بھلا ایسے ایسے مجمعون سے کیا فلاح ہوتی ہے۔ رونے آئے مرنے کی خبر لیکر چلے۔ قوم کا تو یہ حال ہے کہ ایک ایک منٹ اور ایک ایک سکنڈ کی دیر مین۔ برسون نہین عمرون کا نقصان ہو رہا ہے۔ اور یہان ہنوز روز اول ہے۔ مجھکو ایک بات کا اور بھی ڈر ہے کہ انسان کی خلقت اسطرح کی واقع ہوئی ہے کہ جب وہ کوئی نئی بات سنتا یا غیر معمولی حالت دیکھتا ہے تو اول بار سننے اور دیکھنے سے اسکی طبیعت مین ایک جوش پیدا ہوتا ہے۔ لیکن اگر بار بار وہی بات سنا۔ اور وہی حالت دیکھا کرے تو اوسکا احساس مدھم پڑ جاتا ہے ع چو حلوا یکبار خوردند و بس + کچھ سیداحمد خان ہی کو توقع ہوگی۔ خدا ہی ہے کہ ان پتھرون مین جونک لگے۔ کہنے

اور سُننے کی تو کوئی حد باقی نہین رہی - ضرورت سے بہت زیادہ کہا جا چکا - اور ضرورت سے بہت زیادہ سُن چکے - اب یا تو قومی ہمدردی - قومی رفارم - قومی ترقی کا تذکرہ موقوف کرو کیون بیٹھے بٹھائے مفت مین اپنی ہنسائی کراتے ہو - اور اگر فی الحقیقت تمہارے دلمین قوم کا درد ہے - تو کچھ کرکے دکھاؤ - بیشک کام بڑا اہم ہے - لیکن سچے دل سے ہمت کرو تو خدا کی قسم - پانی سے زیادہ پتلا - روئی سے زیادہ ملایم - ریشم سے زیادہ نرم - آئینے سے زیادہ چکنا - ہمارے سامنے ہمارے ہی بزرگون کی مثال موجود ہے - ہمکو ویسی مشکلین درپیش نہین - اور نہ ہمکو ویسی مہم درپیش - سمجھ چکے ہو تو خیر - اور نہین سمجھے تو اب سمجھ لو - کہ بدون اعلی درجہ کی انگریزی تعلیم کے مسلمانون کی حالت حشر تک درست ہونیوالی نہین - اور اسکو چاہیئے قارون کا خزانہ - وہ تو بڑے شکر کا مقام ہے کہ ہم مین ایک ایسا شخص موجود ہے کہ اوسکو روپے کی مدد ملے تو تعلیم کے جہاز کو کھے کر پار لگادے - وہ کون ہے ؟ سمجھ تو گئے ہوگے - پھر کیون مجھسے کہلواتے ہو - خدانخواستہ یہ شخص نہوتا تو روپیہ کو لیکر ہم کیا کرتے - یہ نعمت خداداد ہے ورنہ جتنا روپیہ تعلیم کے لئے فراہم کرتے اس سب کے بدلے بھی تو سید احمد کا سا ایک دماغ ڈھونڈہ نہ پاتے خیر تو غرض یہ ہے کہ ہمکو روپیہ چاہیئے جتنا ہو سکے اور جسقدر ہو سکے - روپیہ آئے تو کہان سے آئے جنکو قوم کا درد ہے مقدور نہین رکھتے اور جنکو مقدور ہے اونکو درد نہین ؏

کریمان را بدست اندر درم نیست	خداوندان نعمت را کرم نیست

اس مشکل کے حل کرنے کی ایک تدبیر میرے خیال مین آتی ہے - امیرونکو تو مار دو گردن - ان سے تو کچھ ہونا ہوانا نہین - جب کسی قوم پر وبال آنے کو ہوتا ہے تو سب سے پہلے امراے قوم ہی بگڑتے ہین - حقتعالی جلشانہ فرماتا ہے - واذا اردنا ان نہلک قریۃ امرنا مترفیھا ففسقوا فیھا فحق علیھا القول فدمرناھا تدمیرا - پس جن لوگون کے فساد سے ہماری قوم کی خرابی کی ابتدا ہو

اُن سے اصلاح کی توقع ایسی ہے جیسی زہر سے نوشدارو کی تاثیر کی امید ہو

پوچھ مت راہِ وفا اوس نگہِ پُرفن سے | رہنمائی کی نہ رکھ چشم دلا رہزن سے

یون کرو کہ جو جو قومی ہمدردی کا دم بھرتے ہون سب ایک گروہ بن جاؤ - اور ایک کو ہم سب سے
لیڈر یعنی سرگروہ اوسی فردِ معین کو (سمجھے یا نہین - ضرور سمجھے اور آپ سمجھے) لیڈر بناؤ
صرف چندہ فراہم کرنے اور اسکو اپنی راے سے اعلیٰ درجے کی انگریزی تعلیم مین صرف کردینے کا
اور اس امام کے ہاتھ پر فارقلی (سچ مچ کی) ہم Journal بیعت کرو - ہم منفرداً و مجتمعاً
اوسکے بہم پہنچانے مین سعی کا کوئی دقیقہ نہین اوٹھا رکھین گے - لیکن اس بیعت کے بعد یہ نہین کرنا ہوگا
کہ چلتی سی ایک بات کہدی - اور اپنے سر سے چھوٹا سا آتار کر الگ ہوگئے - سنو! اندہ کے چندے کو
پیچھے پڑنا ہوگا گھر گھر جاکر بھیک مانگنی پڑے گی - یا ایک چھوٹا سا ضلع - کیفما اتفق اختیار
کرو - اور تحقیقات کرکے ایسے لوگون کی فہرست بناؤ جو صاحب زکوٰۃ ہین - لڑکر - جھگڑکر - منت سے
خوشامد سے - سمجھانے سے - الحاف سے - ابرام سے - غرضکہ جسطرح بن پڑے اُن سے زکوٰۃ
وصول کرو - کچھ خبر بھی ہے - یہی صدقات ابتدا مین اسلام کا کیپٹل (سرمایہ) رہے ہین -
انکے وصول کا بڑا اہتمام ہوتا تھا - یہانتک کہ حضرت ابوبکر (رضی اللہ عنہ) منع زکوٰۃ کو ارتداد
سمجھکر جہاد پر آمادہ ہوگئے تھے - حضرت عثمان (رضی اللہ عنہ) نے اپنی خلافت مین ان ابواب
کی تحصیل موقوف کردی کیونکہ مسلمانون کو خدا نے سلطنت کی وجہ سے غنی کردیا تھا - مگر میرے نزدیک
حضرت عثمانؓ نے غلطی کی - دینا سبھی کو ناگوار معلوم ہوتا ہے - پیغمبر صاحب کے عہد مین بھی
لوگ دیتے وقت بڑبڑاتے تھے - حضرت عثمانؓ کے دست بردار ہوجانے سے رہے سہے اور بھی
ڈھیلے پڑگئے - اب جو لوگ دیتے ہون وہ جانین اور اونکا ایمان جانے - لیکن اگر کسیطرح اس رقم کا
ضبط کرنا ممکن ہو تو بہت بڑی آمدنی کی چیز ہے - اسمین بھی دقتین پیش آئینگی - بعض تو صاف

اُنکا ساجواب دین گے - کہ تم ہمارے محتسب نہین - تم کو ہمارے معاملات مین کیا دخل - بعض حیلہ کرینگے کہ تعلیم انگریزی مصرفِ زکوٰۃ نہین - بعض نصاب کو چھپائین گے - بعض دیتے وقت ہیچ میچ کرینگے - ان مشکلات پر غالب آنا سچی قومی خیر خواہی ہے اور نہ اپنی گرہ سے دو - نہ دوسرے سے دلواؤ - نرزبانی جمع وخرچ - ہم توایسے ادّعائی خیرخواہی کے قائل ہین نہین - مثل مشہور ہے کہ جتنا گُڑ ڈالوگے اوتنا ہی میٹھا ہوگا - جیسی ہماری کوششین ہین مضمحل - اوپری دل سے ویسے نتیجے ہین کہ آج بیس برس سے تعلیم کا غُل سُنتے سُنتے کان بہرے ہوگئے - سر دُکھنے لگا - جی اُکتا گیا - اور کسی ایک ضلع کی تعلیم کا انتظام بھی کافی اور اطمینان کے لایق نہین ہوا - آؤ تھوڑی دیر کے لئے اس بات پر بھی تو نظر کرین کہ ہمارے بزرگان دین - ہمارے پیشوا - کیا کمال کرتے تھے کہ ہتیلی پر سرسون جما گئے - دوست دشمن سب اس بات پر متفق ہین کہ جسقدر جلد اسلام کی سلطنت قایم ہوئی اسطرح چٹکی بجاتے ہین کوئی اور سلطنت قایم ہی نہین ہوئی - انمین ایک کمال ہو تو بیان کیا جاسے - سرتاپا کمال ہی کمال تھے ؎

زفرق تا بہ قدم ہر کجا کہ مے نگرم	کرشمہ دامن دل میکشد کہ جا اینجاست

تاہم مین چند ایسی باتین بیان کرونگا جنکو میرے نزدیک اسلام کی ترقی مین بڑا دخل تھا - اور اب بھی مسلمانوں کی حالت کے درست کرنے کے لئے اوسکی سخت ضرورت ہے - انمین ایک بڑی صفت نفس کشی کی تھی - اور یہی صفت ہے جڑ - ہمدردی کی - جود وسخا کی - ایثار کی -

جب انسان خود اپنی حاجتون کا مغلوب ہے اسکے دلمین دوسرے کی امداد و اعانت کی تحریک پیدا ہو ہی نہین سکتی - اب سب سے پہلے اپنے پیغمبرؐ کا حال سنو -

حضرت عائشہ رضؓ فرماتی ہین کہ پیغمبر صاحب کبھی تین دن متواتر شکم سیر نہین ہوئے - ولوشئنا لشبعنا ولکن کان یوثر علی نفسہ ولا یدخر شیئا لغد یعنی چاہتے تو پیٹ بھر کر کھاتے

مگر حضرتؐ کی عادت تھی کہ بھوکون کو کھلا دیتے اور آپ بھوکے رہتے - اور کل کا فکر تو کبھی کیا ہی نہین

این جود آنکس است کش از فقر عاریست	۵	ہرچہ آمدت بدست بہ دادی تو پیش ازان

ابوطلحہ بیان کرتے ہین کہ ہم جب فقر و فاقے سے بہت تنگ آئے تو کئی آدمی مل کر حضرتؐ پاس گئے - اور اپنے اپنے پیٹ دکھائے - سب نے ایک ایک پتھر باندہ رکھا تھا - تاکہ بھوک کی ایذا کچھ بس نہو - پیغمبر صاحبؐ نے اپنا شکم مبارک دکھایا تو اکھٹے دو پتھر بندھے ہوئے تھے -

حضرت عمرؓ سے منقول ہے کہ مین ایک دن پیغمبر صاحبؐ کی خدمت مین حاضر ہوا - دیکھا کہ تہمد باندھے بورئے پر پڑے ہین - اور بورئے کی تیلیان جو جسم مین چبھی ہین تو نشان پڑ پڑ گئے ہین - پھر جو میری نگاہ طاقون کیطرف جا پڑی تو دیکھتا کیا ہون کہ ایک طاق مین کوئی آدہ سیر کے قریب جَو ہین - ذرا سا پیسر دھرا ہے - اور وہین پاس کو پانی کا ایک مشکیزہ لٹک رہا ہے - حضرت عمرؓ کہتے ہین کہ یہ ایذا اور بے سامانی دیکھکر مجھسے نہ رہا گیا - اور مین بے اختیار رو دیا -

حضرت عائشہؓ ذکر کرتی ہین کہ ایک دن میرے میکے سے بکری کی ران آئی - رات کا تھا وقت - مین نے اور پیغمبر صاحبؐ نے ملکر مشکل سے اُسکو بنایا - جسکے سامنے یہ مذکور تھا - اُسنے پوچھا کیا چراغ نہ تھا - تو حضرت عائشہؓ بولین " تیل ہوتا تو ہم اپنی ہنڈیا ہی نہ بگھارتے "

حضرت انسؓ کہتے ہین کہ پیغمبر صاحب کو تمام عمر چپاتی کے دیکھنے کا اتفاق نہین ہوا - سہل بن سعد نے چھلنی کے باب مین بھی ایسی ہی روایت کی ہے مع نُسخے زاید - وہ یہ کہ مینے اپنے راوی سے پوچھا - کہ بھلا چھلنی نہ تھی تو جَو کا آٹا کسطرح کھاتے ہونگے - راوی نے کہا کنا نطحنہ[۱] وننفخہ فیطیر ماطار وما بقی ثرینا ہ فاکلناہ حضرت کی غالب غذا تھی چھوارے وہ بھی قسم جیّد نہین اور شکم سیر نہین -

۱ہ ہم جو کو پیس کر اوپر سے پھونک مار دیتے بھوسی جو اُڑنی تھی اُڑ جاتی پھر آٹا گوندھا پکایا کھا لیا - ۱۲

امیہ بن صفوان مولفۃ القلوب مین تہا - حضرتؐ نے اوسکو اتنا دیا کہ جود دیکھکر مسلمان ہوگیا اور کہنے لگا کہ سخی بہتیرے دیکھے - مگر اس درجے کی سخاوت کا سوائے نبی دوسرے کا نفس متحمل ہو ہی نہین سکتا - حضرت کی مدح کا یہ شعر کچھہ مبالغۂ شاعرانہ نتھا - بلکہ حکایت نفس الامری ہے

ما قال لاقط الا فی تشہد	لولا التشہد کانت لاء ہ نعم	

بعض شاعر بھی بلا کے چور ہوتے ہین - ایک عجمی نے اسکا لفظی ترجمہ کرکے کسی بادشاہ کے مدحی قصیدے مین داخل کردیا - شعر

نہ رفت کلمۂ لا بر زبانِ او ہرگز	مگر بہ اشہد ان لا الہ الا اللہ

کمبخت کو نہ چوری کرتے شرم آئی اور نہ دنیا دار بادشاہ کی اسقدر بیجا اور نامناسب خوشامد کرتے ہم حضرت جوز کو نہین دیکھتے - بلکہ اتنی باتون کو کہ خود حاجتمند اور سخت درجے کے حاجتمند اور اسقدر داد و دہش اور کشادہ دلی کے ساتھہ آپ فرماتے تھے لو کان لی مثل احد ذھبا لیسرنی ان لایمر علی ثلث لیال وعندی منہ شئ[۵۱] - اور یہی کیفیت تھی تا دمِ مرگ کہ مرض الموت سے پہلے کہین حضرت عائشہؓ کو چھے یا سات دینار دئے تھے کہ مساکین کو تقسیم کردینا - علالت مین خیال آیا - تو پوچھا - حضرت عائشہؓ نے عذر کیا شغلنی وجعك - آپ نے منگوا کر ان دنانیر کو ہاتھہ مین لیا - اور فرمایا ماظن محمد بنبی اللہ لو لقی اللہ عزوجل و ھذہ عندہ[۵۲] - ہمنے اوپر بتا کر حدیث کی کتابون مین دیکھا ہے کہ مال دنیا پیغمبر صاحب کی نظر مین نہ صرف بے قدر تھا بلکہ اپنے اور اپنے اقارب اور متعلقین کے لئے مبغوض - اوتھون نے صدقات کو جو ہمارے زمانے کے مولویون اور مشائخون کی معاش کا بڑا ذریعہ ہے نہ صرف اپنی نسل پر بلکہ بنی ہاشم پر ہمیشہ کے لئے قطعاً حرام کردیا - یہانتک کہ ایک بار آنحضرت - بیت المال مین بیٹھے ہوئے نقد وجنس مستحقین کو

---

۵۱ اگر میرے پاس کوہ احد کی قدر سونا ہوتا تو مجکو بڑی خوشی اسی کی تھی کہ تین راتین نہ گزرنے پائین سب خرچ کردون ۱۲

۵۲ اوس نبی کی نسبت کیا خیال کیا جاسے جو یہ اشرفیان لئے ہوئے خدا پاس جائے ۱۲

تقسیم کر رہے تھے - امام حسینؓ نے (بچے تو تھے ہی) ایک چھوہارا منہ مین ڈال لیا حضرت کی نظر پڑ گئی فرمایا کخ کخ یعنی چھی چھی - یہ لوگون کے مال کا مین ہے - آل محمدؐ پر حرام - اور آخر وہ چھوہارا تھکوا دیا - اس دار و دہش کا ضروری نتیجہ تھا کہ آپ نہ صرف اپنے نفس پر سختی جھیلتے تھے - بلکہ تمام اہل و عیال - یہانتک کہ ایک بار ازواج مطہرات نے توسیع نفقات پر ضد کی تو آپ ناخوش ہو کر سب کے چھوڑ بیٹھنے پر آمادہ ہو گئے - اسی کا تو بیان ہے سورۂ احزاب مین - یا ایہا النبی قل لازواجک ان کنتن تردن الحیوٰۃ الدنیا وزینتها فتعالین امتعکن واسرحکن سراحا جمیلا وان کنتن تردن اللہ ورسولہ والدار الاخرۃ فان اللہ اعد للمحسنات منکن اجرا عظیما[51] - اسطرح کی بیسیون باتین ہین جنسے ثابت ہوتا ہے کہ پیغمبر صاحب نے شروع سے آخر تک حد درجے کی نفس کشی کے ساتھ زندگی بسر کی - اور اسکے بہت سے شواہد ہین کہ نہ ریاکاری تھی نہ نادری تھی نہ نمائش نہ کفایت شعاری تھی بلکہ وہی کہ اپنے تئین ایذا ہو تو ہو مگر دوسرونکو فائدہ پہونچے - ابتدائے عمر مین دادا اور دادا کے بعد چچا انکے متکفل تھے - پھر خدا نے ان کو خدیجۃ الکبریٰ کے مال سے غنی کر دیا تھا اور اسکے بعد تو بادشاہ تھے صاحب ملک و لشکر و مالک اموال غنیمت یتصرف فیها کیف یشاء[52] - مگر انتقال ہوا تو تیس صاع جَو کے بدلے اپنے پہننے کی زرہ رہن تھی - اپنے لئے تو اس درجے کی تنگی اور مسلمانون کے ساتھ کسی طرح کا دریغ نہ تھا - یہانتک کہ جب ملک فتح ہونے لگے تو آپ نے منادی کر دی کہ انا اولی بالمؤمنین من انفسہم[53] من توفے من المومنین وترک دینا فعلی قضاؤہ ومن ترک مالا فهو لورثتہ - اب اسی نفس کشی

[51] اے نبی اپنی بیبیون سے کہدے کہ اگر تمکو دنیا کی زندگی اور اوسکی زینت درکار ہو تو آؤ مین تم کو کچھہ دے دلا کر بھلی طرح رخصت کر دون اور اگر تم کو درکار ہو اللہ اور رسول اور آخرت کا گھر تو جو تم مین نیکو کار ہین اونکے لئے خدا نے بڑا اجر طیار کر رکھا ہے ۱۲

[52] جسطرح چاہتے اوسمین تصرف کرتے ۱۲

[53] مجھسے بڑھکر مسلمانونکا کوئی خیر خواہ نہین جو مسلمان قرضدار مرے اسکا قرضہ میرے ذمے اور جو مال چھوڑ مرے تو مال اوسکے وارثون کا ۱۲

سکے متعلق چند باتین صحابہ کی سنو۔ حضرت عمرؓ کے بیٹے اپنے والد کے حالات مین بیان کرتے ہین کہ اُنھون نے جابر بن عبداللہ کے ہاتھہ مین ایک درم دیکھا۔ پوچھا کہ کیسا درم ہے۔ جابر نے کہا۔ بہت دنون سے بال بچے گوشت کو ترس گئے۔ آج ارادہ ہے اسکا گوشت لیکر پکواؤن یہ سُنکر حضرت عمرؓ بولے کیا تم لوگون کا یہ حال ہوگیا ہے کہ جس چیز کو جی للچایا۔ گئے اور مول لے آئے۔ تم سے اپنے چچازاد بھائی اور پڑوسی کی خاطر بھوک کی سہار نہین ہوسکتی معلوم ہوتا ہے کہ یہ آیت یاد سے اُتر گئی ہے۔ اذھبتم طیبٰتکم فی حیٰوتکم الدنیا واستمتعتم بھا[۵۱]

مالک دارمی سے منقول ہے کہ حضرت عمرؓ نے اپنے زمان خلافت مین ایک غلام کو عبیدہ بن الجراح کے پاس چار سو دینار دیکر بھیجا اور کہا یہ دینار اونکو دیکر ذرا ٹھیرا رہیو۔ دیکھہ تو کیا کرتے ہین۔ غلام نے دینار پہنچا دئے اور حکم کے مطابق ٹھہرا رہا۔ عبیدہ نے حضرت عمرؓ کا شکریہ ادا کیا اور لونڈی کو بلاکر کہا کہ سات وہان اور پانچ وہان دیکر آ۔ یہانتک کہ اسیطرح کُل چارسو کے چارسو تمام ہوگئے۔ غلام نے جو دیکھا تھا جاکر عرض کردیا۔ اتنے مین حضرت عمرؓ نے چارسو کی ایک تھیلی اور بھر رکھی تھی۔ اسیطرح غلام کو معاذ بن جبل کے پاس بھیجا وہان بھی عبیدہ کا ماجرا پیش آیا۔ اتنی بات زیادہ ہوئی کہ جب معاذ دینار تقسیم کررہے تھے۔ انکی بی بی نے آکر کہا کہ بخدا ہم بھی حاجتمند ہین۔ کچھہ تو ہمکو بھی دو۔ شعر

گُل پھینکے ہے اورون کیطرف بلکہ ثمر بھی	اے خانہ برانداز چمن کچھہ تو ادھر بھی

اوسوقت صرف دو دینار باقی تھے۔ معاذ نے بی بی کے حوالے کئے۔ حضرت عمرؓ نے عبیدہ اور معاذ کا حال سُنا تو بہت خوش ہوئے اور فرمایا کہ ہان یہ ہین المومنون اخوۃ[۵۲] بعضھم من بعض۔ حضرت عمرؓ کو اسیطرح کا معاملہ سعید بن عامر کے ساتھہ پیش آیا۔ سُنا کہ

---

[۵۱] تم دنیا مین مزے اڑا چکے اور فائدے اُٹھا چکے ۱۲ [۵۲] مسلمان بھائی آپسمین ایک ہین ۱۲

انکے ہان آگ تک نہین سُلگتی۔ اکھٹے دس ہزار بھیجدئے۔ اونھون نے تھیلیان اور پوٹلیان باندہ باندھکر بانٹنے شروع کئے۔ بی بی نے کہا یہ روپیہ جو خلیفہ نے ہمارے لئے بھیجا ہے تم کس کس کو دیئے ڈالتے ہو۔ کہا اُن لوگون کو جو اسکے ہم سے زیادہ حاجتمند اور حقدار ہین۔

حضرت انس کہتے ہین۔ مینے حضرت عمرؓ کو انکی امارت یعنی خلافت کے زمانہ مین دیکھا کہ انکے مونڈھون کے بیچ مین اوپر تلے تین پیوند لگے ہوئے تھے۔

عبداللہ بن شداد کہتے ہین۔ مینے حضرت عثمانؓ کو دیکھا ممبر پر کھڑے خطبہ پڑہ رہے ہین اور چار یا پانچ درم کی قیمت کا عدن کا بنا ہوا سوتا تہمد باندھے ہوئے ہین۔ یہ وہ عثمان تھے جنکا لقب تھا غنی۔ اور جنھون نے پینتیس ۳۵ ہزار درم کا ایک بیر رومہ خرید کر وقف کردیا تھا۔ تجہیز جیوش اور دوسرے مواقع پر جو خرچ کیا اوسکا مذکور نہین۔

حضرت عمرؓ کے حالات مین لکھا ہے کہ خلافت پر مسلط ہوئے پیچھے مدت تک اونھون نے بیت المال سے ایک کوڑی نہ لی۔ آخر تنگ ہوئے تو اصحاب کو بلا کر کہا کہ میرا سارا وقت اس کام مین صرف ہوجاتا ہے۔ مین بیت المال سے لون تو کیا لون۔ حضرت علی نے فرمایا صبح و شام دو وقت کے کھانے کی قدر۔ چنانچہ حضرت عمرؓ نے بھی اسکو پسند کیا اور اسی پر کاربند رہے۔

حضرت علی (کرم اللہ وجہہ) کی ایک مشہور حکایت ہے کہ کھانا ایکر لقمہ اوٹھاتے ہی تھے کہ ایک مسکین نے آواز دی۔ آپ نے سارا کھانا اوسکے حوالے کیا۔ دوبارہ کھانا پکا۔ اور اتفاق سے اوسی وقت پر یتیم آنکلا۔ پھر تیسری بار قیدی۔ جسپر یہ آیت نازل ہوئی۔ ویطعمون الطعام علی حبہ[۵] مسکیناً و یتیماً و اسیراً انما نطعمکم لوجہ اللہ لا نرید منکم جزاءً ولا شکوراً۔

---

[۵] کھانے کے خود حاجتمند ہین اور آپ نہین کھاتے غریب اور یتیم اور قیدی کو کھلا دیتے ہین کہ ہم تمکو خدا کے لئے کھلاتے ہین تم سے بدلہ یا شکر گذاری درکار نہین ۱۲ منہ

حضرت علی کی سخاوت کی ایک مثال کا ہمنے خاص نوٹس لیا - کہ قرض تو بہت بُری بلا ہے۔
پیغمبر صاحب نے اپنا یہ قاعدہ رکھا تھا کہ جو شخص قرضدار مرتا اوسکے جنازے کی نماز نہ پڑہتے۔
اور مقصود یہ تھا کہ لوگون کو عبرت ہو اور قرض سے بچین - چنانچہ ایک شخص نے وفات پائی - لوگون نے
پیغمبر صاحب سے نماز جنازہ کی درخواست کی آپنے پوچھا - هل علی صاحبکم دین قالوا نعم -
قال هل ترك من وفاء قالوا لا - قال فصلّوا علی صاحبکم - قال علی بن ابی طالب علیّ
دینه یا رسول الله فتقدم فصلّی علیه - اس صورت مین ایک مرا ہوا مسلمان نماز پیغمبر کی
برکت سے محروم رہا جاتا تھا - حضرت علیؓ سے اسکا حرمان نہ دیکھا گیا اور اسکا سارا قرضہ
اپنے اوپر اوٹ لیا - تو وہ زندہ مسلمانونکی ایذا کو کیون برداشت کرنے لگے تھے - سیر کی کتابون
مین یہ بھی نظر سے گزرا ہے کہ حضرت علی کے اپنے عزیز یہانتک کہ انکے بھائی عقیل ان سے
ناخوش رہتے تھے اسلئے کہ حضرت علی انکے دینے مین مضائقہ کرتے تھے -

ایسا ہی معاملہ حضرت عمرؓ کو بھی پیش آیا تھا کہ اُسامہ بن زید کو زیادہ ملا - تو عبداللہ بن عمر نے باپ سے
گلہ سا کیا - حضرت عمر نے فرمایا کہ تم اور اُسامہ برابر نہین ہوسکتے - مجھکو معلوم ہے کہ پیغمبر صاحب
اُسامہ کے باپ کو تمہارے باپ سے زیادہ دوست رکھتے تھے - حقیقت مین ان لوگون کے کچھ
عجیب حالات ہین - حضرت عمرؓ نے سولہ دینار حج مین صرف کئے اور بیٹے سے کہا کہ ہمنے بیت المال
کا روپیہ زیادہ اوٹھا دیا - حضرت عمر کی خلافت اور سولہ دینار کا خرچ - اور اوس پر افسوس -
حضرت ابوبکرؓ کے باب مین تو پیغمبر صاحب پکارے فرماتے تھے کہ جسقدر انکا روپیہ میرے کام

سلہ پوچھا کہ اس شخص کو کسیکا کچھہ دینا ہے - لوگون نے کہا ہان - پوچھا کہ ادائے قرض کے لئے بھی
کچھہ چھوڑ مرا - لوگون نے کہا نہین - فرمایا تو تم اسکے جنازے کی نماز پڑہ لو - حضرت علی نے کہا یا رسول اللہ
اسکا قرض میرے ذمے - تب آپنے نماز جنازہ پڑہائی - ۱۲

آیا ہے اور کسی کا نہین آیا۔ [۵۱] ما لاحد عندنا من ید الا و قد کافیناہ ما خلا ابی بکر فان لہ عندنا یدا یکافیہ اللہ بہا یوم القیمۃ وما نفعنی مال احد قط ما نفعنی مال ابی بکر۔

حضرت عمرؓ کہتے ہین کہ ایک بار پیغمبر صاحب کو روپئے کی ضرورت تھی یعنی وہی مسلمانون کے عام فائدے کے لئے۔ کیونکہ ان کے ہان ذاتی ضرورت سے تو کچھ بحث ہی نہ تھی۔ خیر تو پیغمبر صاحب نے صحابہ کو جمع کر کے وعظ فرمایا۔ حضرت عمر کہتے ہین مینے تو اپنا آدھا مال لا حاضر کیا اور پیغمبر صاحب کے بھی دیا اور دل مین سمجھا کہ آج حضرت ابوبکرؓ سے مین ضرور بازی لیجاؤنگا۔ دیکھئے تو وہ بھی ضرور مگر شاید آدھا نہ دے سکین۔ اتنے مین حضرت ابوبکر بھی اپنا چندہ لئے ہوئے آپہونچے۔ پیغمبر صاحب نے [۵۳] مجھسے بھی پوچھا تھا۔ [۵۲] ما ابقیت لاھلک۔ تو مین نے عرض کر دیا تھا۔ مثلہ حضرت ابوبکرؓ سے پوچھا۔ تو انہون نے کہا۔ [۵۴] ابقیت لھم اللہ و رسولہ۔ اسکے بعد سے حضرت ابو بکرؓ کا حال یہ ہو گیا تھا کہ بند اور تکمون کی جگہہ کانٹے اور تنکے لگائے پہرتے تھے۔ اور اسی سے لوگ انکو ذوالخلال کہنے لگے تھے اگر کسی کو چندے کی مقدار پر گھمنڈ ہو تو ان بزرگون مین مقدور والے تو اپنے فضل سے انمین بھی کسی سے ہیٹے نہ تھے۔ السابقون السابقون۔ عبدالرحمن بن عوف غزوہ تبوک مین نہ جاسکے اسکے کفارے مین ستر ہزار دینار خدا کی راہ مین صرف کئے۔ ایک بار پانسو اونٹ اور پانسو گھوڑے خیرات کر دئے۔ یہ حضرت عشرۂ مبشرہ مین سے ہین۔ اس بشارت کی خوشی مین قافلے کا قافلہ جو شام سے انکا مال تجارت لا رہا تھا سب خیرات کر دیا۔

---

۵۱ جس کسی کا ہم پر کچھہ احسان تھا ہم سب کا بدلہ اتار چکے مگر ابوبکرؓ کا ہمپر ایسا احسان ہے کہ اوسکا عوض قیامت مین اونکو خدا کے یہان سے ملیگا اور مجھکو کسی کے مال نے ایسا نفع نہین دیا جیسا ابوبکر کے مال نے ۱۲

۵۲ تمنے اپنے اہل و عیال کے لئے کتنا باقی رکھا ۱۲

۵۳ جتنا حاضر لایا ہون اوسیقدر اہل و عیال کے لئے چھوڑ آیا ہون ۱۲

۵۴ مین نے اللہ رسول کے سوا اہل و عیال کے لئے کچھہ نہین چھوڑا ۱۲

حکیم بن حزام نے سو غلام ۔ عرفے کے دن آزاد کئے ۔ جنکے گلے مین چاندی کے طوق تھے ۔ اور طوق پر کندہ تھا ۔ عتقاء اللہ[۵۱] ۔ ساٹھ ہزار کو معاویہ کے ہاتھ رہنے کا مکان بیچکر سارا زر ثمن خیرات کیا ۔ کمال تو ابو طلحہ انصاری نے کیا کہ پیغمبر صاحب پاس کوئی سائل آیا ۔ حضرت نے پہلے ازواج طاہرات سے کہلا بھیجا ۔ کہ کچھ ہو تو دو ۔ سب سے جواب صاف ملا ۔ آخر پیغمبر صاحب نے حاضرین سے فرمایا ۔ کیون بھائی تم مین سے کسی کو ہمت ہے کہ اس غریب کو ایک رات مہمان رکھے ۔ ابو طلحہ بولے حضرت ! میرے ساتھ کر دیجئے ۔ مہمان کو لے تو گئے ۔ گھر پہنچکر معلوم ہوا کہ وہان بھی صفایا ہے ۔ اور کچھ ہے بھی تو اتنا کہ بچون کا پوت پورا ہو ۔ آخر اسکے سوا اور کچھ نکرتے بن پڑا کہ بی بی سے کہا کہ بچون کو تو کسیطرح بہلا پھسلا کر سویرے سے سُلا دو ۔ کھانے کا وقت آئے تو کسی حیلے سے چراغ گل کر دینا ۔ مین خالی مُنہ چلاتا رہونگا ۔ مہمان کا پیٹ بھر جائے گا ۔ ایسا ہی ہوا ۔ اسی واقعہ کو مفسرین نے آیت ویوثرون[۵۲] علی انفسھم ولو کان بھم خصاصہ کا شان نزول بتایا ہے ۔ اتبک ہم نے شخصی مثالین بیان کی ہین ۔ یہی حال تھا گروہ کا گروہ سے اور قوم کا قوم سے ۔ مثلاً جب مہاجرین مدینہ مین آرہے تو انصار نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا کہ یا حضرت ہمارے بھائی مہاجر محض بے سروسامان ہین ۔ آپ ہمارے اموال مین ادہکا برابر کا حصّہ لگا دیجئے ۔ حضرت نے فرمایا تمہارا یہی احسان بہت ہے کہ تم ہمسے کام نہین لیتے ۔ اور خرچ سے ہماری مدد کرتے ہو ۔ پھر جب بنی نضیر کی غنیمت ہاتھ لگی تو پیغمبر صاحب کو انصار کی وہ بات یاد تھی ۔ آپنے انصار سے کہا کہ اب کہو تو غنیمت مین تمہارا حصّہ لگا کر مہاجرین کو تمہارے اموال مین بھی شریک

---

[۵۱] خدا کی راہ مین آزاد کئے ہوئے ۱۲

[۵۲] اپنے تئین حاجت ہی کیون نہو دوسرون کو اپنے اوپر مقدم رکھتے ہین ۱۲

کردو ن ۔ یا غنیمت صرف مہاجرین کے لئے رہنے دو کہ ان کو ضرورت ہے۔ تمام انصار نے ایک زبان ہوکر عرض کیا کہ غنیمت صرف مہاجرین کو دیجئے۔ ہمکو اسکی خواہش نہین اور اپنے مال مین مہاجرین کے شریک کرنے سے ہم پہلے بھی راضی تھے اب بھی راضی ہین۔

پھر حنین کی لڑائی کے بعد جو فتح مکہ کے تھوڑے ہی دنون پیچھے ہوئی۔ جب ہوازن اور ثقیف کی لوٹ تقسیم ہونے لگی۔ تو حضرت نے قریش کو خوب جی کھول کر دیا۔ بعض انصار کے مُنہ سے یہ بات نکلی کہ ہنوز ہماری تلوارون سے قریش کے خون ٹپکے پڑ رہے ہین اور ان ہی کو بہت دیا جاتا ہے۔ حضرت کو خبر پہونچی تو اپنے انصار کو جمع کرکے فرمایا کہ مین نے ایسا ایسا سنا ہے سو تمکو معلوم رہے کہ مین مصلحت وقت سمجھکر بعض اوقات نااہل کو بھی دیتا ہون۔ کیا تم اس سے راضی نہین ہو کہ لوگون کو مال ملے اور تمکو خدا اور خدا کا رسول۔ انصار نے عرض کیا کہ ہم مین سے بعض نوجوان آدمیون کے مُنہ سے ایسی بیجا بات نکلی تو سہی مگر ہم مین سے جو صاحب الرای ہین انکو مطلق شکایت نہین اور ہم خدا اور خدا کے رسول سے راضی ہین۔ ہمکو مال و دولت کچھ درکار نہین۔ ہم اسی کو بڑی دولت سمجھتے ہین کہ آپکے قدم ہمارے سرون پر ہین۔

ان چند باتون سے جو مین نے بیان کین ظاہر ہو گیا ہوگا کہ قرون اولی کے مسلمان کس رنگ سے اسلام اور مسلمانون کی خیرخواہی کرتے تھے۔ ہم مین بھی خیرخواہان دین ہین۔ خیرخواہان قوم ہین۔ اور یہ عمارت۔ یہ کارخانہ جسمین ہم لوگ اسوقت موجود ہین اس خیرخواہی کا ثبوت مری ہے۔ لیکن گفتگو اسمین ہے کہ آیا یہ خیرخواہی اور اس رنگ کی خیرخواہی مسلمانونکی ضرورت کو کافی ہے یا نہین۔ میرا کہنا یہی ہے کہ ہرگز کافی نہین۔ اب تو جان جوکھون کا کچھ بھی کام نہین۔ صرف روپئے کا خرچ ہے۔ سو اسطرح پر سسک سسک کر خرچ کرنے سے نہ ابتک کچھ ہوا اور نہ آیندہ کچھ ہو سکیگا۔ کرنا ہے تو پورا کام کرو۔ ادھورا کام ہوا نہ ہوا برابر۔

عربی - فارسی مین تو کچھ اثر رہا نہین - ابتو چلتا ہوا عمل انگریزی کا ہے سوا انگریزی شاعر کہتا ہے
آلہ ویٹ یو ووڈ - ڈو - وتھ یور مائٹ ✤ تھنگز ڈن بائی ہاف آر نوور ڈن رائٹ ✤
ذرا سوچنے اور سمجھنے کی بات ہے کہ قرآن مین جہان جہان مسلمانون کو کوئی حکم دیا گیا - ہر زمانے
کے مسلمان مکلف اور مخاطب ہین یا صرف وہی لوگ جو پیغمبر صاحب کے ہمعصر تھے - اگر احکام
الٰہی اُسی زمانے کے لوگون کے ساتھہ مخصوص ہون تو سستے چھوٹے - مگر ہمنے تو کسی نیچری مسلمان
کو بھی یہ کہتے نہین سُنا - سب باتین وہی ہین - کسی مین سرِ مو فرق نہین - اور ہونا ممکن
بھی نہین - وہی خدا ہے - وہی قرآن ہے - وہی احکام ہین - اور وہی اُنکا عموم ہے -
ہان ایک بات کا فرق ضرور ہے کہ ویسے مسلمان نہین - اُنھون نے اسلام کو دیکھا ضعیف -
محتاج امداد - محتاج حمایت - اور جان و مال سے اوسکی مدد کو اُبل پڑے - آپ فاقے کئے اور
دوسرون کے پیٹ بھرے - ہم مین بھی کبھی کسی نے ایسا کیا ؟ کسی نے نہین - کبھی نہین
بھوکے بچون کو تھپک تھپک کر سُلایا اور مہمان کو کھلایا - ہم مین بھی کبھی کسی نے ایسا کیا ؟
کسی نے نہین - کبھی نہین - سلطان وقت ہوکر پیوند لگائے موٹا جھوٹا پہنا تاکہ جو کوڑی بچے دوسرے
مسلمانون کے کام آئے - ہم مین بھی کبھی کسی نے ایسا کیا ؟ کسی نے نہین - کبھی نہین -
کسی نے آدھا اور کسی نے سارا مال ایک دم سے خدا کی راہ مین دے دیا - ہم مین بھی کبھی
کسی نے ایسا کیا ؟ کسی نے نہین - کبھی نہین - بے سروسامان بھائیون کی مدد جو کی سو کی
اونکو آدھا مال بانٹ دینے کے لئے اصرار کرتے رہے - ہم مین بھی کبھی کسی نے ایسا کیا ؟
کسی نے نہین - کبھی نہین -
حضرتؐ کے چچا حمزہ بن مطلب اور مصعب بن عمر کو پورا کفن تک نہ ملا - یہانتک کہ چادر مُنہ پر

۵ل جو کچھہ کرنا ہے بھر مقدور کرو - ادھورے کام کبھی ٹھیک نہین ہوتے ۱۲

ڈھانک کر پیرون پر گھاس ڈالدی گئی - اور یہان مصعب کا مذکور ہے جنکی نسبت پیغمبر صاحب نے فرمایا کہ مین نے دو دو سو درہم کا حلہ پہنے اپنی آنکھ سے اونکو دیکھا ہے - ہم مین سے بھی کبھی کسی نے کسی مسلمان کو اس بے سامانی کے ساتھ دفن ہوتے دیکھا ہے ؟ کسی نے نہین کبھی نہین حضرت ابوبکر کی طرح تنکے اور کانٹے لگانا تو ادارت ہی کا کام تھا - ہم مین سے کسی نے جھینی سے بیٹون پر بھی کبھی قناعت کی ہے ؟ کسی نے نہین - کبھی نہین - خلاصہ یہ ہم مین سے بھی کبھی کسی نے عام مسلمانون کو اپنے نفس اور اپنے بال بچون پر ترجیح دی ہے جسکا دوسرا نام ایثار ہے ؟ کسی نے نہین - کبھی نہین **قطعہ**

خسرو سے خواستگاری شیرین مین کوہکن
کس منہ سے اپنے آپکو کہتا ہے عشقباز
اتنی اگر نہ پا نہ سکا سر تو کھو سکا
اے روسیاہ تجھسے تو یہ بھی نہ ہو سکا

شاید ایسے ہی کیلئے **ع** اے روسیاہ تجھسے تو یہ بھی نہو سکا + اور مین کہتا ہون **ع** اے روسیاہ تجھسے تو کچھ بھی نہو سکا + بس یا تو اپنا استثنا دکھاؤ - یا اسلام اور خیرخواہی اسلام کے دعوے سے ہاتھ اوٹھاؤ - یا از سر نو اصلاحات - خیر جو ہوگیا سو ہوگیا - اب اسکی تلافی کرو - سید احمد خان تو میرے لکچر کے سننے والون مین ہوتے تو بہتر تھا - مجھکو چار و ناچار انکا تذکرہ کرنا پڑتا ہے - اور ان کے روبرو انکی مدح کرنا خود مجھکو ناگوار ہوتا ہے - ان کو مجھسے بھی زیادہ ناگوار ہوتا ہوگا - مگر یہ میرے اختیار کی بات نہین - ایک شخص کو دیکھتا ہون اور نہ صرف مین دیکھتا ہون بلکہ سارا زمانہ دیکھ رہا ہے کہ مسلمانون کے پیچھے اپنی جان کھپائے چلا جاتا ہے - کیونکر ممکن ہے کہ مسلمانون پر لکچر دون - اور سید احمد خان کا نام نہ لون - بس ایک اس شخص کی دلسوزی تو اگلے لوگون کی دلسوزی کے لگ بھگ معلوم ہوتی ہے - باقی یون کہنے کو تو ہم سب مسلمان ہین سبھی اسلام کے خیرخواہ ہین - اور اپنے مقدور کے موافق سبھی کرتے ہونگے ؟

اے ذوق کسکو چشم حقارت سے دیکھئے	سب ہم سے ہین زیادہ کوئی ہمسے کم نہین

سید احمد خان کے ظاہر حال سے دھوکا ہو سکتا ہے کہ اونچے درجے کے انگریزون کی طرح مانند و بود کرتے ہین۔ گورنرون کو مہمان رکھتے ہین۔ اِن کے ہم پیالہ اور ہم نوالہ ہین۔ توبہ توبہ زبان آخر تو چمڑے کی ہے۔ اسوقت کیا بہکی ہے۔ ہم پیالہ نہین صرف ہم نوالہ۔ ایک بدگمان آدمی کو یہ کہدینا۔ اور نہ صرف کہدینا۔ بلکہ اُن لوگونکو جو حقیقت الحال سے آگاہ نہین۔ یقین کرادینا کیا مشکل ہے کہ اُنکی ساری خیرخواہی اسی مین منحصر ہے کہ لوگون کی جیبین ٹٹولتے پھرتے ہین۔ اور اسکا کریڈٹ آپ لیتے ہین۔ حلوائی کی دوکان پر دادا جی کی فاتحہ۔ لیکن جسکے دل مین ایسا واہمہ گذرے اوسکو اس بات پر بھی نظر کرنی چاہیئے کہ سید کو چار و ناچار فیلبانوں کے ساتھہ دوستی رکھنی پڑتی ہے۔ اور وہ بڑے پھاٹک کے بدون نبھہ نہین سکتی ہے

یا مکن با پیلبانان دوستی	یا بنا کن خانہ بر بالاے پیل

اگر یہ انگریزون کیطرح کی ہائی لائف (اونچی شاندار زندگی) نہ رکھین۔ تو کوئی اعلے درجے کا انگریز یا اعلیٰ درجے کا نیٹو (ہندوستانی) جن بیچارون نے ع

فکر ہر کس بقدر ہمت اوست

انگریزی عملداری سے اتنا ہی فائدہ اوٹھایا ہے۔ کہ انگلش ہیبٹس (اوضاع انگریزی) کا مُنہ چڑانے لگے ہین۔ ایسے لوگون مین سے کوئی انکی طرف رخ کرے۔ رخ کرنا کیسا۔ اپنی اسپیشل ٹرینون کے علیگڈہ اسٹیشن مین ٹھہرنے کے بھی تو روادار نہون۔ اور ایسی موٹی آسامیان دام مین نہ آئین تو چندے کی بماری بھاری رقمین کن سے ہاتھہ لگین۔ یہ ہے لُم۔ سرسید کی فوق البھڑک زندگی کی۔ اگر اوسکو فوق البھڑک کہنا درست ہو۔ مجھکو حقیقت مین معلوم نہین کہ سید احمد خان نے اپنی جیب خاص سے کیا خرچ کیا۔ لیکن چونکہ انکا عداد اغنیا مین نہین ہے انکی قومی ہمدردی کا اندازہ چندے کی

مقدار سے کرنا بے انصافی ہے - جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے عہد مین بھی چندے کی ضرورت ہوئی تو مقدرت والون نے دینار و درم کی تھیلیان لاکر لٹا دین - ایک بے مقدور صحابی تھے انکا دست رس یہین تک تھا کہ چند ٹھی کھجورین جو انکو میسر آئین لا حاضر کین - اسکی اُن لوگون نے جو دل سے نہین بلکہ چندے کی مقدار سے دلی ہمدردی کی جانچ کرتے تھے ہنسی اُڑائی - اللہ میان کو انکی ہنسی ایسی بُری لگی کہ بڑے غصے کی ایک آیت نازل ہوئی الذین یلمزون المطوعین من المومنین فی الصدقات والذین لایجدون الا جہدھم فیسخرون منھم سخر اللہ منھم ولھم عذاب الیم - پس سید احمد خان کی قومی ہمدردی کا موازنہ کرنا چاہیے اس سے کہ اُنھون نے اپنے جسم اور دل اور دماغ اور آرام کو جسکے اس عمر مین سبھی سخت حاجتمند ہوا کرتے ہین اور یہ بھی ہین قوم کے نذر کر دیا - کیا مال ان چیزون سے بھی زیادہ عزیز ہو سکتا ہے پس ضرور بقدر دسترس اوسکے خرچ کرنے مین بھی اونھون نے دریغ نہین کیا ہوگا - اونھون نے دلسوز - وفادار - اور نمک حلال غلامون کی طرح قوم کی چند در چند خدمتین کین - مین یہانتک بھی انکی ہمت نذر نہین کرتا - جس چیز کی سب سے زیادہ وقعت میرے ذہن مین ہے یہ ہے کہ قوم منت پذیر نہ ہوئی - (افسوس) اور یہ شخص اوسی خوشدلی اور اوسی سرگرمی کے ساتھ اپنے کام مین لگا ہوا ہے -

آج سر سید کی لیاقت کا ہندوستان مین ایسا سکہ بیٹھا ہوا ہے کہ انگریزی سرکار مین گنجایش نہین تو ہندوستانی سرکارون مین ہزارون کی نوکری انکی جوتیون سے لگی پڑی تھی - مگر اونھون نے اپنی ذہن کے آگے ان باتون کا خیال بھی نہ کیا ہوگا - یہ وہ خیرخواہیان

سلہ خیرات کرنے والے مسلمان جنکو اپنی محنت کی کمائی سے زیادہ کا مقدور نہین جو لوگ ایسے مسلمانون پر صدقات کے بارے مین طعن و تمسخر کرین اللہ ان کے ساتھ تمسخر کرتا ہے اور اونکو دکھ کی مار ہے -

ہین کہ روپیہ تو ایک بے حقیقت سی چیز ہے جواہرات بھی انکا مول نہین ہو سکتی - سرسید مین ہم اس بات کا ثبوت پاتے ہین کہ جس چیز کی مسلمانون کو ضرورت ہے وہ سچی ہمدردی ہے مقدور ہو نہ ہو - ہمکو دینے والے درکار نہین بلکہ درکار ہین لینے والے - لینے والے ہون گے تو وہ دینے والے آپ پیدا کرلین گے - جن لوگون نے علیگڈھ کالج مین چندہ دیا اونکا دینا ایک حسنہ ہے - اور سید احمد خان کہین داعی الی الخیر ہوئے - کہین دال علی الخیر - کہین قائد الی الخیر - کہین سائق الی الخیر - پس اونکے یہ مزید حسنات ہین - اور سرسید مسلمانون کے لئے خیر محض اسلام کو جو ترقی ہوئی تھی وہ بھی مفلس ہی مسلمانون کی کوشش سے ہوئی تھی - پس جسکو خدا توفیق دے اور اوسکے دلمین مسلمانون کی امداد کا داعیہ پیدا ہو چاہیئے کہ متوکلا علی اللہ اوٹھ کھڑا ہو اور بے سامانی کیطرف سے ذرا بھی پس و پیش نکرے - ارادہ ہی کافی سامان ہے بشرطیکہ پکا ہو - کیا خوب کہا ہے صمم العزم فی المہمات جدا - قل ماخاب صادق العزمات - ایک بات میرے دلمین دیر سے کھٹک رہی ہے اور مین اوسکو ٹالتا چلا آتا ہون - مگر کب تک - ؟ اور اوسکو لگا رکھون تو کس دن کے لئے - وہ یہ کہ قرآن مین جو جگہہ جگہہ جہاد کی مدح ہے - تاکید ہے - مجاہدین کے لئے بشارتین ہین مواعید ہین اور اوسکو افضل الاعمال فرمایا ہے - آیا جہاد سے وہی لڑائی مراد ہے جسمین خون نکل آتا ہے جسمین سر پھوٹتے ہین - اور ہڈیان ٹوٹتی ہین - اور سُنا ہے کہ آدمی مر بھی جاتا ہے - اگر یہ ہے تو اوسکے افضل الاعمال ہونے مین کیا شک ہے - مگر اس صورت مین وہ فرض موقت ہوگا - یعنی اسکی ضرورت واقع ہوگی فی وقت دون وقت - لیکن الفاظ قرآن سے معلوم ہوتا ہے کہ نماز روزے کی طرح جہاد بھی حکم مستمر او متجدد ہے - اور ایک حدیث اسطرح کی بھی ہے کہ جناب پیغمبر خدا ایک غزوہ

ا مشکل باتون کا عزم کر دو تصمیم کے ساتھ کرو سچے ارادے کا آدمی کمتر ناکام رہتا ہے ۱۲

سے واپس تشریف لائے - اور فرمایا کہ رجعنا من الجہاد الاصغر الی الجہاد الاکبر[۵۱] اور مسلم ہے کہ جہاد اکبر سے مراد تزکیہ نفوس ہے تو معلوم ہوا کہ جہاد کا اطلاق صرف لڑائی بھڑائی اور مار کٹائی پر نہیں - بلکہ ہر عمل خیر جسمین جہد و مشقت ہو داخل جہاد ہے - ہم اپنے محاورے مین ہاتھ دھو کر ایک کام کے پیچھے پڑنے کو جان کا لڑا دینا بولتے ہین - پس اگر مثلاً مجاہدون فی سبیل اللہ بانفسہم کا ترجمہ کیا جائے کہ خدا کی راہ پر اپنی جانین لڑا دیتے ہین تو میرے نزدیک زیادہ قریب بہ صحت ہوگا - بیشک ایک وہ وقت تھا کہ جہاد فی سبیل اللہ منحصر بتیغ تھا لڑائی مین لیکن اب مسلمانونکی بہتری اسی مین ہے کہ اہل یورپ کے علوم کو تیزی کے ساتھ حاصل کرین - اور ہمارے زمانے کا جہاد یہی ہے کہ جسطرح بن پڑے مسلمانون کو تعلیم دیجائے - مین جانتا ہون کہ آجکل کے مولوی اس تفسیر کو سنکر کان کھڑے کرینگے - مگر مین سچے دل سے کہتا ہون کہ نہ خوف سے اور نہ خوشامد سے بلکہ دیانت سے مین انگریزی عملداری کو خاصکر مسلمانون کے حق مین بڑا ہی احسان الٰہی سمجھتا ہون - مسلمانون کو اپنی عملداری مین بھی وہ امن اور آزادی نصیب نہین جو ہم مسلمانان ہند کو ایمپرس وکٹوریا کے ظل حمایت مین ہے -

جو لوگ اسلام کے معتقد نہین اکثر ناواقفیت سے اور بعض ضد سے اسلام پر تہمتین لگاتے ہین مگر غدر اور بدعہدی کی اسلام مین اس سختی کے ساتھ ممانعت کیگئی ہے کہ کوئی جھوٹون بھی ایسا الزام نہین لگا سکتا - خدا (مسلمانون کا خدا) کیسے صاف لفظون مین پکار رہا ہے - [۵۲] یا ایہا الذین آمنوا اوفوا بالعقود - والموفون بعہدہم اذا عاہدوا - اوفوا بالعہد ان العہد کان مسئولا - لاتفسدوا فی الارض بعد اصلاحہا - خیر یہ تو لکھنے اور کہنے کے

[۵۱] ہم چھوٹے جہاد سے لوٹ کر بڑے جہاد کی طرف متوجہ ہوئے ۱۲ [۵۲] اے ایمان والو عہد و پیمان پورا کرو - جب عہد کرین تو اپنے عہد کو پورا کرنے والے - عہد کو پورا کرو کیونکہ اسکی پرسش ہونے والی ہے - امن کے بعد زمین مین فساد مت پھیلاؤ ۱۲

احکام ہین اب دیکھو اونکی تعمیل - کہ پیغمبر خدا صلعم نے حسب تقاضاے مصلحت وقت حدیبیہ کی صلح دب کر کی تھی - اوسمین شرط یہ ٹھہری تھی کہ دوران صلح اگر مکے والون مین کا کوئی شخص بھاگ کر پیغمبر صاحب کی طرف چلا جاے تو پیغمبر صاحب اوسکو واپس کر دین اور اگر پیغمبر صاحب کا آدمی بھاگ کر مکے والونمین جا ملے تو خیر صلحنامہ پر دستخط ہو ہی رہے تھے کہ اتنے مین سہیل کا بیٹا ابو جندل جسکو باپ نے مسلمان ہوجانے کی وجہ سے زنجیرون مین جکڑ رکھا تھا - گرتا پڑتا پیغمبر صاحب پاس حاضر ہوا - اوسکو دیکھکر صحابہ کے تیور بدلے - اور پیغمبر صاحب کو بھی ملال تو بہتیرا ہی ہوا مگر صلح کر چکے تھے - صاف کہدیا کہ بھائی جا - صبر کر - مین تو بدعہدی نہین کرونگا -

اسیطرح سے ابو بصیر - مکہ سے بھاگ کر مدینہ مین آئے - جون ہی پیغمبر صاحب نے انکو دیکھا فرمایا ویل امہ مسعر حرب - اور بے تامل انکو اُن دو آدمیون کے حوالے کردیا جو انکو پکڑنے آئے تھے -

ایک بڑی ہی عمدہ حدیث ہے کہ پیغمبر صاحب نے اپنے وقت کے سلاطین کو دعوتِ اسلام کے خط لکھے - ایک خط روم کے ہرقل کے نام بھی تھا وہ جو اوسکو ملا تو اوسنے دریافت کیا کہ دیکھو مکے کے لوگ تجارت کے لئے اکثر آیا کرتے ہین اگر ہون تو انکو حاضر کرو - چنانچہ سارے قافلے کو ہرقل پاس لیگئے اونمین ابو سفیان بھی تھے جو اسوقت تک پیغمبر صاحب کے بڑے مخالف تھے - ہرقل نے ان لوگون سے پیغمبر صاحب کے جزو کل حالات پوچھے - اونمین سے ایک بات یہ بھی تھی کہ اس شخص نے یعنی پیغمبر صاحب نے کبھی بدعہدی بھی کی ہے - ابو سفیان کہتے ہین کہ پیغمبر صاحب کی مخالفت کی وجہ سے کئی بار میرے دلمین آیا کہ جھوٹ کہہ دون - مگر ساتھ والون کے ڈر سے نہ کہہ سکا - جب ہرقل نے پوچھا کہ کبھی بدعہدی بھی کی ہے تو آخر مین اتنی بات کہہ ہی گذرا کہ ابتک تو نہین کی - آگے کی خبر نہین -

---

ف۱ اسکا برا ہو لڑائی کی آگ کا بھڑکانے والا آیا - ۱۲

پیغمبر صاحب کو تو عہد کے نباہ کا یہانتک خیال تھا کہ ایک خطبے مین آپ نے فرمایا - اوفوا[۹۱] بحلف الجاہلیۃ فانہ یعنی الاسلام لا یزیدہ الا شدۃ - معاویہ نے اہل روم سے میعادی صلح کی۔ جب میعاد قریب الانقضا ہوئی تو اونھون نے اس ارادے سے سرحد کی طرف کو کوچ کرنے شروع کر دئے کہ میعاد گزرتے ہی حملہ کر دین - اتنے مین دیکھا کہ ایک شخص گھوڑے پر سوار - چلاتا چلا آرہا ہے - اللہ اکبر اللہ اکبر[۹۲] وفاء لا غدر - دیکھا تو عمرو بن عنبسہ صحابی تھے - معاویہ نے حال پوچھا تو اونھون نے کہا - سمعت[۹۳] رسول اللہ یقول من کان بینہ و بین قوم عھد فلا یحلین عھدا ولا یشدنہ حتی یمضی امدہ او ینبذ الیھم علی سواء - یہ سنتے ہی معاویہ اولٹے اولٹ پڑے -

مہاجرین اولین نے جب نجاشی کے پاس جاکر پناہ لی تو وہان نجاشی کو ایک لڑائی پیش آگئی - مسلمان تو گھبرائے کہ یہان بھی ہماری تقدیر سے مکّہ نے پیچھا چھوڑا - ع ہر بلا کز آسمان آید گرچہ بر دیگری ست + بر زمین نارسیدہ خانۂ انوری ست - کمرین باندھ نجاشی کے ساتھ ہولئے - اور اوسکی فتح کے لئے دعائین مانگا کئے - سو الگ ایسے احکام اور ایسی مثالون کے ہوتے ہوئے ہون[۹۴] برٹش انڈیا مین کبھی کوئی مسلمان اوس جہاد کا خیال کرہی نہین سکتا جسکے معنی ہین دشمنی اور مخالفت کی لڑائی - ایسی لڑائی اس عملداری مین کسی بھلے آدمی کا شیوہ نہین اور نہ اسکو عقل جایز رکھے اور نہ مذہب - مگر ہان - (کوئی پولیس کا آدمی تو اودہر اودہر نہین لگا ہے) گورنمنٹ کے تو نہین اہل یورپ کے ساتھ علمی مورچہ لینے کو بے اختیار جی چاہتا ہے - کمبخت مسلمان ہمّت ہی نہین کرتے -

---

[۹۱] زمانہ جاہلیت کے عہد و پیمان کو نباہو کیونکہ اسلام کی وجہ سے اوسکو اور قوت ہوگئی ہے ۱۲

[۹۲] اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے عہد کا نباہ چاہیئے نہ بدعہدی - ۱۲

[۹۳] مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وصحابہ وسلم کو کہتے ہوئے سُنا کہ اگر کوئی شخص کسی قوم کے ساتھ عہد و پیمان رکھتا ہو تو اوسمین تا انقضاے مدت کمی بیشی نکرے یا اونکے ساتھ معاملہ بمساوات کرے ۱۲ [۹۴] تمام ہندوستان ۱۲

پینے مضمون ایسا وسیع اختیار کیا کہ اگر مین وعظ کہتا ہوتا تو زیادہ نہین تاہم ایک برس تو خاصا گھسیٹ لیجاتا میرا دماغ نہین تھکا - آواز نہین تھکی - مگر کھڑے کھڑے ٹانگین تھک گئی ہین - اور مُستمعین بھی ملول ہوگئے ہونگے - مین مسلمانون کے مورلز پر کچھ ریمارکس کرنے کو تھا مگر وہ بھی دیر طلب کام ہے - تو مین اپنی اسپیچ کو ختم کئے دیتا ہون - مگر چلتے چلتے ایک آیت تو اور سنو - اسکا ایک ایک حرف ہمپر منطبق ہے گویا ہمہی اسکی شان نزول ہین - ۵۱ ھاانتم ھؤلاء تدعون لتنفقوا فی سبیل اللہ فمنکم من یبخل ومن یبخل فانما یبخل عن نفسہ واللہ الغنی وانتم الفقراء - وان تتولوا یستبدل قوما غیرکم ثم لا یکونوا امثالکم - اس آیت مین دو باتین "سیریس نوٹس" لینے کی ہین ایک تو یہ ومن یبخل فانما یبخل عن نفسہ یعنی جو کوئی بخل کرے تو یہ نہ سمجھے کہ دوسرے محروم رہے نہین وہ خود محروم رہا - کیونکہ جو کچھہ خدا کی راہ مین خرچ کرتا اوسکا فایدہ اوسی کو پہنچتا - اس سے ہماری عام غلطی کی صلاح ہوتی ہے کہ لوگ خدا کی راہ مین دینے اور لینے والے یا دلوانے والے پر احسان رکھتے اور نہین سمجھتے کہ خدا کی راہ مین دینا عین اپنے تئین دینا ہے - دوسری دھمکی - ان تتولوا یستبدل قوما غیرکم ثم لا یکونوا امثالکم - خدا اور اوسکی عظمت اور شان اور قدرت کو جاننے پہچاننے والے کے دل پر ویسا ہی اثر کریگی جیسا کہ دوسری جگہہ فرمایا ہے - ۵۲ لو انزلنا ھذا القرآن علی جبل لرایتہ خاشعا متصدعا من خشیۃ اللہ - مگر وہ دل ہین نہ ویسا ایمان ہے ؎

باران کہ در لطافت طبعش خلاف نیست		در باغ لالہ روید و در شورہ بوم خس

ایک دل زرارہ بن اوفی تابعی قاضی بصرہ کا تھا کہ نماز مین ۵۳ فاذا نقر فی الناقور پڑھا - بے اختیار

۵۱ دیکھو تم ہی خدا کی راہ مین خرچ کرنیکے لئے بلائے جاتے ہو - تو کوئی کوئی تم مین سے بخل کرتا ہے - اور جو بخل کرتا ہے تو وہ اپنے حق مین بخل کرتا ہے - اور اللہ بے نیاز ہے اور تم حاجتمند ہو - اور اگر نہ مانوگے تو تمہارے بدلے دوسرے لوگون کو لے آئیگا تو وہ تم جیسے ہونے کے بھی نہین "
۵۲ اگر ہمنے یہ قرآن کسی پہاڑ پر نازل کیا ہوتا تو وہ خدا کے خوف سے جھک گیا ہوتا پھٹ گیا ہوتا " ۵۳ جب پھونکا جاے صور

چیخ نکلے۔ اور چیخ کے ساتھ روح پرواز کرگئی - اب فاذا نقر فی الناقور کے معنی کون سمجھتا ہے اور سمجھتا تو اوسکا یقین کون کرتا - سمجھنے والے تو ان فکرون مین پڑے ہین کہ عرصہ گاہ محشر نہوا کوئی نوچ کا پڑاؤ ہوا - پس ناقور سے اسکے اصلی معنی مراد ہو نہین سکتے - اللہ میان بھی کہتے ہونگے کہ عجب کٹھ حجت بندون سے معاملہ پڑا ہے - کمبختون نے قرآن کو ابن حاجب کا کافیہ بنادیا ہے - کہ لفظ مُنہ سے نکلا - اور اعتراضات کی بوچھاڑ شروع ہوئی - اصطلاح کے تبہات کا دل مین خطور کرنا بڑے خطرہ کی بات ہے - یہ نشان ہے اس بات کا کہ طبیعت دین کی باتون کے قبول کرنے سے ابا کرتی ہے - فمن یرد اللہ ان یھدیہ یشرح صدرہ للاسلام ومن یرد ان یضلہ یجعل صدرہ ضیقا حرجا کانما یصعد فی السماء - (الکچرار سے کالج کے لڑکون کی طرف نظر کی جو ہال کے دونون طرف اونچے گیلری پر جمع تھے اور خوب قہقہہ اوڑا) بیشک انسان کو جتنی قوتین جسمانی اور دماغی دیگئی ہین کسی مصلحت سے دیگئی ہین - انمین سے کسی قوت کا معطل اور معطل رکھنا داخل رہبانیت ہے - ولا رھبانیۃ فی الاسلام - مگر اعتدال شرط ہے - نفس عقل بھی ایک قوت ہے اور بڑی بکار آمد قوت ہے - مگر اسکی رسائی کی بھی ایک حد ہے اسکو اسکی حد سے باہر پھیلنا - گرنیری ہے - اور یہی وہ عیب ہے جس سے شکی طبیعت کا آدمی محفوظ نہین رہ سکتا - جتنا علم اسوقت دنیا مین ہے ازمنۂ ماضیہ کے علوم سے کتنا ہی زیادہ کیون نہو پھر بھی قاصر و محدود ہے - وما اوتیتم من العلم الا قلیلا - تو جو شخص دین کی ہر ایک بات کو اپنی عقل کی گرفت مین لانے کی کوشش کرتا ہے وہ اوس گھٹلکے ٹٹ پونجیے پنساری سے زیادہ آنسٹ نہین ہوسکتا جو اپنی کوٹھی سے ساری قرابادین کی دوائین مہیّا کر دینے کا ادعا کرے -

۵۱ جسکو خدا ہدایت دینی چاہتا ہے اسلام کے لئے اسکے سینے کو کھولدیتا ہے اور جسے گمراہ کرنا چاہتا ہے تو اوسکے سینے کو تنگ، گرکا ہوا کردیتا ہے جیسے کوئی اسکو آسمان مین لئے چلا جارہا ہے - ۱۲

۵۲ علم تو تمکو دیا گیا ہے مگر کچھ یون ہی سا - ۱۲

اگر عقل انسانی مین اتنی وسعت ہوتی کہ وہ تمام اسرارِ حکمت الٰہی پر احاطہ - اور اُن باتون مین جو بعد مرگ پیش آنے والی ہین - رائے زنی کر سکتی تو دین کا سارا سلسلہ ہی درہم برہم ہو جاتا - اور وہی عقل لوگون کی ہدایت کو کفایت کرتی - تحقیقات کا جو طریقہ ہمارے نوجوان انگریزی خوان ساکنان ملاء اعلیٰ (لکچرار نے کالج کے طلبہ کی طرف پھر سر اُٹھا کر دیکھا) پسند کرتے ہین اسکا ایک پہلو بہت ہی زبون ہے - کہ جب ہم ہر ایک مسئلے کو عقل کی روشنی سے دیکھین اور کسی بات مین قصور فہم کا اعتراف نکرین اور جو امر اپنی سمجھ سے بالاتر پائین اُسے جھٹلا مین - بل کذبوا[له] بما لم یحیطوا بعلمه - یا اوسکی تاویل کے درپے ہون تو حقیقت مین ہم مخبر صادق پر ایمان نہین لاتے بلکہ ایمان لاتے ہین اپنی عقل پر اور بس - یہ بیان منجر ہوتا ہے ایک بہت بڑی بحث کی طرف جسکے لئے وقت مساعد نہین - بات یہ ہے کہ میری مت کسی سے نہین ملتی - نہ اولڈ سکول (پرانے خیالات) والون کی طرح مین ڈارک ویوز (کوتاہ نظر) رکھتا ہون اور نہ نیچریون کی سی بلند پروازی - جب سر سید نے مجھکو لکھا کہ تجھکو مسلمانون پر لکچر دینا ہوگا - تو مین نے اپنے اِن ہی خیالات کی وجہ سے فی اول الوہلہ - چاہا تھا کہ عذر کردون - پھر مینے سمجھا کہ سر سید تو نہین مگر شاید کسی کو ایسا گمان ہو کہ لاہور کی کانفرنس مین جو ذرا تعریف ہوئی تھی تو شیخی مین آگیا ہے - بلاتے ہین تو بوڑھے نخرے کرتا ہے - اس سوء ظنہ کے دفع کرنے کو مین بے عذر آ موجود ہوا - اگر آج کے لکچر نے کوئی خاص اثر پیدا کیا تو واہ رے مین - ورنہ مجھکو تو اس مضمون پر کوئی حرف مُنہ سے نکالتے ہوئے پھر سنو گے نہین - یہ ظرف خدا نے سر سید ہی کو دیا ہے - ع کس بشنود یا نشنود من گفتگوئے میکنم +

له جو سمجھ مین نہ آیا لگے اوسکو جھٹلانے ۱۲

تمت

ترکیب بند

مولانا مولوی محمد الطاف حسین صاحب حالی

متعلق

اجلاس چہارم محمدن ایجوکیشنل کانگریس

منعقدہ بمقام علیگڈھ

در مطبع مفید عام آگرہ طبع شد

ترکیب بند

بسم اللہ الرحمن الرحیم

زمانہ دیر سے چلّا رہا ہے اے مسلمانو
کہ ہے گردش مین میری غیب کی آواز پہچانو

سُنے ہون گر نہ معنی لاتسبوا الدّہر[۱] کے تمنے
تو اب سن لو کہ ہون مین شان ربّانی مجھے مانو

وہ ناصح اور ہونگے جنکا کہنا ٹل بھی جاتا ہے
اگر میری نہ مانوگے تو پچھتاؤ گے نادانو

مری بازی کا منصوبہ گیا کب کا پلٹ یارو
خبر تمکو بھی ہے کچھ ؟ اے مری چالو سے بیگانو

گئے وہ دن کہ افرین کرتے تھے دیندار دنیا پر
بقاے دین وملّت منحصر دنیا پہ اب جانو

گئے وہ دن کہ ثروت باپ دادا چھوڑ جاتے تھے
پس اب ثروت ہی مزدورنکا حصہ اے تن آسانو

گئے وہ دن کہ لاکھون بے ہنر یان عیش کرتے تھے
ہوا ہی بے ہنر جینا بھی اب مشکل مری جانو

مٹے ہو جس ہنر اور فن پہ تم وہ مٹنے والے ہین
یہ سودا کب تک اے شمع سحرگاہی کے پروانو

بھرا سمجھے ہو جس گھر کو نہین دیّار ہان کوئی
کہان بیٹھے ہو تم اے خانہ ویران کے دربانو

نصیحت میری مانو اب بھی اپنی ہٹ سے باز آؤ
پھری جس وقت دیکھو میری چتون تم بھی پھر جاؤ

گیا دور حکومت کا بس اب حکمت کی ہے باری
جہان مین چارسو علم و عمل کی ہے عملداری

جنھین دنیا مین رہنا ہے رہے معلوم یہ انکو
کہ ہین اب جہل و نادانی کے معنی ذلت و خواری

[۱] یہ ایک حدیث کی طرف اشارہ ہے جسکے الفاظ یہ ہین " لاتسبوا الدّھر فان الدّھر ھو اللہ " یعنی زمانہ کو برا نہ کہو کیونکہ وہ بھی ایک شان ہے شیون الٰہی مین سے اور زمانہ کے جو واقعات تم کو ناگوار گذرتے ہین وہ درحقیقت خدا کے کام ہین۔

ضرورت علم و دانش کی ہے ہر فن اور صناعت مین — نہ چلسکتی ہے اب بے علم تجّاری نہ معماری
جہان علم تجارت مین نہ ماہر ہونگے سوداگر — تجارت کی نہ ہوگی تا قیامت گرم بازاری
نہ پائینگی پسند اُن نوکرون کی خدمت و طاعت — جنھین پائینگے آ قا زیورِ تعلیم سے عاری
اگر چاہینگے کرنی آدمی گھوڑونکی سائیسی — تو دینا ہوگا اونکو امتحانِ علم بیطاری
نہ مستغنی بکا دل علم سے ہین اب نہ باورچی — ہوا ہے مدرسون سے مطبخون تک فلسفہ جاری
یقین جانو کہ آیندہ ملے گی در بدرگا ہوانہین — گر آٹا پیسنے کو چاہئیے گی اک پسنہاری
کوئی پیشہ نہین اب معتبر بے تربیت ہرگز — نہ فصّادی نہ بزّازی نہ کتّالی نہ عطّاری

جہانتک دیکھئے تعلیم کی فرمانروائی ہے
جو سچ پوچھو تو نیچے علم ہے اوپر خدائی ہے

گئے وہ دن کہ تھا علم و ہنر انسان کا اک زیور — ہوئی ہے زندگی خود منحصر اب علم و دانش پر
کوئی بے علم روٹی سیر ہوکر کھا نہین سکتا — نہ زرگر اور نہ آہنگر نہ بازیگر نہ سوداگر
مہذب ہونا چاہئیے مزدور اب اور راج اقلیدس — بس اب دنیا مین بیعلمون کا ہے اللہ ہی یاور
نہ پہنے گا کوئی جاہل کی شاید سی ہوئی جوتی — بس اب موچی فلاطون سے نہین کچھ ہون تو ہون کمتر
جہانداری مین آج ایک ایک عامل ہے جم و کسریٰ — جہانگیری مین ہے ایک اک سپاہی طغرل و سنجر
گئے وہ دن کہ تھے محدود کام انسان کے سارے — برابر تھا بئے کا گھونسلا اور آدمی کا گھر
یہ دورہ ہے بنی آدم کی روز افزون ترقی کا — جو آج اک کام ہے اعلیٰ تو کل ہو اُس سے اعلیٰ تر
کوئی دن مین خسارہ سب سے بڑھکر اسکو سمجھینگے — کہ دو دن آدمی ٹھہرا رہے یہان ایک حالت پر
نہ تھا غیر از ترقی فرق کچھ انسان و حیوان مین — دیا ہے امتیاز انسان کو یہ تعلیم نے آکر

زمانہ نام ہے میرا تو مین سب کو دکھا دونگا — کہ جو تعلیم سے بھاگینگے نام اونکا مٹادونگا

ہمارے شکر سے ای قوم احسان اوسکا بالا ہے
کہ جسنے قوم کی تعلیم کا یہان ڈول ڈالا ہے

خدا کی برکت اور رحمت ہو نازل تجھپہ اے سید
کہ تونے بھائیون کا ڈوبتا بیڑا سنبھالا ہے

فدائی قوم کے تجھسے ہی گذرے ہونگے دنیا مین
کہ دلسوزی کا جنکی آج تو مون مین اجالا ہے

بھلائی کا تری احسان مانین یا نہ مانین ہم
بھلائی کرنے والون کا ہمیشہ بول بالا ہے

کرین کیا گر نہ ابنائے زمان ہون بدگمان تجھسے
کہ درد دل کی کیفیت سمجھنے سے اونکی بالا ہے

ہونہ کوئی ہمدردی کا دیکھا تھا نہ یارون نے
ترے کامون نے انکو اسلیئے حیرت مین ڈالا ہے

کیا ہے کام جو تونے نہ ڈر انجام سے اسکے
کہ نیکی کا نشان قایم خدا خود رکھنے والا ہے

کیا گو تونے سب کچھ پر بہت کچھ ہے ابھی کرنا
ہے آخر قوم کی تعلیم یا مونہ کا نوالا ہے

جسے احباب اک قصر رفیع الشان سمجھے ہین
نہو تو اسکا پشتیبان تو اک مکڑی کا جالا ہے

عزیزون کو خدا وہ نا مبارک دن نہ دکھلائے
کہ سایہ تیری ہمدردی کا انکے سر سے اٹھ جائے

ترے احسان رہ رہ کر سدا یاد آئین گے اونکو
کرینگے ذکر ہر مجلس مین اور دہرائینگے اونکو

تری کوشش پہ تیری زندگی مین جو کہ ہنستے ہین
نتائج اوسکے تیرے بعد خون رلوائینگے اونکو

تری رایون کو جو منسوب کرتے ہین ضلالت سے
زمانہ کے حوائج جلد تر شرمائینگے اونکو

ترے کامون کو خود رائی پہ جو محمول کرتے ہین
دل انکے کوئی دن جاتا ہے خود جھٹلائینگے اونکو

اونھون نے خود غرض شکلین کبھی دیکھی نہین شاید
وہ جب آئینہ دیکھین گے تو ہم دکھلائینگے اونکو

بہت مشکل سے جانی سرد مہری قوم کے دل سے
مگر تیرے ہی دل کے داغ کچھ گرمائینگے اونکو

اگر ہین بھی کہین کچھ کچھ دبی چنگاریان باقی
لگائینگے وہ گھر مین آگ جب سلگائینگے اونکو

بہت ہین مدعی ہمدردی اسلام کے لیکن
ٹٹولین گے انھین جب یار خالی پائینگے اونکو

کبھی تسبیح کو اونکی ملی فرصت وظائف سے
تو تیری ہند منتین اسلام کی گنوائین گے اونکو

ملا گو قوم سے ابتک نہین اصلا صلا تجھکو
نہین امید پر تجھسے کہ ہو اسکا گلا تجھکو

جنھون نے قوم کی اصلاح کا بیڑا اوٹھایا ہے
اونھون نے پھل سدا محنت کا دنیا مین پایا ہے

یہ تیری خوش نصیبی تھی کہ ثمرہ تیری کوشش کا
خدا نے زندگانی مین تری تجھکو دکھایا ہے

بہت جھکڑ چلے اور آئین اکثر آندھیان لیکن
نہ اکھڑا ہو کر [illegible] باغ جو تو نے لگایا ہے

دیا ہے ساتھ بھی تیرا ہزارون نے دل وجان سے
اگر دو چار نے کچھ کرکے تیرا دل دکھایا ہے

ادہر پورب سے پچھم تک ادہر اُتر سے دکھن تک
[illegible] دگار اپنا جس کو سب نے ڈھونڈا تو نے پایا ہے

اودہ سے سندھ تک کشمیر سے راس کماری تک
دلون مین تو نے سکہ شہرہ اپنا بٹھایا ہے

دکن مین تیرے یاور ہین رو آیہ مین ترے ساتھی
ترا مداح ملکون مین ہر اک اپنا پرایا ہے

خصوصاً وہ مبارک ملک جسنے ہند مین اول
رکاب اسلام کی تھامی اور اسپر سر جھکایا ہے

خدا کی برکتین پہنچاے اور پنجاب والون پر
جنھون نے ہر سفر مین تجھکو آنکھون پر بٹھایا ہے

جنھون نے قوم کا ہمدرد دل سے تجھکو مانا ہی
تری نصرت مین اخلاص مسلمانی دکھایا ہے

نہو افسردہ دل اور قوم پر فیض اپنا رکھہ جاری
کہ اک ہمت سے تیری بندہ رہی ہین ہمتین ساری

ہوئے ہین سرد دل یارون کے تو ڈھارس بندھاتا رہ
امیدین اونکے استقلال سے اپنی بڑہاتا رہ

ہوا پروا ہو یا پچھوا نہ کر تو اسکی کچھہ پروا
لگایا ہے چمن جو تو نے پودا اسمین لگاتا رہ

امیدین ہین بہت وابستہ تیری زندگانی سے
دعائین قوم کی لے لیکے عمر اپنی بڑہاتا رہ

ابھی سیراب کم ہین اور بہت ہین تشنہ لب باقی
سبیل آخر لگائی ہے تو پیاسون کو پلاتا رہ

نہین تعلیم بے علمون کی کم احیاے موتی سے
زبانین تو نے گر اپنے پہ کھلوائی ہین حق کہکر
فرو ہوتی نہین آتش سے جب آتش بھڑکتی ہے
گیا ہے زندہ مومن کو سدا قومون کے کشتون نے
شدائد مین تحمل خاص میراث انبیا کی ہے

جہانتک تجھمین دم باقی ہے مُردون کو جِلاتا رہ
تو خاموشی سے اپنے نکتہ چینون کو جھکاتا رہ
ہراک شعلے کو آبِ بردباری سے بجھاتا رہ
مہم گر فتح کرنی ہے تو چوٹین دل پہ کھاتا رہ
جو تو آلِ محمد ہے تو سب صدمے اُٹھاتا رہ

کوئی دن اور اس دار المحن مین رنج سہنا ہے
پھر اسکے بعد تجھکو زندۂ جاوید رہنا ہے

عزیزو حق کی نعمت ہے یہ پیرِ ناتوان ہم مین
ہزارون ہم مین ہونگے بیچلر او ریاسٹر پیدا
نہو ہم مین قوم کا ہمدرد یہ قدرت خدا کی ہے
ہمارے تفرقون نے کر دیئے تحلیل سب اجزا
ابھی اوٹھکر فلاحِ قوم پر کوئی کمر باندھے
ابھی سُن لین کسی قومی جماعت مین شکر رنجی
بن آئے قوم کی خدمت تو کیونکر ہم سے بن آئے
اگر بوجھ اس پہیلی کی نہ سیّد ہمکو بتلاتا
نہ کی سیّد کے منصوبون کی گر تائید یارون نے

پھر ایسا پیر ہے ہم مین نہ کوئی نوجوان ہم مین
مگر اے قوم پھر یہ صورتین پیدا کہان ہم مین
نہین رشتہ کوئی مدت سے باقی درمیان ہم مین
نہ پاؤگے کہین ترکیبِ قومی کا نشان ہم مین
ہزارون اُس سے ہو جائینگے پیدا بدگمان ہم مین
ہزارون ہونگے یہ بدفال سُنکر شادمان ہم مین
نہ بد اندیشیان ہم مین نہ خیر اندیشیان ہم مین
تو اسلامی اُخوت تھی فقط اک چیستان ہم مین
تو پھر ہرگز سنبھلنے کی نہین تاب و توان ہم مین

بہت مشکل سے ہاتھ آیا ہے منزل کا نشان یارو
پہنچنے دو سلامت تا بمنزل کاروان یارو

رہو جیسے رہے ہو قوم کے غمخوار و یار ابتک
کرو ڈھندلا نہ اوس رستے کو جو ہے بے غبار ابتک

جماعت کو تمہاری دیکھتے ہین لوگ حیرت سے
تمہارے دم سے ہی کچھ قوم کا باقی وقار ابتک

تمہاری کوشش اور ہمت کا چرچا ہے زمانہ مین
تمہاری خدمتون کی قوم ہے منت گزار ابتک

جو کام انجام کرنا ہے تو سید کے رہو حامی
کہ قومی کامیابی کا اسی پر ہے مدار ابتک

مگر یہ دوستو سن لو کہ ہے آپکی ان بن کا
وہی انجام جو ہوتا رہا ہے آشکار ابتک

پڑے ہین جابجا بکھرے ہوئے اطراف عالم مین
کھنڈر لاکھون ہمارے تفرقون کی یادگار ابتک

ہزارون باغ ویران ہوگئے آپس کے جھگڑون مین
پلٹ کر پھر نہین آئی جہان فصل بہار ابتک

سفینے غرق لاکھون کر دیئے باد مخالف نے
زمانے کو نہین معلوم ہو جنکا شمار ابتک

نہ سمجھو یہ کہ فارغ ہوگئے ہم خاک مین ملکر
ہماری گھات مین ہے انقلاب روزگار ابتک

نظر آتا نہین یہان حملۂ دوران سے بچنے کو
سوا اک درسگاہ قوم کے کوئی حصار ابتک

کرو پورا حصار قوم کو سر جوڑ کر یارو
ہٹاو حملۂ دوران کو سب جی توڑ کر یارو

یہ دارالعلم سد راہ آسیب زمان ہوگا
اسی دارالشفا مین بخت پیر اپنا جوان ہوگا

نہین صورت ابھرنے کی ہماری کوئی پستی سے
اگر ہوگا اسی گھر سے بلند اپنا نشان ہوگا

کمی نے کر دیا ہے علم کی ہمکو سبک سب سے
اسی پاسنگ سے ہوگا تو یہ پلہ گران ہوگا

یہ بیت العلم روز افزون ترقی کا ہے سرچشمہ
اسی چشمہ سے دیکھو گے کہ اک دریا روان ہوگا

یقین ہے ٹہنیان پھیلینگی طوبیٰ سے سوا اسکی
ہمارے واسطے دنیا مین یہ باغ جنان ہوگا

اگر اس آگئی آب و ہوا اس کھیت کی ہمکو
تو جو اوٹھیگا پودا اس زمین سے آسمان ہوگا

اگر اسلام مین باقی ہے خصلت حق شناسی کی
تو ایک اک نونہال اس باغ کا خود باغبان ہوگا

جو حق نے عالم اسباب دنیا کو بنایا ہے
تو جو نکلیگا یہان سے کامیاب و کامران ہوگا

بست مدت سے ہے قحط الرجال اس قوم امت مین
اسی کھیتی سے اوسمین جنس مردم کا سمان ہوگا

بنا اسلام کی کہتے ہین یہ تعلیم دہا دیگی ہو
نہ دہینے دیگا حق اسلام پر گرمہربان ہوگا

کسوٹی ہے یہ دار العلم اسلامی اخوت کی
ہم اوس سے بدگمان ہونگے جو اس سے بدگمان ہوگا

کبھی یہان آکے کچھہ دیکھا بھی ہے اے نکتہ چین یارو
برا کہنا گھرون مین بیٹھکر اچھا نہین یارو

اگر رکھتے ہین دل پہلو مین آکر یہ چمن دیکھین
ریاض قوم کا فصل خزان مین بانکپن دیکھین

وطن کو جو سمجھتے ہین کہ ہے ترجیح غربت پر
وہ آکر شام غربت بہتر از صبح وطن دیکھین

ہوئے ہین جمع یہان جو نونہال اطراف سے آکر
بہم سب کو شریک شادی و رنج و محن دیکھین

محبت اونمین جب دیکھین تو سمجھین بھائی مان جائے
وطن پوچھین تو ہند و سندھ و پنجاب و دکن دیکھین

اگر غیبت مین پوچھین ایک کا حال ایک سے آکر
تو ہر طفل و جوان مین حفظ غیب و حسن ظن دیکھین

تکلف سے بری ایک اک کو دیکھین اور بناوٹ سے
سخن مین راستی دیکھین بیان مین سادہ پن دیکھین

تواضع منعمون کی دیکھین اور غیرت غریبون کی
ادب بچون کا دیکھین نوجوانون کا چلن دیکھین

تامل رائے مین دیکھین تو دیکھین کام مین پھرتی
ٹرائی فیلڈ مین دیکھین کلب مین یونین دیکھین

اطاعت سلطنت کی احترام اہل حکومت کا
وفاداری کی گردن مین بندھی سب کے رسن دیکھین

نہ بو اونمین غلامی کی نہ بیباکی کی خو اون مین
ادب اور معتدل آزادگی اون کا چلن دیکھین

زبان سے قیصر ہندوستان کا نام لے کوئی
تو اک دریا محبت کا دلونمین موجزن دیکھین

سلف پر فخر دیکھین اور تاسف اپنی حالت پر
لگن اسلام کی اور قوم کی دلمین چبھن دیکھین

نمازون کی تقید دیکھین اور روزون کی پابندی
اجازت نیک کرداری کی اور ہر کام کی بندی

کلب مین آکے گرا حباب رنگِ انجمن دیکھین
تو زیب کرسئِ صدر اک مجسم نوین دیکھین

نہ دیکھی ہون جنھونے شفقت و طاعت کی تصویرین
وہ بک اور اُسکے شاگردون کو باہم ہمسخن دیکھین

تاسف کرتے ہین جو ہند کی نا اتفاقی پر
کلب مین ہندیون کے آئین وہ اور زیون دیکھین

اگر باور نہو اخلاص سُنّی اور شیعی کا
بہم شیر و شکر یہاں چار یار و پنجتن دیکھین

نہ دیکھا ہو جنھونے پیار ہندو اور مسلمان مین
وہ آکر مسلم اور ہندو کو یکجان و دوتن دیکھین

مسیحی پوششین دیکھین مسلمانون کے بچون کی
مسیحی کو مسلمانی قبا زیب بدن دیکھین

مجسم دیکھنی ہو شکل مہر مادری جنکو
وہ بچون سے سلوکِ آرنلڈ و بیرلین دیکھین

اگر ہو دیکھنی تقریر مین تصویر معنی کی
تو والس کا بوقتِ درس اندازِ سخن دیکھین

اگر اسکول مین چاہین کہ دیکھین ہو سٹ لا آگر
فرائض مین تمام اوقات اوسکے مرتہن دیکھین

و ہم تدریس دیکھین حسن اور تی کو اگر یہ ہون
نہ پیشانی پہ بل دیکھین نہ ابرو مین شکن دیکھین

ادب اور شوقی تاریخ کا ہو دیکھنا مخزن
تو شبلی سا وحیدِ عصر و یکتائے زمن دیکھین

اگر بو جعفر طوسی کو زندہ دیکھنا چاہین
تو عباس ابن جعفر سا محیطِ علم و فن دیکھین

سخن کوتاہ - دار العلم پر ہون قوم کے نازان
جو آکر اوسکا ایک اک دُرِ مکنون من و عن دیکھین

پھر اسکے بعد دیکھین گر مُربّی اپنے بچون کا
تو اک بچون سے بڑھکر زندہ دل پیر کہن دیکھین

خوشی مین رنج مین صحت مین بیماری مین یکسان
اُسے جب آکے دیکھین قوم کی دُھن مین مگن دیکھین

رہین چپ کسطرح ہم باغبان کی مدح و تحسین سے
جب ایسا حیرت افزا آنکھ سے اپنی چمن دیکھین

نہ سمجھین یہ کہ ہے اُسکو ہماری مدح کی پروا
اگر سیّد کا استحقاقِ اہل انجمن دیکھین

محبّ قوم سنتا ہے در و دیوار سے تحسین
جنھین باور نہ آئے وہ محبّ قوم بن دیکھین

ادا سیّد کا حق تو ہم سے ہو سکتا ہے کیا حالی
مگر ہان ہمکو اپنا فرض کرنا تھا ادا حالی

تمت

ترتیب

مولانا مولوی محمد شبلی صاحب نعمانی

پروفیسر مدرسۃ العلوم علیگڈھ

متعلق

اجلاس چہارم محمدن ایجوکیشنل کانگریس

منعقدہ بمقام علیگڈھ

مَطبَعُ مُفِید عَام آگرہ میں طبع ہوا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ترکیب بند

مولانا شبلی

حیرتم می برد اینک که بدین زینت و ساز
چیست کین بزم بآئین دگر بست طراز

جلوه گاهیست همانا همه رنگ و همه بوی
بزمگاهیست همانا همه برگ و همه ساز

مژده باد اهل نظر را که تماشا مفت است
شاهد بزم دگر چهره برافروخت بناز

بسکه شور طرب از خاک بگردون بر شد
باز این گنبد فیروزه پرست از آواز

هان به آئین ادب آی که سرتاسر بزم
پردهٔ دیده بود فرش به پهنا و دراز

بزم را تا چه قدر پایه بلند است امروز
بسکه والاگهران اند درو جلوه طراز

در صف صدر جوان حوصله پیری بنگر
رهبر قافلهٔ ما به نشیب و به فراز

وآن گرانمایه بزرگان که زبیتابی شوق
در نوشتند بپای طلب این راه دراز

همه خوشخوی و همایون نفس و پاک نهاد
همه دانش طلب و دیده ور و نکته نواز

گر حدیث از شرف نسبت ایشان گذرد
انجمن را بتوان گفت که بر خویش بناز

فرهٔ بزم نگر گرمی هنگامه ببین
ور به پرسی که چرا اینهمه زیب است و طراز

بازگفتے بہ سخن پیشم و در ذوق سخن
ندہم پاسخ و اقف نہ ز سر گیرم باز

انتظار تو و شوق تو چو از حد گذرد
لاجرم پردہ کشایم ز رخ شاہد راز

تہنیت گویم و از جا روم از جوش طرب
مژدہ بر مژدہ رسانم کہ بصد زینت و ساز

با ہمہ فرّہ و فر با ہمہ تمکین و شکوہ
چارمین **مجلس تعلیم** نہادند آغاز

ہی چہ آغاز - کہ پیرایۂ ایام است این
ہی چہ آغاز - کہ صغرای صد انجام است این

ہان بیا - عرصہ کہ شوق و تمنا بنگر
ہان بدریوزۂ فیض آمدہ دریا بنگر

آنچہ از گرمی ہنگامہ و انبوہے ناز
ہیچ جای نتوان یافت بہر جا بنگر

گوشہا - محو نواہاے دل آویز بہ بین
دیدہ ہا - را ہمہ حیران تماشا بنگر

آن گرانمایہ بزرگان کہ بدانش مثل اند
ہمہ را جای - درین بزم دل آرا بنگر

ور نشان مے طلبی - بہر شناسا بودن
فرّۂ تابش اقبال - بہ سیما بنگر

نگہ از مہر - سوے **حالی** آزادہ فگن
وان **نذیر احمد** طوطی شکرخا بنگر

آن یکے را بہ لب - آن نغمۂ جانسوز بہ بین
وان دگر را بکف - آن دفتر انشا بنگر

پس از ان پایہ فرود آی و بہ پائین بساط
شبلی دلزدہ را - زمزمہ پیرا بنگر

نالۂ چند کہ ریزد ز لبش باز شنو
پس - ز جا رفتن دلہای شکیبا بنگر

تا بسنجی کہ فغانش بود سنے چیزے
آنچہ بر مارود از چرخ ستم زا بنگر

ہرچہ از شوکت اسلام شنیدی زین پیش
اینک آن زمزمہ را مایۂ سودا بنگر

اینک آن دفتر اقبال - پراگندہ بہ بین
اینک آن نسخۂ اسلام معجزا بنگر

دودمانہا - ہمہ سرگشتۂ حرمان - دریاب
خاندانہا - ہمہ در رفتہ بہ یغما بنگر

آن جگر دوز فغان سنجی احباب شنو — وان دل آشوب شکر خندهٔ اعدا بنگر
بگذر از گریه و از جیغ و نگونساری بخت — آنچه بر ما رود از جور- هم از ما بنگر

چند- با بخت و فلک- دست و گریبان باشیم
صرفه آنست که از کرده پشیمان باشیم

روزگاریست که سرگشته سعیم- مگر — نخل اندیشهٔ ما هیچ نیاورد ثمر
هرچه گفتیم و شنیدیم- بجای نرسید — گرچه- صد بار بگفتیم و بگوئیم دگر
هیچ از ناوک تدبیر نیامد به نشان — همه بگذار- همین **کانگرس** را بنگر
چار سال است که این جاده نوردیم دمی — حاصل ما نبود زان همه جز لوک و نگر
تا چه سود است که در عرضهٔ سالی دو سه روز — نغمهٔ چند سرایند با آهنگ اثر
تا چه سود است که در بزم سهنجار سخن — مصرعی چند بیافند و بخوانند از بر
هم ز هر ناحیه- دیده وران جمع آیند — وانگه آن دفتر پارینه کشایند از سر
آن یکی- گرم- بجا خیزد و استد بر پای — رو به بزم آرد و صحفه نهد اندر محضر
هم بر آن حرف دلاویز زبان و حجج — گوید آنگونه که رسم است در آئین هنر
حاضران جمله به تسلیم و به انکار آیند — خود گمان برده که از بی بودش نفع و ضرر
پس فراوان سخن از گفته و ناگفته رود — تا بجای که خود آن حرف شود یک دفتر
دو سه بحثی که گزینند بپایان سخن — جمله دارند قبولش که ازین نیست مفر
بعد ازان کانهمه هنگامه نشیند از پای — بزم برهم شود و خلق شود راه سپر
آن سخنها همه افسانه و افسون گردد — آن بناها همه یکباره شود زیر و زبر
دل ز اندیشه تهی گردد و یاران عزیز — مست خسپند بغفلت که تا سال دگر

خود همین ست گر آئین طلبگاری ما
وای برما و برین هرزه زیانکاری ما

چند سال است که یک کس ز عزیزان دیار | می ندانست که چون میگذرد لیل و نهار
تا چه نیرنگ همی آورد از پرده سپهر | تا چه در باخت بازی فلک شعبده کار
از غلط کاری ما بر سر اسلام چه رفت | تا چه بودیم و چه هستیم و چه داریم شعار
غافل از کار دهم از فتنه پیمائی فلک | فارغ از خواهش و از هرزگی خواهش دنیا
همه را بادهٔ دوشینه فرو برده بخواب | همه آسوده مستی پی نیسه و از نشه ده شمار
ما همان است بخواب اندر و نیرنگ سپهر | فتنها ریخت چنانکه توان کرد شمار
سختی دهر چو از حوصلهٔ صبر گذشت | بر گرفتیم سر از خواب سراسیمه و زار
لب پر از موبه که آه این چه جفا رفت بما | دل در اندیشه که هی تا چه بود چارهٔ کار
هر یکی گرم براه طلب افتاد چنان | که در آن پویه ندانستی روز از شب تار
گرچه راندند درین ره به نشیب و به فراز | پا بپا گرچه درین مرحله ماند از رفتار
هم ز بی راهروی بود که با این تگ و پوی | خود بسر منزل مقصود نیفتاد گذار
از تبه کاری و بربادی ما هیچ نکاست | ما همانیم و همان بر همی شهر و دیار
پستی بخت۔ هم امروز چنان است که بود | حالت جمله هم امسال همان است که پار
داورا آنکه جهاندار و جهان بخش توئی | بندگان تو دریغ است که باشند نزار
پسند اینکه نشینند باین روز سیاه | خاک بوسان سر کوی رسول مختار

داورا۔ هان پسند اینکه درین کد باشیم
ماکه از حلقه بگوشان محمد باشیم

قصیدہ

آغا کمال الدین سنجر

متعلق

اجلاس چہارم محمدن ایجوکیشنل کانگریس

منعقدہ بمقام علیگڈہ

مطبع مفید عام آگرہ میں طبع ہوا

قصیدهٔ آغا کمال الدین سنجر

عبرة للناظرین

بسم اللّٰه الرحمٰن الرحیم

کنم بنام خداوندگار عنوان را ۔ که نطق داد و روان داد آخشیجان را

همان خدای مقدس که دست قدرت او ۔ نموده پهن بساط بسیط کیهان را

همان خدای معظم که ذات اقدس او ۔ بعقل و علم بیاراست شخص انسان را

همان خدای که از ترک سجدهٔ آدم ۔ رجیم کرد ز درگاه قرب شیطان را

همان خدای مکرم که بر رسول کریم ۔ ز روی معجزه نازل نمود قرآن را

همان خدای که از سنگلاخ خاک عرب ۔ زمین دین دمانید باغ و بستان را

همان خدای که از فرّ دین ختم رسل ۔ عطا بزمرهٔ اسلام کرد ایمان را

همان خدای که با مصطفی شب معراج ۔ ز پرده داد برون رازهای پنهان را

همان خدای که بر اهل کفر چیره نمود ۔ بزور و قوت دین نبی مسلمان را

ایا جماعت آنیم ما که در ره دین ۔ چو خاره خار شمردیم مال و هم جان را

ایا جماعت آنیم ما که در یغزا ۔ خدای داد بما نصرت نمایان را

ایا جماعت آنیم ما که در اسلام — تهی ز کفر نمودیم سطح کیهان را
ایا جماعت آنیم که بنصفت و داد — برون ز دهر نمودیم ظلم و طغیان را
بلی جماعت اسلام ما همانستیم — که نور طلعت ما بود زیب ایوان را
همان گروه فقیریم که بدولت دین — بضرب تیغ گرفتیم روم و ایران را
همان گروه قلیلیم کو بشوکت و فر — نمودی داد بما دولت فراوان را
همان گروه شجاعیم کو بگاه نبرد — ز فرق پست کشیدیم تیر غرشان را
همان گروه غیوریم کز شکستن بت — بسوخته دل قوم بت پرستان را
همان گروه حلیمیم کو بحکم خدا — مطیع و بنده خود ساختیم شاهان را
همان گروه جوادیم که ببخشش و جود — بدهر خیره نمودیم چشم قاآن را
ایا جماعت آنیم ما که در گیتی — رواج دهر نمودیم علم و عرفان را
ایا جماعت آنیم ما که در حکمت — زبان ناطقه بستیم اهل یونان را
ایا جماعت آنیم ما که اهل فرنگ — گرفته اند ز ما علم دین و دوران را
ایا جماعت آنیم کو بفضل خدای — بتحت حکم کشیدیم ملک امکان را
ایا جماعت آنیم کو بچالاکی — بگوی کله دشمن زدیم چوگان را
اگر که رستم دستان بجنگ ما نگریست — زدی ز فرط تحیر بفرق دستان را
بضرب تیغ دلیران فوج ما بالله — عدو ندید دگر باره روی میدان را
بکوفتیم همانا بگرز هیکل سان — سر سران جهان همچو پتک سندان را
نشست بر دل سخت حسود تا سوفار — رها ز شصت چو کردیم تیر پران را
یکی پیاده ز فوج سپاه ما نشمرد — چو پیره زال جهان رستم و نریمان را

همی زبارهٔ گیتی نورد ما آموخت / بروز واقعه صرصر خرام وجولان را
زمین معرکه جنبش نمود همچو سپهر / چو تاختیم بمیدان خصم یکران را
بلی بهمت پیشینیان ما در دین / رضا زخویش نمودند حی سبحان را
بحق ذات خداوند قادر متعال / که آفریده مه وهور وچرخ گردان را
بحق آنکه زفرط کمال قدرت خویش / فروغ داد رخ مهر و ماه تابان را
بحق آنکه بیفزوده در سپهر برین / شعاع طلعت برجبین وتیر و کیوان را
بحق آنکه بخشیده از مشیت خویش / بزهره چنگ وبمریخ تیغ بُرّان را
بحق آنکه بجن و بانس و دیو و پری / سپرد رتبهٔ شاهنشهی سلیمان را
که در زمانه کسی همچو ملّت اسلام / نیافت دولت و اقبال و عزت وشان را
کنون پس از چه ایا ساکنان کشتی دین / شده است کشتی ما غرق موج طوفان را
به پیش روی حریفان نشاند صمٌّ بکم / چرا سپهر جفاکار ما فصیحان را
چه کرده ایم عزیزان چنان که در گیتی / نصیب کرد بما کردگار خذلان را
زنور دین نه شبستان ما منور بود / که کشته است الا شمع آن شبستان را
چرا فزع ننمائیم و ما جزع نکنیم / بآسمان نرسانیم آه و افغان را
مگر نه دین رسول خدا گلستان بود / خزان رسید الا از چه آن گلستان را
چرا خزان بگلستان دین احمد تاخت / گداخت از چه دل بلبلان نالان را
بدان عهود که حق کرده بود در قرآن / چه شد بما که شکستیم عهد و پیمان را
مگر که دین بدنیا نموده ایم بدل / الا چه شد که نداریم این و نه آن را
مگر که بدعت احداث کرده ایم بدین / و یا که غرق شدستیم جمله عصیان را

اگر بخدا و رسول مستقیم | ز روی شرک و شقاق و نفاق بهتان را
بمقابل انعام نعمت ایزد | نموده ایم همه ارتکاب کفران را
که ما کمر جهل بسته ایم و نفاق | ازان خدای بما داد رنج و حرمان را
نعم بکیفر کفران نعمت یزدان | سزاست خفت و خواری تباه‌کاران را
وگرنه از چه سبب حق گرفت از کف ما | هر آنچه داده بما بود ساز و سامان را
چه شد جلالت اسلام و کو جلادت قوم | ملول کرد چرا چرخ ما غریبان را
کجاست حشمت صدیق و شوکت فاروق | چه پیش آ [illegible] گاه عثمان را
الا ز جور فلک خار و زار دهر شدیم | خبر کنید عزیزان علی عمران را
چه شد بدولت عباسیان عالیقدر | چه کرد چرخ جفاجوی راد مردان را
کجاست حشمت و اجلال ارسلان محمود | که می‌فشرد گلو ضیغم نیستان را
چه شد بشوکت سلجوقیان نام‌آور | که بود از رخشان روشنی خراسان را
چرا بداد دل بی‌نوای ما نرسند | ز ما که رنجه نمود است قلب ایشان را
خوش است زار بگرییم ما بحالت قوم | چنانکه تیره شود چشم ابر نیسان را
بروز جشن بریزیم لولو سیّال | ز بحر دیده فشانیم دُرّ غلطان را
ز بد نصیبی قوم و ز کج روی فلک | زنیم چاک بسوز جگر گریبان را
مگر تو ای دل محنت نصیب من خوش باش | که این جلسه فزاید بجسم در جان را
نه این جلسه ز بهر رفاه ملت ماست | چرا فرح نفزائیم قلب پژمان را
ازین جلسه ایا قوم بهره‌مند شوید | رضا کنید هم از خویش پاک یزدان را
ز خویش دور نمائیم جهل و جنگ و نفاق | مگر بحشر ببینیم باغ رضوان را

هزار شکر که پیران ما بدان فکرند ‌‌‌‌— کنند تربیت از روی مهر طفلان را

هزار شکر حنفا حامیان دین مبین — بدرد قوم فراهم کنند درمان را

همه دلاور و دانشور ند دریا دل — تمام منبع فیضند لطف و احسان را

بویژه حضرت والا نژاد سید سید — که وقف قوم نموده است با شعف جان را

امین صادق ملت که بر نصیحت قوم — ز روی مهر گشوده لب درافشان را

طبیب حاذق ما کز دم مسیحائی — بنطق زنده کند مردگان بیجان را

سخنوری که بیک نکته مے تواند گفت — بروز بحث جواب هزار برهان را

مقرری که همانا بمنطق شکرین — زدوده زنگ غم از سینه غم نصیبان را

مهاجری که گشاده است با هزار شکوه — برای تربیت قوم خان الوان را

مدبری که بتدبیرهای گوناگون — گشاده یا مدد قوم این دبستان را

خصوص زمرۀ پنجابیان نام آور — که خود حمایت قوم است کار ایشان را

دگر چرا نه در آفاق کامیاب شویم — طرب چسان نرسد خاطر پریشان را

الا که عاقبت کار قوم شد محمود — هزار شکر خداوندگار رحمان را

امیدوار از انیم کاحمد و محمود — برآورند ز سیرت قلوب حیران را

ز روی مرحمت و لطف مرهمی بنهند — پی تسلّی دل سینه های بریان را

مراست چشم که از روی لطف پاک کنند — باستین کرم دیدهاے گریان را

هزار شکر گشودم بمدح قوم زبان — همین بس است پی سنجش ثناخوان را

خدا کند که بامداد پیر و بخت بلند — رسد شکیب بدل جمله ناشکیبان را

برون شوند ز ظلمات جهل و بخل و نفاق — ز دست خضر بنوشند آب حیوان را

قصیدہ

مولوی محمد عبداللہ صاحب فخری لاہوری

متعلق

اجلاس چہارم محمدن ایجوکیشنل کانگریس

منعقدہ بمقام علیگڈہ

مطبع مفید عام آگرہ میں طبع ہوا

قصیده

محمد عبدالله صاحب فخری

جلسهٔ علمی و اسلامیِ قوم ماست این — پیرِ روشن رای روشن روی ما آراست این

آنچه در وی هست بر جائی خودش موزون بود — دلپذیر هر همه مطبوع سر تا پاست این

آسمانه آسمانی مختصر بر در فضاست — زآسمان گو پست آمد از همه بالاست این

اتفاقِ آب و آتش گو خلافِ قدرتست — گرمیِ هنگامه اندر موسمِ سرماست این

لوحش الله جلسهٔ خرّم چو گلزارِ ارم — یک چمن آراسته از مردم داناست این

مختلف مردم درو گرد آمده از هر دیار — اینت ادنی اینت اوسط طبقهٔ اعلیٰ ست این

جلوه گر کرسی به کرسی صف به صف ترتیب وار — یک تماشای فلک بزم نشاط افزاست این

یک خدا را بندگان و یک نبی را امّت اند — بر سر پیشانیِ منشورِ دین طغراست این

یک خیالِ دردِ قومی جمله را اینجا کشید — ضاعف الله ضاعف الله ده چه دردی خاست این

اندک اندک قوم زان خوش خواب بر جستن گرفت — باد بر سید مبارک تهنیت را جاست این

خفته بود اسلام زیر سایهٔ خوابِ گران
دهر میگفتی که مُرد اکنون نخواهد خواست این

پیری آمد خواند افسون آب زد بر خفتگان
کرد از نو زنده تا نوعی از احیاست این

قوم در ظلمت که پیری شمع در کف زد ندا
که برون زین منزل خون مسا[illegible] احیاست این

قافله در دشت گم مردی ز غیب آمد و گفت
که برآ زین تهلکه نیست راه راست این

کشتی قومی بطوفان مر بوزن در نالها
خضر شکلی آمد و گفتا چه واویلاست این

بر کنار افگند کشتی رفت جوشش کنون
نزد من با آن نشانها نیست کس آگاست این

سیّد علوی گهر جوهر شناسِ علم دوست
کز جواهرهای علوی گوهر یکتاست این

سلسله جنبان علم نوست در اسلامیان
در جهانِ علمِ نو مانا ابو الآباست این

عالمی ظلمات دانش چشمهٔ آبِ بقاست
ساقیش جامی بکف پیر خضر سیماست این

بو البشر زین علم سبقت برد بر روحانیان
در کلامِ پاک رمزِ علّم الاسماست این

هر زمان انگشتها در گوشها آید ندا
قوم را شیداست این و قوم را شیداست این

یک تن و همّت جهانی قدرتِ حق را نگر
عینکِ قدرت نما و دیدهٔ بیناست این

همّت ای اسلامیان همّت خدا را همّتی
کارِ سیّد نیست کارِ ماست کارِ ماست این

کار بر فردا چه بگذاریم فردا هیچ نیست
اینکه امروزست خود دیروز را فرداست این

کار سیّد بود خود کین قوم را بیدار کرد
آنکه بیده خوابِ ما ماناست این ماناست این

قوم خفته بود شامت گشته شکلِ اژدها
حلقه گرد اگرد منبر دنا گمان برخاست این

گفت قُم قُم ایّها القوم ایّها القوم اینچه خواب
اژدهای بدبیه قصدِ جانِ ما بر پاست این

نعرها میزد بگریه کایّها النّاس العجل
ورنه دید یکدم کشد ما را چو خوردن خواست این

العجل ای قومِ خفته العجل کآمد اجل
قهرِ حق در پیکرِ اژدر بجنبشها [illegible]ست این

نیم خوابان زان شغبها چشم مالان خاستند — اژدها نادیده در نالش که ها ها هاست این

آن یکی در کوری تحقیق گفت اژدر کجاست — وان دگر تقلید یا نه گفت هان اینجاست این

اژدها نادیده و بر خفتگان خنده زنان — تا که دانایان چنین دانند که داناست این

جای گریه خنده را از شان بیداری شمرد — این مگر اصلاح قومی نیست استهزاست این

ای محب القوم ای سیّد جزاک الله خیر — جهد تو نامی بدنیا توشهٔ عقبیٰ ست این

هیچ بیجا کار چون من بندهٔ آزاد نیست — هر چه گفتم قوم داند جاست یا بیجاست این

آخر آمد نظم و در آخر دعا گفتن خوش است — اِسْتَجِبْ لِی دَعْوَتِی یا رب کنم درخواست این

سیّد ما شاد باد و قوم ما آباد باد — اضطراری حالت فخری و استدعاست این

تمت

نظم

منشی محمد ارتضی علی کاکوروی

متعلق

اجلاس چہارم محمدن ایجوکیشنل کانگریس

منعقدہ بمقام علیگڈھ

مطبع مفید عام آگرہ مین چھپی

نظم

محمد ارتضی علی علوی کاکوروی

چاندنی رات تھی کل پیر فلک کی مہمان
کہ سر شام سے تھا صبح منور کا گمان

سطح غبرا پہ تھا اسطرح پڑا عکس قمر
صاف دہوئی ہوئی جسطرح بچھی ہو چادر

عالم نور وہ ہر شئے پہ نظر آتا تھا
جلوۂ تابش خورشید کو شرماتا تھا

چرخ پر عقد ثریا کی نمایان تھی بہار
جسطرح گردن مہوش مین جڑاؤ کوئی ہار

منتشر چرخ پہ ہر ایک طرف تھے اختر
جسطرح ہار کے ٹوٹے ہوئے موتی اکثر

کہکشان اور ستارون کا عجب تھا نقشا
نیلی مخمل پہ بنا کام تھا زر دوزی کا

قابل سیر تھا دریا شب مہتاب مین کل
تانۂ آب تہا پرتاب کہ تھا شیش محل

آب دریا تھا شب ماہ مین یون موج فگن
چہرۂ حور پہ جسطرح سے زلفون کی شکن

چاندنی رات سے پیدا تھی مزے کی خنکی
اور دلہن کی طرح آہستہ ہوا چلتی تھی

دیر تک میننے یہ قدرت کا تماشا دیکھا
صنعت صانع معبود کا نقشہ دیکھا

چاندنی دیکھ کے اسطرح کی فرحت پائی
دیکھتے دیکھتے آنکھون مین مری نیند آئی

خواب مین کہہ نہین سکتا مگر اک غفلت تھی
خواب اصلی نہین نقلی کی سی کیفیت تھی

سرزمین ایک نظر آئی نہایت آباد
پر فضا روح فزا دلکش و دلچسپ سواد

وہ عمارت نظر آتی تھی وہ قصر و ایوان
منفعل جنکی بلندی سے سپہر گردان

خانقاہیں تھیں مساجد تھے کہیں دار علوم
حق پرستون کا رہا کرتا تھا ہر وقت ہجوم

اللہ اللہ وہ ذکر احدی وردِ زبان
دیکھکر شغل کو تھے جن و ملائک حیران

اونکی تسبیح کا ہوتا تھا فلک پر چرچا
اونکی توصیف مین ہوتے تھے ملائک گویا

خانۂ حق کی سجاوٹ کا کرون کیا مین بیان
خامہ معذور ہے تحریر سے قاصر ہے زبان

سرو قد تھی وہ اقامت مین ستون یا مینار
جسطرح آکے جماعت مین کھڑے ہون دیندار

طاعتِ ایزد باری مین جھکی تھی محراب
پر وہ سجدے کے لئے گرتے تھے ہوکے بیتاب

در و دیوار سے تھا نور الٰہی کا ظہور
تھا لب فرش مساجد پہ حمد خدا کا مذکور

خطبہ و وعظ کا ہوتا تھا جو پیہم چرچا
فخر سے عرش معلّٰی پہ سر منبر تھا

مدرسون مین تھی وہان کثرتِ تعلیم علوم
طلبہ کا ہی رہا کرتا تھا ہر وقت ہجوم

فلسفہ منطق و انشاء ریاضی حکمت
تھی معانی و احادیث کی کیا کیا شہرت

فقہ مین اور عقائد مین تھا ہر اک کامل
انہیں چرچون مین بہلتا تھا وہان سبکا دل

جتنے اوس شہر مین رہتے تھے بہت تھے خوشحال
جانتے ہی نہ تھے کہتے ہین کسے رنج و ملال

نیک تھے اونکے خیالات چلن اچھا تھا۔
یہ کہ تھین اونمین تھین راضی تھا بہت اُنسے خدا

حضرتِ سرور عالم کی شریعت جاری
ظالم و فاسق و فاجر پہ تھی ہیبت طاری

بیغرض منصف و عادل تھے وہانکے قاضی
فیصلہ وہ کہ فریقین تھے جس سے راضی

چوڑے چوڑے سے بنے اوس شہر مین بازار تمام
جہان بکتی تھی تجارت کی سب اجناس تمام

نہ بیچنے والے تھے ایمان پر اپنے محکم
سب لینے والے تھے مسلمان بڑے نیک شیم

اچھی نیت کا یہ پھل تھا کہ ہمیشہ دولت — گنج قارون کی دکھاتی تھی اونہین کیفیت
کارخانے تھے وہان صنعت و حرفت کے تمام — کام ایسا تھا کہ دنیا نے نہ دیکھا وہ کام
دستکاری تہی زمانہ مین یہ اونکی روشن — دیکھکر دنگ تھے سب اہل فرانس و لندن
بہت افزا و طرب خیز وہان کے سب باغ — تر و تازہ ہو نہین دیکھ کے عالم کا دماغ
بوی گلشن تھی کہ جلتے تھے وہان عنبر و عود — جب ہوا آتی تھی پڑھتی ہوئی آتی تھی درود
روز رہتی تھی جوانان چمن مین اک عید — جنبش برگ سے آتی تھی صدائے توحید
جھومتے تھے مے وحدت کو پیے سب اشجار — ڈالیان جھکتی تھین سجدے کو زمین پر ہر بار
پھل تھے سب اپنے عقیدے مین نہایت پختہ — دیکھکر جنکو ہون سب اہل عقیدت پختہ
لب جو سبزی کے سونے کا عجب تھا انداز — سو گئے خضر تھے یا کرکے وضو پڑھ کے نماز
پتے پتے سے تھا نیرنگی قدرت کا ظہور — آتش گل سے عیان ہوتے تھے وان جلوۂ طور
صحن گلشن مین بپا شور جوانان چمن — گا رہے تھے عجب انداز سے مرغان چمن
بادۂ عیش سے لبریز تھا لالے کا ایاغ — نشہ ایسا تھا کہ ہر ایک کا مختل تھا دماغ
دفعتہً آنکھ سے غائب ہوئی وہ باغ و بہار — خواب نوشین سے ہوئے مردم دیدہ بیدار
خانقاہین نظر آئین نہ وہ مسجد نہ وہ باغ — نہ وہ غنچے نہ وہ گل اور نہ وہ لالے کا ایاغ
نہ مسلمانون کی دولت نہ وہ ثروت نہ علوم — نہ وہ اسکول نہ وہ درس نہ لڑکون کا ہجوم
نام اسلام کا باقی ہے کہان اب اسلام — اور وہ نام بھی افسوس ہوا ہے بدنام
جاہ و اقبال گیا رہ گئی نکبت باقی — عیش و عشرت کی جگہہ حسرت و عسرت باقی
بیکسی رہتی ہے رہتے تھے جہان شاہ جہان — ہوگئے میدان ہوئے ہای وہ قصر و ایوان
ملگئی خاک مین وہ عظمت و ثروت بالکل — ہوگئی شمع شبستان جہان بانی گل

تخت سلطان تھا جہان خاک کا انبار ہے وان — اب تو ڈھونڈھے سے بھی ملتا نہین شاہی کا نشان
چرخ نے ظلم کیا رنگ یہ لائی تقدیر — مانگنے بھیک لگے جو تھے زمانے مین امیر
دانے دانے کو ہوئی قوم ہماری محتاج — لیکن افسوس ابھی ہے وہی شاہانہ مزاج
نہین جاتی ہے امیری کی ابھی بو ہے وہی — ہے وہی طرز وہی رنگ ابھی خو ہے وہی
باز اسراف سے آئے نہ اگر قرض سے ملے — گنج قارون بھی کرے صرف جو بالفرض ملے
ناچ گانے مین ابھی نا کہہ کا گھر خاک کرے — کچھہ پس و پیش نہ حجت نہ کچھہ باک کرے
اور افسوس یہ اوسپر ہے کہ غفلت سے وہی — طلب علم و کمالات سے نفرت ہے وہی
سب کی نظرون سے گری علم کی دولت نہ رہی — ملگئی خاک مین کچھہ خاک بھی عزت نہ رہی
ہو گیا علم مسلمانون سے بالکل معدوم — معنی علم جو پوچھو تو نہون گے معلوم
اپنے ہاتھون سے مٹے آپ حماقت دیکھو — اور اب تک ہے ہماری وہی غفلت دیکھو
ہاے ہمت وہ کہان ہے وہ حمیت ہے کہان — جوش زن کیون نہین ہوتی ہے وہ غیرت ہے کہان
ہے ابھی خیر خبردار سنبھل جا اے قوم — پیچھے رہنا تو نہین خوب نکل جا اے قوم
شکر کر قوم کہ سیّد سے ترا پشت و پناہ — پیر با دانش و تدبیر حقیقت آگاہ
جسنے لی سارے زمانے کی برائی سر پر — بھیک بھی مانگی ترے واسطے جسنے در در
سچے دل سے ترا ہمدرد ترا خیر طلب — اسکو ہے تیری ترقی سے ہمیشہ مطلب
ناخدا ہے تری کشتی کا یہی ہے ملاح — ایسے طوفان مین دیتا ہے تجھے نیک صلاح
تجکو تدبیر بتاتا ہے ذرا چل اوسپر — صاف کھلجائے گا اے قوم تجھے نفع و ضرر
دیکھہ سکتا نہین اے قوم تجھے خوار و زبون — اسکا دل چاک ترے غم سے جگر اسکا خون
زر تو کچھہ مال نہین جان مٹانے والا — خود بگڑ کر تجھے اے قوم بنانے والا

خاک ذلت سے اوٹھائے تجھے بالاکردے
تجھمین کھوئی ہوئی جو بات ہے پیداکردے

اسکی تقریر نے اک دہوم مچائی ہر سو
اسکی تحریر ہوئی اپنے اثر مین جادو

نور سے اسکے منور ہین یہ دیوار یہ در
یہ چمکتے نظر آتے ہین اوسی کے جوہر

اسکی تحریک سے پنجاب کو جوش آیا ہے
اسکی تحریک سے بیہوشونکو ہوش آیا ہے

جسنے غفلت کو سلایا ہے یہ وہ سید ہے
جسنے سوتون کو جگایا ہے یہ وہ سید ہے

تیرے ہی واسطے دلی سا وطن چھوڑا ہے
تیری ہی فکر مین بلبل نے چمن چھوڑا ہے

گر کوئی غم ہے زمانے مین اوسے غم ہے ترا
اوسکے گھر مین کوئی ماتم ہے وہ ماتم ہے ترا

تیرے ہی غم مین ہوا پیر ہوے بال سفید
زندہ رکھتی ہے اوسے تیری ترقی کی امید

شرم رکھہ اوسکے بڑہاپے کی خبردار ہو اب
دیکھہ کیا وقت ہے کیا حال ہے ہشیار ہو اب

طلب علم مین سستی نکر اے قوم تباہ
جادۂ علم سے اے قوم نہو اب گمراہ

پھر وہی اپنا زمانے مین بجادے ڈنکا
پھر اوسی طرح سے دم بھرنے لگین سب تیرا

علم ہی سے تری عزت ہے تری عظمت ہو
علم کے کسب پہ موقوف تری ثروت ہو

باغ عالم مین بندھے پھر تری اگلی سی ہوا
خیر خواہون کی یہی رہتی ہے خالق سے دعا

تری نکہت تری عسرت ہو جہان سے کافور
تیرے چہرے پہ چمکنے لگے اقبال کا نور

آب رفتہ سوے جو باز بیاید اے قوم
نزہت تازہ بتو رو بنماید اے قوم

تمّت بالخیر

مُسَدَّس

حافظ سیّد فضل حق صاحب آزاد پٹنوی

متعلق

اجلاس چہارم محمدن ایجوکیشنل کانگریس

منعقدہ بمقام علیگڈھ

در مطبع مُفید عام آگرہ طبع شد

مُسدّس

حافظ سید فضل حق صاحب

سنو سنو کہ یہ حیرت فزا فسانہ ہے
چلو چلو کہ ہر اک قافلہ روانہ ہے
اوٹھو اوٹھو کہ اوٹھا خواب سے زمانہ ہے
بڑھو بڑھو کہ بہت دیکھنا دکھانا ہے
پھری ہے باغ جہان کی ہوا چلو دیکھو
بہار آئی ہے تم بھی ذرا چلے دیکھو

جہان کو دیکھ لو کیفیتِ جہان کیا ہے ؟
بہار لائی ہے کیا رنگ گلستان کیا ہے ؟
زمین کی چال ہے کیا دورِ آسمان کیا ہے
غرض کہ مشرق و مغرب یہان وہان کیا ہے
جو دیکھنا ہے تو آجاؤ دیکھ لو تم بھی
چمن کا رنگ ہے کیا آؤ دیکھ لو تم بھی

شگفتہ پھول ہین غنچے ہین رنگ لائے ہوئے
بہت ہین پھولے بہت سے ہین پھل آئے ہوئے
شجر ہین اپنی جگہہ مین پرے جمائے ہوئے
چمن ہین ایسے ہی کتنے سجے سجائے ہوئے
جدہر اوٹھاؤ نظر اک ہجوم ہے ہر سو

نواے طوطی و بلبل کی دھوم ہے ہر سو

خوشی ہے عام۔ خوشی سے بھرا زمانہ ہے
خوشی نے بھر دیا اک ایک کا خزانہ ہے
خوشی کا اوج ترقی پہ کارخانہ ہے
خوشی کا شکر گزار آج دانہ دانہ ہے

خوشی کی بزم ہے ہوتے ہین چہچہے کیا کیا
لگا رہی ہے صراحی بھی قہقہے کیا کیا

ہوا سنکتی ہے مستانہ جھومتے ہین نہال
کمال درجہ ہے نظارگی کو اسکا خیال
کھلے ہین پھول نزاکت بھی جنسے ہے پامال
کہ تیتریون مین یہ رنگت ہو خاک مین یہ جمال

جو دیکھو نخل کی رفعت تو ہین پہاڑ کھڑے
پہ اپنے باغ جو دیکھو تو ہین اوجاڑ پڑے

نہ اب وہ باغ نہ وہ بوستان نہ وہ گلزار
نہ وہ ہوا مین لطافت نہ فصل مین وہ بہار
نہ وہ زمین نہ وہ آسمان نہ وہ اشجار
نہ وہ پرند نہ وہ مستیان نہ وہ چہکار

نہ اب وہ شاہد گل کا کہین تجمل ہے
نہ اب وہ نالۂ قمری نہ صوت بلبل ہے

نکلتے خار ہین جس جا سے گل نکلتے تھے
کھنڈر پڑے ہین جہان دور جام چلتے تھے
اب اوڑتی خاک ہے جس گہ مین رنگ اوچھلتے تھے
اندھیرے رہتے ہین جنمین چراغ جلتے تھے

نہ اب وہ بزم نہ وہ دور ہے نہ وہ ساقی
خمار عیش گزشتہ بھی اب نہین باقی

عجب طرح کی پڑی ہاے یک بیک افتاد
گزر گئی ہے جو آنکھون کے سامنے روداد
نہ وہ چمن ہے نہ وہ بلبلین نہ وہ شمشاد
کسیطرح وہ نہین دل سے بھولتی۔ فریاد!

مین سوچتا ہون وہ عالم سراب تہا۔ کیا تہا
کوئی طلسم تہا یا وہم و خواب تہا۔ کیا تہا

گزر گئین جو ہم صحبتین نہ پوچھو کچھ
نکالین عیش کی جو صورتین نہ پوچھو کچھ
بسر آئی ہین جو عشرتین نہ پوچھو کچھ
وہ صرف ہو گئین سب ہمتین نہ پوچھو کچھ

وہ رنگ عیش وہ عشرت جہان نہ دیکھہ سکا
جہان کو کیا کہون۔ یہ آسمان نہ دیکھہ سکا

روا نہین گلۂ روزگار۔ کیا حاصل
کسی کا دل نہ دکھا بار بار۔ کیا حاصل
شکایتون سے ہے انجام کار کیا حاصل
خزان مین تذکرۂ نوبہار کیا حاصل

سُنا سُنا کے فسانے نہ یون ادہیڑ مجھے
بہار جا چکی او باغبان نہ چھیڑ مجھے

مین جانتا ہون کہ مجھسا نہین کوئی برباد
اگرچہ اگلے فسانے مجھے بھی ہین سب یاد
نہ مجھسا ہوگا کبھی کوئی مورد بیداد
مگر مین ننگ خلایق ہون ننگ آدم زاد

جہان مین عاجز و احقر نہین کوئی مجھسا
بُرے بہت سے ہین بدتر نہین کوئی مجھسا

نہ مجھسا مفلس و نادار و ناتوان کوئی
نہ مجھسا رہ گم کردہ کاروان کوئی
نہ مجھسا بے زر و بے زور بے امان کوئی
نہ مجھسا ننگ جہان زیر آسمان کوئی

جہان مین دشمن دل دشمن حیا مین ہون
جو گر کے پھر نہ اوٹھے وہ گرا ہوا مین ہون

غرض جو کچھہ ہون وہ مین جانتا ہون کیا ہون مین
اسیر و عاجز و بے برگ و بے نوا ہون مین

بسان خاک رہ آوارہ جا بجا ہون مین
ہوا آگیا کوئی جھونکا تو بس ہوا ہون مین

خزان کو دیکھ کے ہر چند جان جاتی ہے
ہوا ہے بدلی۔ مگر پھر بہار آتی ہے

عجب نہین کہ وہی چہچہے کے دن پھر آئین
ہوا کا رخ پھرے ایسا کہ بادکش بل کھائین
یہ سوکھے سوکھے ہوئے نخل پھر ہرے ہوجائین
بہار آئے۔ جوانان باغ دھوم مچائین

وہ بزم عیش وہ عشرت نصیب ہو پھر بھی
دل ستم زدہ راحت نصیب ہو پھر بھی

اگرچہ لایق گلگشت گلستان مین نہین
جو سمجھے مجھکو کوئی خوش بیان تو ہان مین نہین
حریف صحبت یاران نکتہ دان مین نہین
چمن کا تیرے ہوا خواہ باغبان مین نہین

مسافرانہ سہی کوئی دم ٹھہرنے دے
جب آگیا ہون یہانتک تو سیر کرنے دے

یہ تختۂ چمن دلکشا مین دیکھ تو لون
وہ انتہا نہ سہی ابتدا مین دیکھ تو لون
عجب بہار ہے یہ واہ واہ! مین دیکھ تو لون
نصیب ہو کہ نہو دیکھنا۔ مین دیکھ تو لون

اگرچہ حال سزاوار بزم ماتم ہے
جو ہو گیا وہی اس بیبسی مین کیا کم ہے

یقین کسکو تھا پھولے گا یہ چمن ایسا
کرے گا سنگ کے دلمین اثر سخن ایسا
گلون سے ہوگا یہ ویرانہ خندہ زن ایسا
بنے گا قوم کا بگڑا ہوا چلن ایسا

چمن مین آئیگی پھر باغبان بہار ایسی
زمین صحن چمن ہوگی لالہ زار ایسی

کسے خبر تھی کہ تعلیم و تربیت کیا ہے
وہ جسکا نام ہے تہذیب کون چڑیا ہے
معاشرت کا زمانے مین کیا طریقا ہے
یہ قوم کیا ہے کہ جسپر جہان شیدا ہے
کسے پڑی تھی کہ باہم ہون حاکم اور محکوم
مآل عاقبتِ کار تھا کسے معلوم

بتاؤ حوصلہ کسکا بلند تھا ایسا ؟
وہ دل تھا کون کہ جو دردمند تھا ایسا ؟
وہ کون تھا کہ مصیبت پسند تھا ایسا ؟
وہ کون ناصح بیرانہ پند تھا ایسا ؟
بلائین غیرون کی یون سر پہ لین اٹھا کسنے ؟
متاع و مال کیا قوم پر فدا کسنے ؟

یہ کسکی کوشش مشکور کا نتیجا ہے ؟
کہ خار و خس نہ تھے جس جا وہ حیرت افزا ہے ؟
جو آگے دشت تھا اب باغ فرحت آما ہے ؟
جو سمجھے قوم تو فخر اس پہ اوسکو زیبا ہے ؟
تماشے دیکھ رہے ہین کھڑے علیگڈہ مین
چلے ہی آتے ہین چھوٹے بڑے علیگڈہ مین

یہ مدرسے کی عمارت یہ بورڈنگ کی شان
یہ وضع ایک سی لڑکون کی اس طرح کے مکان
اور ایک نہج پہ یہ بود و باش کا عنوان
یہ مسجد اور یہ نمازین یہ گھنٹیان یہ اذان
کہین نہ پاؤ گے ڈھونڈھو بھی - نفی عام ہے یہ
جو نقص ہے وہ یہی ہے کہ ناتمام ہے یہ

کہان ہین قوم کے دلدادہ اصلاح آئین
دکھا چکے ہین جو ہمت وہ پھر بھی دکھلائین
ذرا جو جوش حمیت کو کام فرمائین
تو ناتمام جو تعمیرین ہین وہ بنجائین
کوئی مہم نہین کچھ ایسی کائنات نہین !

جو چاہین چاہنے والے تو کوئی بات نہین

امید کہتی ہے بنجائین گی - بنین کیونکر
جناب سید و سرسید بلند نظر

خدا کرے کہ جئین اپنی قوم کے رہبر!
قوی ارادہ و باہمت و ہمایون سیر!

ستم کشیدہ جہان دیدہ و جہان آگاہ
نکالی جسنے ترقی کی ایسی سیدھی راہ

وہ جسکو قوم کی نفرت بری لگی نہ کبھی
ملامت اور حقارت بری لگی نہ کبھی

بجاے شکر شکایت بری لگی نہ کبھی
جو کی کسی نے عداوت بری لگی نہ کبھی

نہ کچھ خیال کیا اور نہ کچھ برا مانا
یہ جیسا چاہیئے تھا قوم نے نہ پہچانا

وہ فخر قوم فلک تھے سید محمود
وہ ممبران جو اس کانگرس مین ہین موجود

رہی ہے مد نظر جنکو قوم کی بہبود
وہ جنکو فکر ہے اسکی ہنوز نا محدود

کرے گی قوم جو انکی ہدایتونکا خیال
تو دور ہونگے یقین ہے یہ سب گزند و ملال

خیال چاہیئے مشکل بھی ہو تو کٹ جائے
جگر کو شق کرین دریا - زمین پھٹ جائے

جو ہمت آن کھڑی ہو پہاڑ الٹ جائے
ہوا کا رخ بھی اگر چاہین ہم پلٹ جائے

یہ سب ہین بس اسی صلح و وفاق سے ممکن
محال جتنے ہین - ہین اتفاق سے ممکن

خلاف اور ہے کچھ - اور نفاق ہے کچھ اور
حجاب وصل ہے کچھ - اور فراق ہے کچھ اور

ہوس ہے اور ہی شئے - اشتیاق ہی کچھ اور
جسے سمجھتے ہین ہم اتفاق - ہے کچھ اور

جو امر خاص ہے ہرگز وہ امر عام نہین
اس اختلاف سے ملت مین کچھ کلام نہین

وہی چمن ہے وہی باغبان وہی ہین ہم
وہی بہار وہی قہقہے وہی خم چم

وہی نسیم وہی مستیان وہی عالم
وہی انیس وہی راہبر وہی ہمدم

یہ مجمع رفقا ہمنفس مبارک ہو
الٰہی قوم کو یہ **کانگریس** مبارک ہو

الٰہی باغ جہان جب تلک رہے شاداب
بچھائے سبزۂ نوخیز بستر کمخواب

گلون کی کانون مین شبنم بنے دُرِ خوش آب
گھٹائین جھومتی آئین اُمنگ پر ہون سحاب

خزان نہ آئے چمن مین کبھی - بہار رہے
شگفتہ گل رہین گلشن پر اک نکھار رہے

کھلین جو پھول تو بو باس مین ہون جان افزا
لگین جو پھل تو حلاوت مین شہد سے ہون سوا

اُٹھین جو نخل تو رفعت مین ہون فلک فرسا
ہلین جو برگ تو جنبش مین بھی نئی ہو ادا

بہار آئے الٰہی رہے چمن آباد
دعائین دے چکے آمین کہہ چلو **آزاد**

تمت

قصیدۂ عربیہ

مولوی عبدالمجید صاحب لاہوری حال وکیل

عدالتہای سیالکوٹ

متعلق

اجلاس چہارم محمدن ایجوکیشنل کانگریس

منعقدہ بمقام علیگڈہ

در مطبع مفید عام آگرہ طبع شد

قصیدہ عربیہ

مولوی عبدالمجید صاحب لاہوری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

علی الجمیع دین الحقّ داءٌ … من الاملاق لیس له دواءٌ
فقد فُقد التلاطف والاخاءُ … فکلّ المرء یطلب ما یشاءُ
اقول لکم وما هو لی بکذبٍ … لقد عدم المروّة والوفاءُ
اری کلّ العنادِ مقام رفقٍ … ورفقًا اینما یجب القلاءُ
بفقد العلم انکم بُلیتم … وما ادراکم ما ذا البلاءُ
هو الداء العضال فمنه فرّوا … الی من بین ایدیه الشفاءُ
فانّ الجهل یورث کلّ ذلٍّ … یبوخ به التعسّر والشقاءُ
فان کانت مصادفةٌ لدینا … یروح عناؤنا یاتی الغناءُ
کما کانوا الذین مضوا بسلفٍ … فکان الیسر فیهم والولاءُ
شموس علومهم بزغت وذرّت … بها قد شاع فی الدنیا الضیاءُ
وهم کانوا اولی بأسٍ شدیدٍ … وابدًا کان عندهم السخاءُ
فاین العزّ والشرف الرفیعُ … وذالکم النجابة والعلاءُ

وَأَيْنَ خِلَالُهُمْ وَالجُودُ فِينَا ... وَأَيْنَ لَنَا الشَّمَائِلُ وَالعَطَاءُ
وَأَيْنَ العِلْمُ وَالعَمَلُ الصَّلِيحُ ... وَذَا الكَرَمُ الحَذَاقَةُ وَالدَّهَاءُ
وَمَا مِنْ مِثْلِ آدَابِهِمْ لَدَيْنَا ... وَمَا فِينَا العُقُولُ وَلَا الذَّكَاءُ
أُبَيِّنُ حَالَهُمْ وَالقَلْبُ كَئِيبٌ ... مُحَا صَبْرِي وَلَمْ يَبْقَ العَزَاءُ
وَغَفْلَتُنَا تَزَائِدُ كُلَّ يَوْمٍ ... وَلَا لَا شُدَّ كَبْتُنَا إِنْهَاءُ
فَكَمْ مِنْ مُسْرِفٍ فِينَا بِمَالٍ ... يُفْنِيهِ وَلَا يُعَدُّ هُوَ السَّخَاءُ
وَكَمْ مِنْ شَارِبٍ كَاسَاتِ خَمْرٍ ... فَلَيْسَ لَهُمْ مِنَ اللهِ الحَيَاءُ
يُفِيدُ لَنَا الوِفَاقُ بِكُلِّ أَمْرٍ ... وَلَا يُجْدِي التَّأَوُّهُ وَالبُكَاءُ
فَسَيِّدُ قَوْمِنَا هَادٍ بِصِدْقٍ ... فَيَحْبُبُ بِهِ الوِفَاقُ وَالاهْتِدَاءُ
هُوَ الحَبْرُ الأَرِيبُ طَبِيبُ دَاءٍ ... وَفِي أَنْفَاسِهِ الأَزْكَى الدَّوَاءُ
فَإِنْ لَمْ نَعْتَبِرْ بِالنُّصْحِ مِنْهُ ... عَلَى سَمْعٍ لَنَا كَانَ الغِطَاءُ
بَنَى دَارَ العُلُومِ بِكُلِّ سَعْيٍ ... كَمَا فِي المَكْرُمَاتِ لَهُ البِنَاءُ
مُصِيبٌ رَأْيُهُ فِي كُلِّ خَطْبٍ ... أَجَلَّ وَلَا يُرَى فِيهِ خَطَاءُ
وَمِلْءُ فُؤَادِهِ رِفْقٌ وَلُطْفٌ ... وَطَبْعُ الصِّدْقِ فِيهِ وَالصَّفَاءُ
وَمِنْ شِيَمِ الكِرَامِ لَهُ كَثِيرٌ ... فَإِحْصَاءُ مَدَائِحِهِ هَبَاءُ
فَكَانَ لِمُسْلِمِي هِنْدَ المَسَاعِي ... نَ عَوْنًا لِلْكُرُوبِ لَهُمْ كِفَاءُ
بِفَضْلِ اللهِ أَنَّا قَدْ رُزِقْنَا ... فَهَذَا مِنْ دُعَائِي وَالرَّجَاءُ

٭

تمّت

قطعات

عربی و رباعیات و نظم اُردو

مولوی احسان علیخان احسان شاہجہانپوری

متعلق

اجلاس چہارم محمدن ایجوکیشنل کانگریس

منعقدہ بمقام علیگڈھ

مطبع مُفید عام آگرہ میں طبع ہوا

بسم الله الرّحمٰن الرّحيم

قطعات

مجلس طيّب مع التّدبير — كلّ قلب يؤثر التّفسير

جاء نصحاء فتوى منا فيه — سعيهم ههنا هو التّصوير

قطعهٔ ثانی

نجم علم اضاء للتّعليم — ذهب الجهل جاءنا التّفهيم

سيّد القوم ههنا موجود — خيّبوا خيّبوا مع التّعظيم

قطعهٔ ثالث

انّ هذا الزّمان ضيّع فيه — درس علم من العلوم بديه

فالامير الكبير ذو الشّوكه — سيّد القوم فخر كلّ وجيه

يجمع النّاس شفقة رحما — ينصح الكلّ يفعل التّنبيه

بادروا واسلموا اوامره — يصلح الحال ينتفي لتّكريه

عظّموا العلم ايّها الحضّار — موجب النّفع بالغ التّنزيه

قدّموا العلم كائنا ما كان — سيّما للمعاش يا اهليه

قلّب القلب جانب التّعليم — اقبلوا اقبلوا بلا توجيه

خيركم فيه خير دنياكم — لو تركتم فرجلكم في التّيه

ليس الّا انتفاع خلق الله — قصدنا من كلامنا ما فيه

رباعیات

درماندہ ہین مفلس امرا ہین غافل
بیچارے مسلمان ہین اکثر جاہل
احسان اب اس قول کی مصداق ہی قوم
لکھے نہ پڑھے نام محمد فاضل

دیگر

امراض جہالت کے معالج وہ کہان
اچھا ہو کسی طرح یہ فالج وہ کہان
ڈھونڈھا پر نظر آتے ہین دار التعلیم
اسپین کے بغداد کے کالج وہ کہان

دیگر

تہذیب نہ حاصل ہو تو حرفت معلوم
اخلاق نہ شامل ہو تو عزت معلوم
یک پیر جوان بخت کا سچ ہے یہ قول
تعلیم نہ کامل ہو تو دولت معلوم

دیگر

غفلت جو بڑھی باعث ادبار ہوئی
تعلیم گھٹی عقل بھی بیکار ہوئی
سید نے بہت دھوم کی بنکے ہمدرد
سب جاگ گئے مگر قوم نہ بیدار ہوئی

دیگر

یارب تو ہمین علم دے جاہ و نمود دے
تہذیب دے اخلاق دے مال و زر دے
اورون کی طرح جملہ مسلمانون کو
تعلیم کی جانب متوجہ کر دے

قصیدۂ قومی

غفلت بڑہی تو دور ہوا سب وقار قوم — رکھا نفاق نے نہ ذرا اعتبار قوم

تہذیب کا پتا ہے نہ اخلاق کا نشان — لوٹی خزان جہل نے کیا کیا بہار قوم

افسوس دوسرے کی نہین ایک کو خبر — آشوب حشر کیون نہ بنے روزگار قوم

گھیرے ہوئی ہے مثل فلک پست ہمتی — محتاج ہوتے جاتے ہین ناکردہ کار قوم

عالم مین خاک جہل اوڑ رہی ہے ستم ہوا — بے آب ہو گیا گہر آبدار قوم

دیکھے کوئی اوٹھا کے تواریخ سابقہ — غیرون کا علم کب ہے ہوا ننگ و عار قوم

تعلیم سے غرض نہ تمدن کا ہے خیال — افسوس کیا تباہ ہوا کاروبار قوم

غفلت نے پیش و پس سے جو گھیرا ہے رات دن — نکبت بھی ہمقدم ہے یمین و یسار قوم

پیدا ہوئی ہین خلق مین نا اتفاقیان — اوٹھ جائیگا زمانے سے اب اعتبار قوم

افسوس اہل قوم کو یہ بھی خبر نہین — غیرون نے ہم سے چھین لیا ہے وقار قوم

یونان کے وہ مدرسے ویران ہو گئے — مٹی کے ڈھیر رہ گئے بس یادگار قوم

صنعت کا کچھ خیال نہ حرفت کی کوئی فکر — غفلت نے کیا خراب کیا روزگار قوم

شغل شراب ناب و تمنائے بزم رقص — یہ صبح و شام ہے تو وہ لیل و نہار قوم

مر جائین گے مگر نہ بڑہائین گے حوصلہ — یہ رہ گئی ہے زندگی مستعار قوم

مامون ہی زندہ ہے نہ ہارون جو لین خبر — منجدھار مین ہے کشتی عز و وقار قوم

پہلے کی یاد آتی ہین علمی ترقیان — چرخ کمال پر تھا مہ اقتدار قوم

کیونکر سنبھال سکتے ہین ہم بگڑے کام کو — جب اپنے حال پر بھی نہوا اختیار قوم

اے سونیوالو جاگ کے ہشیار ہو رہو
دشمن یہ چاہتے ہین کہ کھیلین شکار قوم

اوٹھتا نہین قدم طلب علم کے لئے
گویا نچھے ہین خار سر رہگذار قوم

ہم کیا تھے اور ہو گئے کیا دور جہل سے
سب جانتے ہین ملک عرب ہی دیار قوم

زندہ دل کو آگئی فی الحال جب اجل
سیّد کی ذات پاک بنی سوگوار قوم

ق
اے اہل قوم میر جوان بخت کی سنو
بنگالیون کے دلمین جما ہے غبار قوم

وہ **کانگریس** کہتے ہین سب جسکو نیشنل
کھونے کو ہے ترقی عزت و وقار قوم

جو جیہ کا کسی سے تعصب کسی سے بغض
عالم مین رہگیا ہے یہی اب شعار قوم

ایسی چلی ہوا سے مخالف جہان مین
مٹی مین ملگیا چمن روزگار قوم

یک وقت یہ ہے جانتے ہین ہمکو سب ذلیل
یک وقت وہ تھا کرتے تھے سب اقتدار قوم

کم ہمتی نے ہمکو بنایا ہے مردہ دل
سو دقّتون مین کیون نرہے حال زار قوم

اسپین و قیصر و دیلم و بغداد و روم و شام
ہر سو بلند تھا علم افتخار قوم

بیوقعتی کا حال یہان تک پہونچگیا
ہنستے ہین دیکھ دیکھ کے سب انتشار قوم

نزدیک ہے کہ صرصر ادبار لے اوڑے
پتّے سے بھی کہین ہے سبک اعتبار قوم

نادانی و عناد و تعصب نفاق و جہل
یہ پانچ کانٹے کھوئین گے ساری بہار قوم

شکریہ اوسکا چاہئے **احسان** اے ضرور
جو آجکل زمانے مین ہے غمگسار قوم

سیّد سا آج کون ہے خدمتگذار قوم
کیونکر کہون نہ تاج سر افتخار قوم

کیا کیا ہمارے واسطے کین تونے کوششین
اللہ خوش رکھے تجھے اے نامدار قوم

پنجاب مین جو ہوتی ہین علمی کمیٹیان
یہ تیرے ہی سبب سے ہین بہر وقار قوم

نزدیک ہے کہ پھر بھی ترے آپ سعی سے — ہر سبز جلد ہو چمنِ روزگار قوم
اس فکر کے سوا نہین تجھکو کچھہ اور فکر — تعلیم ہو عزیز بڑھے اعتبار قوم
ہم سو رہے ہین ایک ہی کروٹ سے بیخبر — ہمکو جگا رہا ہے تو اے غمگسار قوم
ایسا ملے گا ناصحِ مشفق ہمین کہان — عمر عزیز اپنی جو کردے نثار قوم
تعلیم کی طرف متوجہ کیا ہمین — دیکھا بہت خراب جو انجام کار قوم
بھولے ہوئے تھے یاد دلائی ہمین یہ بات — کسبِ کمال سے ہے سبب اقتدار قوم
شورے دیئے طریقۂ تحصیل علم کے — یہ کانگریس خلق مین ہے یادگار قوم
محمود سا عقیل و خوش اطوار جانشین — چھوڑیگا تو جہان مین اے افتخار قوم
بیشک پکارے جائینگے ہم تیرے بعد بھی — ہوتی رہیگی پرسشِ احوال زار قوم

دعا

احسان بے کمال کی اسوقت کی دعا — مقبول کرلے اے مرے پروردگار قوم
ہمکو چھپالے دامنِ کسبِ علوم مین — تیرے سوا نہین ہے کوئی پردہ دار قوم
یارب ہمارا رایتِ اسلام کر بلند — گو ملک ہند مین ہے بہت کم شمار قوم
سب ملکے دوڑین کوچۂ تعلیم کی طرف — دیکھین نہ اپنی آنکھہ سے ہم انتشار قوم
تعلیم کی پکار **علیگڈہ** کا مدرسہ — مطلب مین کامیاب ہوا ای کردگار قوم
ہر شہر و ہر دیار مین قایم ہون مدرسے — ہم دیکھین علم و فضل کو زیب کنار قوم
ہر سال دھوم دھام سے یہ **کانگریس** ہو — ہوتی رہے ترقی عزت و وقار قوم

سیّد رہین جہان مین زندہ بہت دنون
حسّاد پائمال ہون بنجائین کار قوم

تمّت

مضمون

پیش کردہ حاجی محمد اسمٰعیل خان صاحب

رئیس دتاولی ضلع علیگڈہ

متعلق

اجلاس چہارم محمڈن ایجوکیشنل کانگریس

منعقدہ بمقام علیگڈہ

در مطبع مفید عام آگرہ طبع شد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مضمون پیش کردہ حاجی محمد اسمعیل خان صاحب

رئیس دتاولی

اگرچہ ایسے اہل علم اور عقلا کے جلسہ مین گفتگو کرنے کی مجھکو لیاقت نہین ہے مگر چونکہ یہ جلسہ مسلمانون کی علمی ترقی پر بحث اور غور کرنے کیواسطے جمع ہوا ہے اسواسطے مین بھی ایک اپنا ایسا خیال ظاہر کرنا چاہتا ہون جو کئی برس سے میرے ذہن مین ہے اور جسکو مین اپنے نزدیک مسلمانون کے حق مین مفید جانتا ہون۔

صاحبو گو یہ زمانہ ہمارے واسطے ایسی ترقی کا نہین ہے جسکو ہم ترقی کی معراج کہہ سکین لیکن اسمین کچھ شک نہین کہ ہم لوگ کچھ نہ کچھ علمی ترقی کر رہے ہین۔ ایک طرف مین دیکھتا ہون کہ مسلمان دنیوی ترقی اعلیٰ درجہ کی کرنا چاہتے ہین اور اسواسطے دنیوی علوم مین روزبروز مصروفیت بڑھاتے جاتے ہین۔ دوسری طرف مسلمانون کا ایک گروہ علوم دینی کے پہیلانے اور حاصل کرانے کی طرف کوشش کر رہا ہے۔ گو علوم دینی کی جیسی کہ اس زمانہ مین ترقی ہونی چاہیئے

وہ نہین ہے مگر تاہم خوش نصیبی سے مذہبی خیالات کی ترقی دینے والے موجود ہین۔
مگر اے صاحبو مجھکو یہ دیکھکر افسوس ہوتا ہے کہ زید اور عمر صرف ایک ایک سلسلہ مین جدی جدی ترقی کر رہے ہین۔ زید جسطرح علوم دینی سے ناواقف محض یا قریب ناواقف کے ہے اوسیطرح عمر جو ایک فقیہہ یا محدث تو ہے مگر علوم دنیوی سے بالکل ناواقف ہے پس جسوقت مین کہ ہمکو ایک دل ہو جانے کی ضرورت ہے یہ ہو رہا ہے کہ مسلمان دو گروہ ہو جاتے مین ایک وہ جو دین کی بہت کم پروا کرتا ہے اور دوسرا وہ جو دنیا اور اہل دنیا کو برا کہتا ہے مگر خود اوسی دنیا مین بُری طرح مبتلا ہے۔
میرا یہ اعتقاد نہین ہے کہ کل افراد ایسے ہو سکتے ہین جو علوم دینی اور دنیوی سے واقفیت تامہ رکھتے ہون۔ مین اسکو محال جانتا ہون مگر ایک ایسا گروہ ضرور پیدا ہو سکتا ہے کہ جو علماء دینی اور دنیوی کے سلسلہ کے ملا دینے کو کڑی کا کام دے اور اس کڑی کے سبب سے جو جدائی کہ دونون گروہون مین ہے وہ مبدل بہ اتحاد ہو جائیگی۔
یہ گروہ علماء علوم دنیوی کو بتا اور سمجھا سکیگا کہ بغیر مذہب کی عزت کئے اور بغیر مذہب کی ضروری پابندی کے کوئی سوسیٹی اور گروہ نہین بن سکتا ہے اور نہ قایم رہ سکتا ہے اور نہ وہ خوشی اور ترقی جو متحدہ سوسیٹی کی حالت مین ہر فرد کو ہوتی ہے اونکو حاصل ہو سکتی ہے۔ اور یہ گروہ علماء دین کو سمجھا سکیگا کہ دنیا کے وہی معنی قرار دیکر اہل دنیا سے نفرت نہین کرنا چاہیئے۔ گروہ اہل دنیا و اہل ثروت اسلام کا نہایت ضروری رکن ہے۔ غرضکہ یہ گروہ دونون کی نفرتون کو کم کرے گا اور انمین اتحاد پیدا کرنے کی کوشش کرے گا۔
اے صاحبو میرے نزدیک مذہب اسلام کی حقانیت بمقابلہ کُل دوسرے معلوم مذہبون کے زیادہ تر ثابت ہے اور چونکہ مین خود ایک مسلمان ہون اور جنسے کہ مین مخاطب

ہون وہ بھی سب مسلمان ہین اسوجہ سے مین اپنے اس دعوے کی کوئی دلیل بیان نہین کرونگا لیکن ہر زمانہ مین ایک گروہ علما و واعظین کا ایسا ہوتا آیا ہے کہ جسنے مخالفین کے سامنے مذہب اسلام کی سچائی کو بیان کیا ہے - اور یہ گروہ جس زمانہ مین رہا اوس زمانہ کے تمام ضروری علوم سے بقدر کفایت کے واقف تہا - اور اگرچہ اب بھی ایسے علما موجود ہین جو مذہبی وعظ کے ذریعہ سے گمراہون کو ہدایت کرنے کی کوشش کرتے ہین مگر غالبًا آپ سب صاحبون مین سے ایک بھی کسی ایسے مولوی صاحب کا نام بتا سکینگے جو کہ فلسفہ جدیدہ اور علوم مغربی سے کچھہ بھی واقف ہون - پس ایسے علما کسیطرح بھی اون اعتراضات کا جواب نہین دے سکینگے جو از روے علوم جدیدہ کسی اسلامی مسئلہ پر پیش کیا جاے -

علاوہ ازین اے صاحبو آپ لوگون کو خیال ہوا ہو یا نہوا ہو مگر مینے اپنے مختلف مشاہدون اور تجربون سے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ مذہب اسلام اور مسلمانونکی ترقی کے واسطے یہ لازمی امر ہے کہ ہمارے علما - یورپ - امریکا - آسٹریلیا - مین جاکر وعظ کہین - اور مجھکو ذرا بھی شک نہین ہے کہ ان وعظون سے بیحد فائدہ ہوگا اور یورپ اور امریکا مین ایک بڑا گروہ پکے اور نہایت کارآمد مسلمانون کا مہیا ہوجاویگا - جسکی وجہ سے ہم اوس مرتبہ کو بہت آسانی سے حاصل کرسکینگے جسکی اس صدی مین ہمکو ضرورت ہے -

مذہب اسلام کی بابت ابتک ایک بڑی ناواقفیت موجود ہے جسکو آپ اس حکایت سے اندازہ کرسکتے ہین جو مین ابھی بیان کرونگا - سات یا آٹھہ مہینے کا عرصہ ہوا کہ بمبئی مین ایک معزز یورپین جنٹلمین نے جو میرا دوست ہے مجھسے کہا کہ میرے ایک یورپین دوست نے کہا ہے کہ مکے مین محمد صاحب کا تابوت اودھر لٹک رہا ہے اور اسیوجہ سے مسلمان اوسکی پرستش کرتے ہین اور اوسکی ادھر لٹکنے کی وجہ صرف یہ ہے کہ تابوت لوہے کا ہے اور ہر طرف کی

مقناطیسی قوت سے درمیان مین تعلق ہے اوسنے مجھسے کہا کہ مین نے اوس دوست سے کہدیا ہے کہ ہمارا ایک مسلمان دوست مکہ ہمیشہ جاتا ہے ہم اوس سے اس بات کی تحقیق کر کے تمکو لکھین گے۔

پس اے حضرات یورپ مین بہت ایسے لوگ موجود ہین جو مذہب اسلام کی حقیقت سے یا تو ناواقف ہین یا مخالفین نے اپنی طبعی رنگ آمیزی سے مذہب اسلام کے نورانی چہرہ کو بگاڑ کر لوگون کو دکھلایا ہے۔ باوجود اس رنگ آمیزی کے یورپ کے بہت سے علما کو مذہب اسلام کی خوبیون اور صداقت کو تسلیم کرنا پڑا ہے جنکی تصانیف کو آپ صاحبون نے ملاحظہ کیا ہوگا۔

ترکی کے علما اشاعت مذہب کی طرف کچھہ کوشش نہین کرتے باوجود اسکے میزان نامی ایک ہفتہ وار اخبار جو قسطنطنیہ مین چھاپا جاتا ہے اوسکے دیکھنے سے معلوم ہوتا کہ وہ ہر ہفتہ مین ایک فہرست اون لوگونکی چھاپتا ہے جو مذہب عیسوی یا یہودی مذہب کو ترک کر کے اوس ہفتہ مین مشرف باسلام ہوئے ہون اسی اخبار سے یہ بات بھی ثابت ہوتی ہے کہ ترکی سلطنت مین دائرۂ اسلام مین داخل ہونے والے شخص کو اسلام لانے کی اجازت حاصل ہونے کیواسطے وزیر صیغۂ خارجیہ کو درخواست دینی ہوتی ہے وہانسے اس بات کی تحقیقات کے بعد کہ اسلام لانے کیواسطے کسی شخص نے اسکو مجبور تو نہین کیا ایک سند عطا کی جاتی ہے۔

صرف ان دو مثالون کے سننے سے اور اوسپر غور کرنیسے غالباً آپ سب صاحب خود یہہ نتیجہ نکالین گے کہ اگر ہم عیسائی دنیا مین مذہب اسلام کا وعظ کہہ سکین گے تو ضرور ہمکو ایک بڑی فتح حاصل ہوگی اور بہ نسبت کم علم اشخاص کے ذی علم اشخاص کو اسلامی سوسئٹی مین زیادہ داخل کر لین گے۔

لیکن ایسے صاحبو علما کا ایک ایسا گروہ پیدا کرنا جو علوم دینی اور علوم مغ
ہو کوئی سہل بات نہین ہے اسکے واسطے ہمت کی اور اولوالعزمی کی سب سے اول
انسان کیواسطے سب سے اوّل پیٹ پالنے کی ضرورت ہے۔ بس کہ اس نئے گروہ کے
کھانے کا بندوبست ہونا چاہیئے۔

میری رائے مین اس نئے گروہ کی تعلیم کیواسطے نہ کسی کالج کے بنانے کی ضرو
نہ کسی مذہبی مدرسہ کی بلکہ موجودہ کالج اور مدرسے ہمارے مقاصد کے پورا کردینے کیواسطے
صرف ضرورت اسبات کی ہوگی کہ اس گروہ کی تعلیم کے مصارف کا کچھ بندوبست
کامیاب اشخاص کو دوامی پنشن دے سکین اور اس گروہ علما کے واسطے ایک بڑ
کتب خانہ جمع کرنا ہوگا جسمین عربی و فارسی کی کل وہ کتابین جمع ہون جو کہ
ملسکتی ہین اور نیز انگریزی کتابونکا ایک بہت ہی بڑا ذخیرہ ہو علاوہ اسکے سنسکر
کی تمام وہ کتابین جمع کرنی ہونگی جو کہ ملسکتی ہین۔

ان مقاصد کے پورا ہونے کیواسطے میری رائے مین کم سے کم ایک کرور روپیہ
ہے جسکی تعداد کے سُننے سے غالباً بہت سے لوگ مایوس ہوگئے ہونگے لیکن مین
کہ مایوس نہین ہونا چاہیئے بیشک ایک ساتھ ایک کرور روپیہ جمع نہین کرسکتے لیکن
کرسکتے ہین کہ ابتدائی کام شروع ہوجاوے۔ میرے خیال مین چندہ وصول
ایک نہایت سہل طریقہ آیا ہے جسکو مین ابھی عرض کرونگا جسکی نسبت مین یہ چاہتا
تجربہ کیا جاوے۔

ہندوستان کے اندر پانچ کرور مسلمان ہین ان پانچ کرور مین سے صرف دو کر
فی کس ایک آنہ وصول کیا جاوے تو ساڑھے بارہ لاکھ روپیہ جمع ہوسکتا ہے۔

محنت کو ادا کریں تو دو ہیں ہ

لا نون مین پھرنا پڑے گا۔

موال کرنے مین یہ بھی التزام رکھا جاوے کہ کسی شخص سے کسی حالت مین روپیہ

چندہ نہ قبول کیا جاوے۔

سے بارہ لاکھ روپیہ جمع ہو جاوے اور اوسکے پرامیسری نوٹ خرید لئے جائین تو

ی چار روپیہ پچاس ہزار روپیہ سال کی آمدنی ہو جاوے گی جو کام شروع

طے کافی سرمایہ ہوگا۔

ئے ہے کہ اس فنڈ کے واسطے جسقدر روپیہ وصول ہوتا جاوے اوسکو ہم

جائین یعنی اصل سرمایہ مین سے کچھ خرچ نہین کرنا چاہئے بلکہ اوسکی آمدنی مین سے

ن آپ سے اس نئے گروہ علما کے علم کی مقدار اوسکی پنشنونکی مقدار کی بابت کچھ

ہتا ہون۔ میرے نزدیک ان علما مین دو درجہ کے عالم ہون ایک وہ جو کہ علم

ے محدث اور پورے فقیہ ہو [illegible] عربکی سب سے

ا ڈگری حاصل کی ہو جو اس زمانہ مین ملسکتی ہے۔ دوسرے وہ کہ جو علم دین

ے محدث اور فقیہ ہون اور علوم انگریزی مین ہندوستان کے اندر جو سب سے

ہے وہ اونکو ملی ہو۔ علاوہ ازین انمین سے بعض ایسے [illegible] چاہئین۔ جو

کے بھی عالم ہون اور بعضونکو جرمنی اور فرنچ زبان مین کامل دستگاہ ہو۔ پس ایسے

ی قدر مراتب مادام الحیات پنشن ملنی چاہئیے جسکی تعداد سو روپیہ ماہواری سے لیکر

ماہواری یا اوس سے زاید ہون۔ لیکن پنشن دیتے وقت ایک معاہدہ اوس سے

ہونا وعظ اور اسلام اور مسلمانونکی ترقی مین بہر

کر گئے ۔ ریب بھی یہ ثابت ہو کہ وہ اپنے فرض منصبی کو انجام نہین دیتے تو اونکی پنشن بند کر دیجائے

اسے صاحبو مینے اپنے بیان کو بطور ابتدائی بیان کے نہایت مختصر طور پر عرض کیا ہے

اور مین نہین چاہتا کہ میرے ان خیالات کا اسی اجلاس مین کچھہ فیصلہ کر دیا جاے بلکہ

میری یہ خواہش ہے کہ محمڈن ایجوکیشنل کانگریس کے آیندہ اجلاس تک اس میری گذارش

پر بذریعہ اخبارات کے خوب مباحثہ ہونا چاہیئے اور نیز پبلک او پرائیوٹ جلسون مین

اسکے ہر پہلو پر غور کیا جاے ۔

غالباً بہت مفید بات ہوگی کہ جو اخبار اس امر پر کوئی بحث چھاپے اوسکا وہ پرچہ

میرے پاس بہیجدیا جاے ۔ اور نیز اہل ملک اپنی راے سے بذریعہ خطوط کے مجھکو آگاہ

فرمائین ۔ مین اس بات کا نہایت فخر اور خوشی سے وعدہ کرتا ہون کہ مین ایسے اخبارات اور

خطوط کو ایک جگہہ ترتیب دونگا اور اوسکا خلاصہ اس کانگریس کی آیندہ اجلاس مین پیش کرونگا

اسے صاحبو مین آپ کی اس تکلیف گوارا فرمانے کا شکریہ ادا کرتا ہون ۔ اور صرف

اسقدر اور التماس کرنا چاہتا ہون کہ میرے یہ خیالات فراموش کرنے کے لایق نہین ہین اگر

ہم ایسا کر سکے جو کہ مین نے بیان کیا ہے تو ہم ایسے دینی اور دنیوی برکتین سہل الاصول

طریقہ سے حاصل کر سکین گے جسکی کہ ہمکو ضرورت ہے اور جسکے حاصل کرنے کا اس سے

زیادہ سہل طریقہ نہین ہے ۔ فقط